

مؤتمر المصنفين (11)

رُوی الحاد

پس منظر و پیش منظر

مولانا کے یہ نو آغاز، فکری نشوونما، جنگ اقتدار، نظام پرستوں
نہ مصلحتی پیش نظر رہا، مصلحتی مستقبل کے ناپاک فریم کا قیمتی و قیمتی حاکم

از منظر

مولانا الطاف الرحمن ہروی

درس مدرسہ شریعت، نورنگہ، شمالی وزیرستان

بسر و اہتمام

مولانا مسیح الحق

مدیر الحق

مؤتمر المصنفين

دارالعلوم حقانیر، اکوڑہ، جنگ ضلع پشاور

مطبوعات مؤتمرات المصنفين (۱۱)

رُوی الحاد

پس منظر و پیش منظر

سوشلزم کے بد و آغاز، فکری نشوونما، جنگِ اقتدار، مظالم و چیر و پستیاں
مذہب و اٹلانٹک، مٹی، خاک پر شاخ و خصلت اور مستقبل کے ناپاک غم و گم گشتی و تھیلی جاکو

از قلم

مولانا الطاف الرحمن بنوی

مدرس مدرسہ شیعہ، نورک، شمالی وزیرستان

بسم و اہتمام

مولانا مسیح الحق

مدیر الحق

مُؤتمراتُ المصنّفین

دارُ العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۹	مرد و روی کی دوسری بین الاقوامی انجمن	۱۴	۵	پیشکش نقد	۱
۵۰	روسی محنت کشوں کی ہیلڈری	۱۸	۴	مرض بولف	۲
۵۳	نارنجی استبداد کا سامنا	۱۹		باب اول	
۵	کشمور کشا کی کاہن	۱۳		سوشلزم کے محرکات و عوامل	۳
۵۴	مادی عزم واداری	۱۵		بگڑی ہوئی عیسائیت	۴
۵۸	جنگل کا قانون	۱۷		اصل یورپ کی علمی تہذیبیں	۵
۶۰	روایت کا ارتقا	۱۸		سائنسی ترقی اور صنعتی انقلاب	۶
۶۱	معاشی استحصال	۲۰		سرکار واری کے حقوق حاصل انتہائی مشکل	۷
۶۳	صلحہ کے ارتقاء	۲۲		سوشلزم کی پیدائش و ترقی	۸
۶۴	فارکسٹن کی انقلابی جدوجہد	۲۰		باب دوم	
۷	نیشن کا کاظم	۳۰		سوشلزم کا علمی سفر	۹
۶۵	پہلی کانگریس کا انعقاد	۳۱		عیشیت سے اتحاد تک	۱۰
۶۶	ہسکا دا اور دوسری کانگریس	۳۲		اہل کلیسا کی تنگ نظری	۱۱
۶۷	گروہ کی شکست کا آغاز	۳۳		علوم جدید کی ترقی کا فنی اثر	۱۲
۶۸	۱۸۷۱ء کا انقلاب اور دوسری کانگریس	۳۸		نئی کلیتہ اور مذہب کا غارم	۱۳
۶۹	نقد و تخریب کا اختلاف	۴۱		مارکس کا مادی نظریہ تاریخ	۱۴
۷۰	سلیج بنیادیت اور ترقی کی کانگریس	۴۵		باب سوم	
۷۱	پتازو بکس اور صنعت کاری	۴۶		سوشلزم کی علمی سرگرمییں اور جنگ اقتصاد	۱۵
۷۲	پیشکش کی جدوجہد کا پانچواں	۴۷		عالمی اتحاد کی ہم	۱۶

- * کتاب :- روسی اتحاد پسین غروپیشن منفر
- * تالیف :- مولانا الطاف الرحمن بنوری
- * ناشر :- مؤرخہ مصطفیٰ
- * سلسلہ نمبر :- ۱۱
- * صفحات :- ۱۹۵
- * مطبع :- عالمین پریس رینڈی کن روڈ لاہور
- * قیمت :- ۱۲ روپے

پیش لفظ

مشرکوں اور مشرکیت جو دراصل انھیں شرافت و عمل و انصاف و تہذیب و تمدن و الفرض انسانیت کے ہر فرد پر شرف کے خلاف بنیادت کا دور نام ہے جس نے ظلم و استبداد و استعمار اور سراسر اچھی عوام کے لئے ایک دلفریب لبادہ، مساوات و حریت کی شکل میں اوڑھ رکھا ہے، لیکن ظلم و استعمار اور آزادی و خود مختاری استوار کر کے ان کی غیرت اور شہنشاہی مار کر ان کی آزادی اور انسانی جمود و شرف سلب کرنے کی ایک مسلسل تاریخ اس کے قیدی رنگ و روپ کو سامنے لاکھی ہے اور اب عالم ہی میں غیور و مجبور مسلم و نستان پس خاص صوبہ اور ظلم و انصاف کے عالم دلائل کے ناقص جو گزرتی ہے اس نے تو دنیا کے ہر انصاف پسند اور ساس انسان کو بغیر حرج و مکہ دیا ہے اسلام کے ذخیرہ اور درود خیر یا ستوں اور درود اعلیٰ و شرف کے چپ کرنے کے بعد یہ حضرت اپنی سرخ اور خون آشام تلوار کے ساتھ افغانستان کی سرحد پر گھونٹنے میں مصروف ہے۔ اور اس کے بعد مسلمانوں کے خزان سے خون کی آلودہ تلوار تھمتی پر دم مگر شہر کی گلیز کی اور تباہی و دشنام انسانیت و دوسروں کے قدروں سے پامال ہوئے والی ہیں ولا تعبد باللہ ایسے وقت میں جب کہ علم و عمل اور فکر و نظر ہر ممکن صورت میں حیا و ایمین فریضہ ہے جس میں بدعت و عوامی ہے کہ دارالعلوم حقانیہ کے ایک ہونہادین وطنی فرزند حضرت مولانا الطاف الرحمن صاحب بنی نے دینی اتحاد و استبداد کے غمراہوں کی عملی سرگرمیوں اور ہوس اقتدار و استبداد کے خلاف ہتھیاروں اور جہاد و سنیوں پھر اس کے سبب بالخصوص اسلام اور انصاف سے تھکا لٹا اور معاندانہ نظر زعمیل پانچ اسے مجموعی سربراہوں اور اتحاد کیا جس سے تمام مسلمانوں کو عوام اور پاکستان و افغانستان کے شمال مغربی سرحدی علاقوں کے علماء، طباء اور دینی کفر و انصاف سے برسر پیکار میں بدین کو شعور ملے حدفاہ ہوگا۔ جو ہمیں دہم کے اس جیسا ایک سیاہ تصویر کے کماحقہ آگاہ و تہذیب جو کے اب ان معلومات کی روشنی میں جو عادی بھی شرح صدر کے ساتھ اور فیرت ایمانی

۱۲۴	باب پنجم	۴۳	نیا یکوش نئے دولے
۱۲۵	مذہب و اخلاق و شمعین	۴۴	چوتھی قیود اور باشعوروں کی شمولیت
۱۲۶	مذہب کی تحقیر	۴۵	جنگ عظیم اور باشعوروں کی بین الاقوامیت
۱۲۹	موقوفہ شمسائی اور صحت بینی	۴۶	مساحی جہان اور عوام کا فیلڈ و نقشب
۳۱	خدا کا انکار	۴۷	عاجی حکومت اور باشعوروں کی چٹائی اور کھوکھلی
۱۳۵	اسلام کے خلاف معاندانہ ہم	۴۸	پاکستان کے لئے دوریں
۱۳۶	قرآن و سنی اسلام کے خلاف بینہ سرانی	۴۹	تخیل و خیال کا نیا کام
۱۳۷	شعائر اسلام کی بابت دید و دینی	۵۰	عاجی حکومت کا خاتمہ اور سرخ انقلاب
۱۳۸	چیدار اور چار دیواری کی جنگ	۵۱	پروٹکسری و حریت کی قیام
۱۳۹	سایہ کا اندھام	۵۲	باب چہم
۱۴۰	شعائر اسلام پر پابندی	۵۳	سوشلزم کی پیرو و دینیان
۱۴۱	دینی مدارس اور علمائے کرام	۵۴	قول و عمل کا تضاد
۱۴۲	اخلاق کا انکار و مسخر	۵۵	سلاخی و چنگیز کے
۱۴۳	باب ششم	۵۶	ایمل اور مال
۱۴۴	سوشلزم کی مضبوطی	۵۷	شمالی تقاضے
۱۴۵	پانچ بیانی و نوک و دیاں	۵۸	جزیرہ نما قسری و کیسیا
۱۴۶	کیونوں کا تسلسلہ میں رہے	۵۹	آذربائیجان
۱۴۷	مردوں و عورتوں کا تسلسلہ	۶۰	قزاقستان
۱۴۸	قوم پرستی کی تہذیب	۶۱	ترکستان
۱۴۹	پیکر سازی کی گوشامی	۶۲	خود کشی کا نیا سبب کا ختم
۱۵۰	ایمان اور باشعور	۶۳	نیو اور دھرم کی سرگرمی
۱۵۱	روس اور افغانستان	۶۴	بنا رہا مسقط
۱۵۲	پاکستان سوشلزم کا رچہ	۶۵	ترکستان کی تخیل تقسیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عرض مؤلف

[illegible]

۱۳۸۹ھ مطابق ۱۹۶۹ء کے جب کے اتنی ایام میں چند دورہ تفسیر القرآن کی غرض سے ولایت پور گیا
مولانا غلام محمد خان صاحب نے اس موقع پر تفسیر شریعت نبوی علیہ السلام کے تفسیر شروع کردی اور چھ ماہ
عشر تک کسی دورہ میں کتبوں کو ملاحظہ کیا۔ انہی دنوں میں سرکش نے مولانا سے متعلق کئی باتیں ملاحظہ
کئے کہ وہ آقا گیس میں بیٹھ کر بار بار دعا اور سوشلزم اور روسی سماج کے نظریات کو دہرا دہرا کر رہے تھے
کواسی تو اس سے برا ہیں۔ دل داغ ہو کر یہی طرح متاثر کیا کہ اس کے بعد سوشلزم کے موضوع پر کبھی
ہوئی کچھ اور کتبیں ملاحظہ کیں اور اب اشتراکیت کے نئے میں مصروف اور اس کی خاک آفتاب تین کو داخل
میں کیا شروع کرنا تو بہت جلد ہی یہ عینیت مجھ پر عمل العین کی حد تک مناسبت ہو گئی کہ آفتاب تین

سے سرشار ہو کر کائنات اللہ کے اعلا اور اعلیٰ سرخ لکھنے کے نقاب و استیصال میں مصروف ہو گئے۔ اس ضمن میں ضرورت ہے کہ اس کتاب کے نتیجے اور اس قسم کے دیگر مواد کو پشتو اور فارسی زبانوں میں شائع ہو اور یہ بھی چاہیے کہ مؤلفہ لفظ حق کے لئے بہت کھنگام ہے کہ وہ اس میں جو موضوعات پر جو وقت کا نہایت قیمتی کام اور دینی تقاضا ہے، والدہ العالیہ کی ایکسپوزیٹور اور علمی فرزند کا علمی کاوش پیش کر رہا ہے ایک عرصہ تک یہاں کے چشمہ علم سے فیض یاب ہو چکے ہیں اور یہی گمانی گمان کے چشمہ چراغ ہیں۔ اور اگر اپنے طالب علمی کے دور میں بھی اپنے علمی اور ادبی فن و شغف اور سلاست فکر سے اس تقاضا کی محبت چاہے گی۔ اور آج جب کہ کچھ اللہ عزوجل اس جہاد کے عملی مظاہر مال کی صفائی پر برادری کے حقیقی منتفعا صنعت اول میں قائم کر رہا اور دراصل منتفعا کہ ساتھ برسرِ سرکاری اور سرکاری و خصوصی استعمار کے نقاب و استیصال اور علمی جہاد میں والدہ العالیہ منتفعا کے غیر منتفعا رکاوٹ کی گردا ہے جو والدہ العالیہ منتفعا کے والد علمی والدہ العالیہ دین کے عینک فرزندوں کا معرقلہ اور پوری استعمار و استبداد کے مقابل میں رہا۔ ویسے موقوف پر راجح ایک حقیقی فرزند فقیر علمی اور علمی بھی نظریہ علمی ایکسپوزیٹور سے پوری فرمائی، جزاء اللہ عنا ومن جمیع المسلمین۔

ایسے بڑے علمی افسانہ نگار کو کہ کوشش کے پہلے کہنے کے نزدیک علمی و ادبی خدمات جلیلہ اور تحریکات کا آغاز ثابت ہوگا۔ خود بخود تعالیٰ اس کو کشش کا بہترین نمائندگی کا ذریعہ بنادے گا۔ اور روسی استعمار اور دستگیر کھانات کی حق تعالیٰ کی جو وجہ ہے عقل و مروت کا تاب، و توفیق المصطفیٰ، و اراکون المصطفیٰ اور خود سوز گنہگار کے لئے علمی و ادبی خدمات کے فوائد و خدمات و مسرت و کامیابی ثابت ہو۔ افسوس کہ خواہش کے باوجود مجھے کہیں تک نہ مل سکا۔

یہ بیانیہ اس نظر ثانی کا وقت دل سے کہتا ہوں مجھے غافل مروت کے ادبی و در و اور موجودہ حالات کی فوری ضرورت اور تقاضوں کے پیش نظر یہ یقین ہے کہ اگر موجودہ شکل میں ہی کتاب ادبی کی ناسے کار آمد اور مفید ثابت ہو سکتی ہے تو ان اوقات کو ان افسانہ نگار کی کھڑی بندش اور سبقت و سبق کی دکان ٹول کے لحاظ سے نہیں

تاکید ضرورت و اعزاز اور خدمات و خدمات کے سلسلے سے مقبول و بار آور نظر آئے گی۔ وہاں اذکار و ادب ہرگز

والسلام

جميع الحقوق

عن مؤلف المصنفين

لیکن اس کے بعد سیاسی طور پر رضا ناساز گری ہو گئی۔ کیونکہ طاقتوں کی شدید مخالفت اور حکومت وقت کی گرفت سے انتہائی سخت گیری کا قوی اثر پیدا ہوا۔

اوپر سے بغیر یہ بات میں غلطیوں کی تعداد کافی دکھائی نہیں دے رہی تھی کہ چند ایک کے تسلسل کے باوجود اسی اسی محاذ پر پشت کام کا سلسلہ جاری رہنے کی وجہ سے اس کی جاکسی، ان مختلف میوہوں کے پیش نظر جو تنظیم منظم شیعہ پرانہ اس کی اس منصوبے سے متعلق جو تحریر کی جا چکا تھا یا اتفاقاً جمیت علماء اسلام کے مشفق خارج سے یہ سچا تھا یا اسلام پر جو میں غلطی جس کی تلاش کو اپنی ان کے مخوف سے آئندہ طول میں مل جائے گا۔

اس کے بعد اس قدر تحریریں ہی کے مستطیع حد سرسینہ نوک شادی وزیرستان گیا۔ یہاں معلوم ہوا کہ لانا بھلا اعلیٰ درجہ اہل رحمت سے بہت سب اس کی افغانستان افغانستان سے حیرت کے لیے میری شاہ راشدی وزیرستان کے کوڑی نظام میں سرکھت پر ہی میری عروا کو مروت والا معلوم تھا میں میرے دم دوسرے چکے تھے اپنی کا جمیت اور میں انسانی کی بدولت میری حقیقت کے لیے سرکھت میں ان کے ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے

افغانستان کے ان حالات معلوم کر کے پہلے سے بھی زیادہ کوفت ہوئی اس کے بعد وہ بے شمار ایسے باہرین سے ملنے کے اتفاق ہوا جہاں جن کی دیانت اور شجاعت پر کسی قسم کا شبہ کرنے کی گنجائش نہ تھی۔ ان کے چشم دید واقعات سن کر وہ خدشہ بھی جانکا کہ جو اس سے پہلے غفلت سے مقبول ہو میرے دل میں کیا کرنا تھا کہ کیا اس کو شام کی بات وہ تمام تفصیلات جو میں نے کہاں میں چڑھیں کہیں لارکے اور دوسرے مغربی ملکوں کے پرمیٹنگ سے کاڑا اور اس نے نظام کو بدنام کرنے کی سازشیں چالیں ہو۔ لیکن اب میرے

ذہن میں صحت کے کارہاں شک و شبہ نہ لگ گیا۔

کچھ ہی دنوں کے اندر سرخ انقلاب نے راراد کو فتح بھی لیا۔ اور اب افغانستان پر اس کی طرح سے دہری استعمار کے قیام کی پوری جاکسی۔ ہمارا خیال تھا کہ دنیا کے انقلاب پسند ملک اس انتہائی کامیاب اور شاہکار انقلاب کی سختی سے مخالفت کریں گے۔ اور ہر دہرہ جو اسلامی دنیا اور تحریک میں کے بغیر ہونے کے لیے ایک جڑوں میں کالہ کاری تھا اور اس کی طرف سے کسی حمایت و تسلیم کے علاوہ کوئی توجہ نہ دیا اور سنائی نہیں دی۔ آخر کئی رفاہ کے ساتھ شمالی وزیرستان کے شہر پوراکہ میں درجن مولانا

ویداد صاحب و ملا فاضل والا معلوم تھا کہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور بعد ازاں ان کی کوڑی وزیرستان کے لوگوں نے ہر شکل میں افغانی مسلمانوں کی اعاد اور اعانت کی ہے۔ شکیہ اس دھرتی کے کیڑوں پر اس سے

میں کیونست حکومت قائم ہونے والی ہے اور شرقی ہاؤز کا دیکھ جانے کے بعد یہی سمجھا پاکستان میں نئے مختار سے دو جاہر نے والا ہے۔ ایک سچے پاکستان کی حیثیت سے سلامتی وطن کی ساری میں باپ مسلمان کرنے کے لئے فکر و مل کے مختلف نقشے بنائے گئے ہوں ایک عرصے تک یہ

منصوبہ یا فضا میں ہوں، توڑنا ہوں، سوچنا ہوں کہیں ایسا نہ ہو جائے کہیں ایسا نہ ہو جائے

کا مصروف بہ رہا۔ بالآخر یہ بھی کامیاب تھا اور حال کی روشنی میں مستقبل کی یہ ایک تصویر کے منظر کے برعکس میں فرانسیسی سیاح واسکوٹ سے گوا کے بعد سے پیش کرنے والے وہ تمام اہم حالات اور واقعات قلم بند کرنا شروع کرے جن کے تناظر سے مستقبل کا سنا کر یہ روشنی پر مسکتی تھی۔ اسی دوران علاج العلوم جنوں میں تدریس کی خدمت تفویض ہوئی چنانچہ میری یہی شہر حال کے پیچ پیچ میں سترہ تحریریں کام کو میں آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔

ہمارا شاہ عفری بخوان رہا تھا اور پورے ہندوستان پر غلامی کے منوں میں ایک سائے چھا جانے تک کے سلسلہ واقعات کو درکار تھا کہ ایک ہولناک بیداری کا شکار ہوا جس کے آثار اب بھی اسے محسوس کئے جاتے ہوں۔ یہ کام دھرا کا دھرا کیا گیا تاہم کام کو اس میں ختم نہیں ہوا تھا۔

انہی دنوں افغانستان میں ہمارا دھراؤ کا انقلاب آیا۔ اس نے تنظیم اور دولہ کے ساتھ پاکستان دشمنی کا آغاز کیا۔ اس سے سوتے ہوئے جہیز میں پھر تحریک پیدا ہوئی۔ چنانچہ کئی مہینوں رفاہ کے ساتھ تنظیم کو دین اسلام کے نام سے اعلیٰ کام کا آغاز کیا گئی۔ لیکن یہ سترہ روشش کے بعد مشکل پڑی اور

ساتھ ہی کو صوبائی تعصبات کے خلاف سلامتی حرکت کی وزارت ترقی کیلئے کے لئے اس کام کی جمیت کا احساس دلایا اور پھر تنظیم کی طرف سے اشتہار و مہم جوئی اسٹاپ شد شرقی پاکستان کے بعد (۲) دہری شہزاد اور تنظیم کے اتحادہ زیر طبع کیے۔ لیکن اس پورے سلسلے کو سبب دلائل میں رکھا تا کہ اس اعلیٰ تشکیل کو تنظیم کا گہری متعلق ہونے تک خرم کی مخالفت سے غرض نہ رہا جس کے بعد تنظیم کو کاروبار طے ہوئی باقی تھا

کہ پورے کہیں قادیانوں کے خلاف ایک جمیت تحریک چلی اور ہر پاکستانی مسلمان کی توہم اس اہم مسئلے کی طرف متعلق ہو گئی۔ جمیت نے تنظیمی کام کو ہر دست مٹو کر دیا۔ تاہم کئی دہائیوں کے خلاف سلامتی جدوجہد میں کئی ناکامی کا باعث بنے۔ یہ تحریک ترقی اور جھل اور انہماک پر پہنچ کر ختم ہو گئی۔

پہلے ایسی کوئی اور عیب مت آتی ہو۔ چنانچہ ان کے سر میں پر بھلی بن کر گئی ہے۔ اس ماذکر اور سخت وقت میں ان کی حمایت اور ایثار کے کجینٹ نام نہاد و کمزوروں کی مخالفت میں کم شکم جلسہ مجلس تو منعقد کیا جلتے تاکہ اسلام کی روافضت میں رٹنے والے ان نینٹے مجاہدین کو اس قدر معلوم ہو کہ دنیا میں کوئی آقا ان کے ہوا و کوجہ کی جانب بھگتا ہے۔ اور اعلیٰ بیٹے پر ان کے حق میں آواز دھمکتی کی وہ ان کی قریبوں کی ناندی نہیں بلکہ صحیح حالات سے ناواقفیت ہے۔ پھر چونکہ حقیقت حال کا انکشاف ہوتا ہے تو گیارہ گیارہ روافضات و فاضل ان کی تائید اور ملکہ اعانت پر آمادہ ہو گا۔ سب سے پہلے جو اگر اس موقع پر مولا کی اس درمندی کا ذکر نہ کروں جو اس وقت اس نے ظاہر فرمائی۔ وہ ہمارے آئنے سے پہلے ہی کی متعلق اور مفہم ہے۔ اور ہمارے ہی اندر سے سوچ سے بڑھتی ہے۔ یہی چیز ایمان و مودتوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کوئی مناسب اور مفید قدم ٹھانے والے تھے۔ انہوں نے چند مہینے و مہینے و مہینے ان کے لئے ایک مشاورہ کی مشابہت جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا اور پھر روافضہ کی مشابہت جانی۔ بعد ازاں مسلمانوں کو افغانستان کی صحیح صورت حال سے آگاہ کرنے کے لئے کئی عوامی جلسے منعقد کئے۔ اسی ہی سلسلے میں میں ایک دوسرے وزیرستان کی پیشہ وارانہ گھڑا گھڑا میر صاحب و مغل سے ملاقات کے لئے گیا۔ موصوف

اکثر بڑی اکثر اس کے خلاف وزیرستان کی مسلمانوں کی حرمہ اور ایک رہنما کی کرکے تھی۔ دین دوست کو درویش شش بزرگ میں اکثر اوقات غلط روگوروشنی میں آگوروشنی میں ہمارے گھر سے مغرب ملک افغانستان کی کے موضوع پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اگرچہ سیاسی حالت سے ناواقف میں یکایک پاکستان اور افغانستان کے سیاسی حالات اور مسائل سے بیخبر اور لاعلم اور بھی نہیں۔ وہ فوجی و فکری مسلمانوں کے کسی بھی مشکل پر سخت سے مغرب ہوتا ہے۔ افغانستان کے کئے حالات سے کوئی پریشان تھے اور وہ ان کے مسلمانوں کی حتی الوسع اندک اندک کر رہے تھے۔

اس مغل میں حق نے سو شہاد کے متعلق چند باتیں بیان کی ہیں۔ میں نے انہیں بتایا کہ فرمایا کہ ان باتوں کو عام روگوروشنی کے ناخوش ہو گیا ہے۔ میں نے اس عنوان پر ایک کتب گیتے کا ارادہ کیا کہ میں بڑے انہوں نے نہ صرف تصویر بلکہ حسین فرانی کتاب کی ضرورت کے احساس کے باوجود تحریریں مصروفیت اور وسائل کے ہونے کی وجہ سے آخر کی جرأت نہ کر سکے۔ تا آخر شہان ۱۳۹۸ھ میں دوسری سالانہ چیمپیاں ہو گئیں اور میں سب سے عملی و فغان کر دینے کے لئے لاہور گیا۔ یہاں کے

رضان الیہام کے بعد واپس دہرہ ساہوکار کا شروع کیا۔ لیکن جلد ہی معلوم ہوا کہ مجوزہ کتاب کی تصنیف کے لئے جو مولود کا ہے وہ کسی ایک کتاب سے متاثر نہیں ہوا۔ چنانچہ ہم کچھ مرقعوں دانو کا ذکر کیا۔ اس دوران وزیرستان کے کئی ذرا وافر سے ملاقاتوں کا اتفاق پڑا۔ میں سے بات اور بھی زیادہ وقت سے مسموم ہوئی کہ وہ افغانی انقلاب کے پس منظر اور پیش منظر کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ جسے پڑنے کا ارادہ اور مقامی رزلا جس سے تار افغانستان کے لئے کچھ نگران معاشی و تاجر ہیں کو فخر ہے اور کچھ معاشی و اسلامیات کی فکر کر رہے ہیں۔ میں بھی یہاں لاکھوں افراد کی جہت کا دامنہ سبب ہے جو اپنا گھر باہر چلا کر فرات و مسافرت کی زندگی پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ مجھے یقین تھا کہ کہنے والے دین و ایمان کو پہنچنے والوں سے نہیں۔ مگر ان کی پروا کچھ نہیں کہ شکار و خوش فہم افغانیوں نے اسلئے اس کے اور انہیں تک نہیں کر لیا ہے۔ اب ہر طرح کی حرکات و سہنات اور دوسری طرف مولا گھڑا میر صاحب کے بیٹے کے بعد دیگرے بیانات سے مجبور کر لیا۔ چنانچہ ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۹۹۹ھ رمضان المبارک کے چھٹے دن لاہور میں دوبارہ کام شروع کیا۔ اور اسی کا بہرہ ادا کیا۔ تاہم جب کہ وقت آدہ شاہ پوری کی "روس میں مسلمان قریب" خلیل احمد عادی کی "سرخ انڈیا" میں، محمود علی الدین شعلی کی "شہرکت" اور نظام اسلام صادق محمد علی کی "اسلام اور شریعت" جیو کہ شیخ دانش کی انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ انہیں عادی اور جمالیہ کی کتاب "نیاسراج" سے تعلق ہے۔ چنانچہ انہیں کتابوں کی مدد سے اس مجرے کا کٹر معرہ و فغان ہی میں اور بقیہ صرف صرف انظر ۱۴۰۰ھ یعنی ۱۹۹۹ھ کے آخر تک مکمل ہوا۔ مجھے اعتراض ہے کہ یہ کتاب جو شرط کے خلاف تصدیق عادی نہیں۔ اس میں زیادہ تر جو توجہ دین و مذہب اور باطنی امور اسلام کے فغانوں کے معائنہ کر دیے اور مٹنے نوہرہ رزلا سیاسی و مقامی کے بیان پر دی گئی۔ لیکن اس کے بعد کٹاؤ اور نشوونما کے مختلف مراحل کی ضرورت تصدیق کے بغیر نہ صرف بات اور دوسری بلکہ آفاقہ فہم بھی ہو گئی اس

باب اول

سولنزم کے محرکات و عوامل

سے تعمیل اور تغیر ہم سن کی خاطر ان کا بھی امانا دیکھا گیا۔ سولنزم کی معاشی اور معاشرتی نمایاں اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بے شمار معنی مٹا سکا ذکر بہت تفصیلی کا موجب بن رہا تھا اس لئے اس کو مطلقاً ترک کیا گیا۔ میرے لئے باموردہ اقتدار و مہمانت کا موجب ہے کہ میری بابت میرے استاد ہانفہ میں سے مشفق ہستہ از حضرت مولانا جمیع الحق صاحب اساتذہ حدیث و تفسیر والا علوم حقانیہ اکوڑہ ٹنک نے سنہ ۱۳۴۱ھ کی اور سنہ ۱۳۴۲ھ کی وجہ سے اس کا احساس اور میری وصال افزائی کرتے ہوئے میری تصنیفی زندگی کے اس نقش اول کو میرے مادر علی والا علوم حقانیہ اکوڑہ ٹنک کے قیام اور نو قریب نفسی ادارہ مولانا محمد مصطفیان سے شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ جس میں میری ہفت افزائی کے علاوہ کتاب کی استناد کی حیثیت میں بے صدا اضافہ ہوا۔ اور عام سالانہ ان میں اس کی مقبولیت اور قدر و قیمت اور افادیت کے احکامات روشن سے روشن تر ہو گئے۔ و ما ذلک علی اللہ العزیز

اللہ تعالیٰ اس حقیر کی کوشش کو اپنی رضا اور غلبہ اسے کام کو قبول فرمائے۔

الطاف الرحمن، ستوی

مدیر مسینہ نورک شمالی وزیرستان

مورخہ ۷ مئی ۱۳۴۲ھ

بگڑی ہوئی عیسائیت

بلاشبہ بہرہی اپنے زمانے کا نورِ جاہلیت اور اس کی مکمل بے پرواہی ترقی دارین کی ضمانت ہوتی ہے۔ وہ جس فکر و عمل کی طرف متوجہ ہے، اس کی اور حالات کی ماسکت سے وہی کامیابیوں سے چمکا رہوئے گا ورنہ نورِ ایم ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا رسولِ زندگی کے بارے میں ناقص اور ادھر سے تعلیمات دے کر انسانیت کو حیران و پریشان نہیں کرتا بلکہ ترقی دے کر ہر چہ راہ پر راہِ راست کی طرف رہنمائی کا وہ مقدس فرشتہ مرغوم ہوتا ہے، جو ہر لحاظ سے تسلی بخش اور چین قرار کا موجب ہو۔

سیدنا حضرت علیؓ علیہ السلام بھی اس کھٹے سے ششقی نہیں۔ بلاشبہ ان کی لائق ہوتی شریعت اپنے زمانے کا مکمل راستہ اور خدا تعالیٰ کی حق و حقیقت پر مبنی ہے، اس کا نشانِ فیصلہ کو لامی کسی نہ کسی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، فقہاء کرام، مذہب و ادیانِ سادہ کی طرف دینِ عیسائیت بھی ایک صورت اور فقہاء و ائمہ دین ہے جس کی تعلیمات کے ایک زمانے تک صحیح رہتا ہے کہنے کے بعد طبعی طور پر ختم ہوتا ہے۔ چنانچہ عالمِ سیلاب میں اس کی صورت یہ ہوتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دورِ انبیاء اس کی تعلیمات کو رستا گردیا لیکن ان کی بقا و حفاظت کا کہی خاطر خواہ اختتام و انتہام نہیں کیا گیا، جس کا منطقی طور پر یہ نتیجہ نکل سکتا تھا کہ وہ نکل کر ۱۱۰۰ اور یہ کہ وہیں عیسائیت کی اصل تعلیمات و تفسیر تاجید و مخلوق ہو گئیں۔ اور دنیا ایک دفعہ چھ جہالت و ضلالت کی تاریکیوں میں ڈوب گئی۔

حقیقت واقعہ تو یہی لیکن اس کے علی الرغم رفع و معوض حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قبل بھی ہر ملک

جب سے دنیا آباد ہوئی ہے، انسان اپنی ضروریات کی تکمیل کے لئے اپنی نگری اور ملکی قوانین کو بروئے کار لاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نائب و وائسین ہونے کی حیثیت سے قدرت نے اس کو مجبوری اختیار و تصرف کا حق اور کافی مواقع بہرہ بخشیئے۔ جو دراصل اس کے تقدیرِ مخلوق..... ابتداء و آوازِ انش اور سعادت و شقاوت کی تقسیم..... کے لئے لایا ہے اور تاگزیر رہتے۔ کسبِ معاش کی جدوجہد میں ایک موقبلِ عرصے تک یہی اصول کا فرار ہاں کامیاب تھیں اور بارگاہِ معرفت و شجاعت کا حاصلِ نوری اپنی حکمت ہے، جس کو اپنے حسبِ منشا مدھنہ کرنے میں وہ ہر طرح سے آزاد و خود مختار ہے۔ بلکہ انی انتظامی اور اخلاقی ضابطوں کی پابندی بہر حال عائد رہی، جو ان کو خود و غرضانہ نفسِ انسانی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے معاشرتی انتشار و امار کی سے چالنے میں مدد و معاون ہوں۔ مگر ایک وقت آیا، کہ شخصی حکمت کے اس فطری اصول کو تا کارہ سمجھا جائے، تو اوہ دورِ جہالتِ سیلاب و دجہل کی پتھر اس کی جگہ ایک انتہائی نامستور اور غیر فطری اندازِ فکر و عمل کو اپنے لئے کی کوشش کی گئی۔

ایک طرف تو انہیں مل کے استقامت کا یہ حال رہا، اور دوسری طرف ساتویں صدی میں مسیحیوں کے ادا میں یہ عربوں کے اتنے جتن تھے جتنے آفریقان محمد غنی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت فروع ہوئی جس میں یہ سیاسی سمیت تمام وہابی سہارے کے مشرک جو کہنے کا اعلان کیا۔ اور پھر دنیا کے ہتھیاروں کا سامنا کرنے کے لئے، اسلام کے دشمنوں نے جس نے انہیں تیرسویں گیس جو مقدس میساج کے لئے، سچے سچے محمد غنی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی تعلیمات پر عمل آج کرنا تھا مغربی اور مسلمان کی مثال نہیں۔ بلکہ اعلیٰ جامعیت اور عالمگیریت کی مثال تھیں۔

طرح اسلام کے بعد سیاست کی اصل تعلیمات بھی اگر موجود ہوں تو یہ اصل کا فی الواقع قابل عمل نتیجہ
 کو ہی کہہ سکتے ہیں کہ اس کی حکومت کا نظام مقررہ و متعین وقت پر چکا لگتا۔ اور اب اس کو زندگی کے معاملات
 میں نہیں لکھتے اور اس کے تحت اس کو کافر قرار دینے کی کوشش سرسرا تھیں اور باقی تھیں۔ چنانچہ ایک اور فرار پڑا
 لیکن یہ کافر کا دل و دماغ پر ہی تھی اس کا متعلق ہو جاتیں۔ چنانچہ عیسائیت ٹھیک ٹھیک کر لیا اور وہی
 پر پڑا۔ یہ کی مصداق بنی جو اس وقت کی مصداق ہو چکا۔ اور وہی فراموش کر لی۔ نتیجہ زندگی کے تمام
 معاملات میں عموماً اور اس کے اہم ترین پر مشتمل معیشت میں خصوصاً وہ دیکھ کر رونا کرنا جو اس کے دیر سے اس
 آفت کا نشانہ آ رہی اور اس کا معاشی طرز طریقے سے ملنے نہ ہو سکا۔ اور دیر سے متبادل راستے کی
 تلاش کی ضرورت محسوس کی۔

اہل یورپ کی علمی نامرادیاں

ہر قدر کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بیشتر تعلیمات سے انہی نہیں اور ان کے ناقذ اہل جنت کو دستہ دہیت
کے لئے تھا، تاہم ان کے اندر اس قدر غم و غمیر بھی تھا کہ اگر کوئی دنیاوی و مادی کو کثرتی معقول بنی عمل کا شعار و شعار بنی
مارچ و عقاب بنشک اور صراط و معاشرت اور جو جس ذاتی و برصیقتنا غنی احکام کے روتہ لغنا سے ممکن
ہے لیکن انسانہ و ہر کہ کا معاشی تاہم ایمان اس صحت کا قطعاً تجربہ جس سے گہر کر کوئی بنی انسانی
ایسی اکثر کیست قبول کرتی کہ جو انسانی لغت کے ساتھ کسی طور بھی ہر ایک نہیں۔

ابو جریجہ کے گھر کو تو جیسا ہی ارادہ ان پر موجود تھا، جیسا کہ ان کے پاس سب سہادی کی بیعت سے ضرورت تھا، لیکن غلطی ان کے مندرجات سے بہت دور اور درگھ ان کے دیر سے پروا تھے۔

تو ان کا یہ اگرچہ تقسیم شریعت کے کسی واقعہ منسوب بہ بدیہی اور تفہیل پر گروہ سے خالی تحقیق کا نام ان میں

مہربانہ اور حقیقت مندانہ اندازِ دل کے تاہم سے اس کی عین مغربِ ارشادات و فرمودات کے چہاں سے ناقص
اور غیر مستند جو محوِ تیاریاں کرتے شرفِ شہر کے جن کی تعداد دوسریوں میں بیسیوں سے گھروں کی ایک سو پچاس پچاس
اب جو محو کا بہت کم حصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصل تعلیمات اور زیادہ تر حصہ ان کے اپنے تئیں کے
عقیدے اور خیالات اور طریقہ اندازِ فکر و تہذیب و تمدن کے اور جو حصہ ان کے اپنے تئیں کے
ہیں یا تو سر سے لے کر کچھ نہ لے کر سے تا سر اور خاموش رہے اور یا اگر ایک آواز لے کر کہیں کب کشتی
کی بھی تو مہر و جہاز ناقص اور کا کا ایک نیک عیسائی دنیا اپنی انسانی رفتار کو گاہا ہی سمجھے سمجھے رسی اور ان کو
دسی وقت و راستہ دایت دیتی رسی جوئی احوال پر ان تعلیمات کو دیکھ جائے تعقی ہے

[illegible][illegible]

(بالقوة) : ارفع دعوت و عزیمت ج. ۱ - مصنف: ابو الحسن محمدی

دی اور کتا بنو سزا دی کی ایسی ہی مجرم العقول ملا ہیں کھولیں میں کی دیر۔۔۔ اموار و فراہم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ قطع مسافت کی بنیاد پر ایک دوسرے سے دور و متعارف اور اس کے نتیجے میں متغیر ہوتے لگے اور یہاں ہذا کی کش کش سے پہلے سے زیادہ خطرناک صورت اختیار کر لی۔

تعمیل میں جنرل کی یہ جگہ سائنسی نکات اور مشینوں کی دریافت سے پہلے زرعی، اراضی ہی اقتصاد کی روشنی میں کی گئی تھی جاتی تھی صنعتی میدان میں محدود پیمانے پر گھڑیوں کی کارخانے مزدور تھا مگر وسیع بنیادوں پر صنعتی کارخانے اور مشینوں کی بنیاد سے زیادہ متغیر تھا۔ بہر حال مگر یہاں تھا چھوٹا موٹا صنعت کار پر ایک ایسی ہی مگر پر کارکنوں کا زیادہ سے زیادہ محتاج تھا۔ یہ دونوں کامیاب بنیادوں میں ہر جگہ سے کے مناسب تقاریر پہلے سے پہلے کامیاب کارکنوں اور مزدوروں کا اشتغال کر کے میں پر اس کے اپنے مشاغل کا ایک غیر معیارہ کارکن میں صرف ہو گیا کرتا تھا۔

مشینوں کا درجہ اتنا کم سے کم نکلتا ہے زیادہ سے زیادہ منافع چورنے کا بہت سستا طریقہ بنتا آیا چنانچہ زندگی کے ہر میدان میں عموماً اور صنعتی مرکز میں معصوم مشینوں پر زیادہ سے زیادہ اور محنت کشوں پر کم سے کم تحریک کیا جانے لگا۔ اس کی اپنی کتاب کی پیش میں بڑا نفی پادریٹ کے سرکاری رجسٹر کے حوالے سے لکھتا ہے۔

پہلی غلطیات یا غصہ میں کم و سہمی اور غلو و درگزر سے کم ہونے پر بہت زیادہ زور دیا گیا تھا۔ تاہم اس کے علم میں دنیا سے غدار اور کامل ہے فنی کی تحقیق ایک مرکزی نقطہ کی حیثیت سے شامل تھی۔ جس کے ذریعہ عمل کرنے سے نامعاند موصول کار و در و درگاہ استعمال ہو پیدائیں ہو سکتا تھا۔ عیسائیت اگر تمام اوزام و متعلقات کے ساتھ و بر عمل ہوتی تو جسے سے تھیں ہی کی بنیادوں میں جائیں اور یورپ کا کوئی بھی شخص جو بے پستی پر ہوتا تھا اور دست تو کیا کار و قوت یا قوت سے زیادہ لینے کا در و درگاہ نہ ہوتا۔

گمراہی میں ہوا نام نہاد عیسائیتوں نے اس کی تعلیمات کو ٹھکرانے اور مسترد کرنے کے بہانے کی دکان تو عیسائیت کے دور کو تسلیم کیا۔ لیکن معقول معاش کے مسئلے میں اپنی اجوار و خواہشات پر اس کی کوئی افراط یا باندی قبول نہیں کی بنیادوں میں وسائل کے ہاگوں نے محنت کشوں کا استعمال کرنے میں کوئی تفریق و نگاشت نہیں کیا۔ مگر وہاں و سرمایہ دار و مزدور کی وسعت اور فطری سے پیش و محنت کی زندگی گذرتا رہے لیکن زندگی کی بنیادوں میں ضروریات کے سطح ترستے والے کسانوں کی کوئی خبر گیری نہیں کی نتیجہ میں مشہور و جیسے متفاوتہ گروہوں میں رہا جس میں سے ایک گروہ تھیں کہ بڑا ستون چورنے کے باوجود دوسرے چھوٹے ستون کا دست پر نگہ رہا۔ انہی گروہ کے اسی صورت حال سے اشتراکی خیالات کے لئے راستہ ہوا لایا۔

سائنسی ترقی اور صنعتی انقلاب

اس پہلے کچھ مذہب کی عقلی گرفت سائنسی ترقی میں بری طرح کا نام ہو چکی تھی۔ اور یورپی معاشرے ایک باطل میں غیر فطری رہتے پر غامض تھا۔ زمین اس وقت کا سب سے بڑا معاشی ذریعہ تھا جو جانوری نظام کے تحت معدود سے چند خوش فعیسوں یا خوش تبریلوں میں منقسم تھی۔ اونچا جتنہ جائیدادوں کی اقلیت اور چھل جتنہ وہ محروم و محنت کش تھی جس کو خدا کی زمین سے قدر و واجب بھی نہیں اس کا حق تھا۔ مالداروں کی دولت و ثروت میں روز افزون ترقی اور ناداروں کی طریت و ناخوشی میں اضافہ و تنزل کا عمل جاری و ساری تھا لیکن اس عمل کی رفتار بہت کم تھی اور فنی و فنی کے پیچ میں ماحول میں متوازن فنی کا فنی تقریباً بعد زیادہ سے زیادہ وقت میں کم سے کم قطع مسافت کے اصول پر عیسائی چور جا رہا تھا کہ ایک سائنسی کشفیات کا وہ چنگا وغیرہ روز بروز شروع ہوا جس نے صنعت و حرفت کی دنیا میں

جمادی اولیٰ ۱۲۸۱ھ و ذی القعدہ ۱۲۸۱ھ کا استعمال گھوڑے پلنے کے لئے طرے اور بزرگ فعلنوں کی معنوی کامیابیت، مشین کے ذریعے کارخانے کے طریقے، ارضی کو محنت و طریقوں پر بنیاد رکھنے کے ذریعہ اور کمپیوٹر کا و اعلیٰ بیانیے پر دستاویں۔ شہر میں کامیاب استعمال اور تمام قسم کی فنی شہر میں استعمال میں لائے اور کاشت کر کے زیادہ سے زیادہ پلنے کا نتیجہ نکال کر کاشت کے کام میں موزوں ان کی یکت کا مگر ۱۸۵۱ء میں ان کی تعداد ۱۳۹۶، ۱۳۹۶، ۱۳۹۶ تھی۔ ۱۸۹۱ء میں کمیت کا ۱۳۹۶، ۱۳۹۶، ۱۳۹۶ ہو گئی تھی۔

پیدائشی جنگ و دو کا پیشین نظام میں جس میں بدشہر و فتنے و سرمایہ ساتھ لے کر آیا۔ اس لئے نظام کی بدولت وسیع میدانوں پر صنعت کاری کا آغاز ہوا۔ بری ٹری ٹیکنیکل اور میں بننے لگے۔ دانہ کار میں

اور سیاسی سماج کو ان کی سازشوں سے محفوظ رکھنے کے لئے غیر متحرک بنی ہوئی بیڑے قائم کرنے کے اصول عام رکھتے۔ ان کے تحت کوئی غیر بیڑی کسی بیڑی کی طاقتور یا باجمعی کسی کام نہیں کر سکتا۔ محکمہ کی بڑا کیڑہ بیڑی بدولت اسپیشیائی بیڑی کے بیڑی نہیں جھلک کر لائیں۔ انہیں تمام بہت مستعد اور پیشوں سے محروم کر دیا گیا۔ اور ان پر اعلیٰ تعلیم اور ان کے اور ان سے بڑھ کر دے گئے تھے۔

فیوٹی کی ایک تھک زندگی میں بیڑیوں کی سازشی زندگی کا دور چلی۔ فیوٹی کی زندگی میں انہوں نے اپنی اجتماعی زندگی کو قوم کے پیش کردہ غلط پرواستاد کر کے ایک جہد کی۔ اسی زندگی سے آگے چل کر کمیون (commun) سسٹم کا تصور پیدا کیا گیا۔ اپنی غلط پرواستاد میں غلط پرواستاد ہوتے وقت کوشش (kush) یعنی شکر کا نام اور اجتماعی کیفیت کے تصور پر مبنی استیساں بنائیں۔ فیوٹی نے آہستہ آہستہ دریا مست اور ریاست کی صورت اختیار کر لی۔ یہ غیر قوم کا انتظام ایک مقامی کونسل کی حق مقامی رقی جس کا پیشروین چوتھا اس سے سب سے زیادہ اشتیاقات حاصل ہوئے وہ کوئل کے فیصلوں پر نظر کر کے سکتا تھا۔

اسی کا اپنی مثالیں مقررین میں دیا گیا مقامی کیفیت کے فیصلے ہوتے۔ صورت ہو جیسی تھا۔ اس میں انہیں ریاست کی مثالیں لیں۔ فیوٹی جموں کے پڑا۔ کیا غیر بیڑی حکام سے وابستہ رکھنے کے لئے ایک انتظام کر دیا گیا۔ پھر ایک جموں پر بیڑی کے لئے لازمی تعلیمی تعلیم نہیں ہوتی تاہم بیڑی سیکر (تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں) کا انتظام ہر صاحب حیثیت بیڑی خاص طور پر کرتا ہے۔

سترہویں صدی عیسوی میں بیڑیوں کو اسپین سے نکال دیا گیا تو ان کے بے شمار خاندان مغربی اور شمالی

۱۰ روسیائی سماج کو ان کی سازشوں سے محفوظ رکھنے کے لئے غیر متحرک بنی ہوئی بیڑے قائم کرنے کے اصول عام رکھتے۔ ان کے تحت کوئی غیر بیڑی کسی بیڑی کی طاقتور یا باجمعی کسی کام نہیں کر سکتا۔ محکمہ کی بڑا کیڑہ بیڑی بدولت اسپیشیائی بیڑی کے بیڑی نہیں جھلک کر لائیں۔ انہیں تمام بہت مستعد اور پیشوں سے محروم کر دیا گیا۔ اور ان پر اعلیٰ تعلیم اور ان کے اور ان سے بڑھ کر دے گئے تھے۔

فیوٹی کی ایک تھک زندگی میں بیڑیوں کی سازشی زندگی کا دور چلی۔ فیوٹی کی زندگی میں انہوں نے اپنی اجتماعی زندگی کو قوم کے پیش کردہ غلط پرواستاد کر کے ایک جہد کی۔ اسی زندگی سے آگے چل کر کمیون (commun) سسٹم کا تصور پیدا کیا گیا۔ اپنی غلط پرواستاد میں غلط پرواستاد ہوتے وقت کوشش (kush) یعنی شکر کا نام اور اجتماعی کیفیت کے تصور پر مبنی استیساں بنائیں۔ فیوٹی نے آہستہ آہستہ دریا مست اور ریاست کی صورت اختیار کر لی۔ یہ غیر قوم کا انتظام ایک مقامی کونسل کی حق مقامی رقی جس کا پیشروین چوتھا اس سے سب سے زیادہ اشتیاقات حاصل ہوئے وہ کوئل کے فیصلوں پر نظر کر کے سکتا تھا۔

اسی کا اپنی مثالیں مقررین میں دیا گیا مقامی کیفیت کے فیصلے ہوتے۔ صورت ہو جیسی تھا۔ اس میں انہیں ریاست کی مثالیں لیں۔ فیوٹی جموں کے پڑا۔ کیا غیر بیڑی حکام سے وابستہ رکھنے کے لئے ایک انتظام کر دیا گیا۔ پھر ایک جموں پر بیڑی کے لئے لازمی تعلیمی تعلیم نہیں ہوتی تاہم بیڑی سیکر (تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں) کا انتظام ہر صاحب حیثیت بیڑی خاص طور پر کرتا ہے۔

سترہویں صدی عیسوی میں بیڑیوں کو اسپین سے نکال دیا گیا تو ان کے بے شمار خاندان مغربی اور شمالی ۱۰ روسیائی سماج کو ان کی سازشوں سے محفوظ رکھنے کے لئے غیر متحرک بنی ہوئی بیڑے قائم کرنے کے اصول عام رکھتے۔ ان کے تحت کوئی غیر بیڑی کسی بیڑی کی طاقتور یا باجمعی کسی کام نہیں کر سکتا۔ محکمہ کی بڑا کیڑہ بیڑی بدولت اسپیشیائی بیڑی کے بیڑی نہیں جھلک کر لائیں۔ انہیں تمام بہت مستعد اور پیشوں سے محروم کر دیا گیا۔ اور ان پر اعلیٰ تعلیم اور ان کے اور ان سے بڑھ کر دے گئے تھے۔

فیوٹی کی ایک تھک زندگی میں بیڑیوں کی سازشی زندگی کا دور چلی۔ فیوٹی کی زندگی میں انہوں نے اپنی اجتماعی زندگی کو قوم کے پیش کردہ غلط پرواستاد کر کے ایک جہد کی۔ اسی زندگی سے آگے چل کر کمیون (commun) سسٹم کا تصور پیدا کیا گیا۔ اپنی غلط پرواستاد میں غلط پرواستاد ہوتے وقت کوشش (kush) یعنی شکر کا نام اور اجتماعی کیفیت کے تصور پر مبنی استیساں بنائیں۔ فیوٹی نے آہستہ آہستہ دریا مست اور ریاست کی صورت اختیار کر لی۔ یہ غیر قوم کا انتظام ایک مقامی کونسل کی حق مقامی رقی جس کا پیشروین چوتھا اس سے سب سے زیادہ اشتیاقات حاصل ہوئے وہ کوئل کے فیصلوں پر نظر کر کے سکتا تھا۔

اسی کا اپنی مثالیں مقررین میں دیا گیا مقامی کیفیت کے فیصلے ہوتے۔ صورت ہو جیسی تھا۔ اس میں انہیں ریاست کی مثالیں لیں۔ فیوٹی جموں کے پڑا۔ کیا غیر بیڑی حکام سے وابستہ رکھنے کے لئے ایک انتظام کر دیا گیا۔ پھر ایک جموں پر بیڑی کے لئے لازمی تعلیمی تعلیم نہیں ہوتی تاہم بیڑی سیکر (تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں) کا انتظام ہر صاحب حیثیت بیڑی خاص طور پر کرتا ہے۔

۱۰ روسیائی سماج کو ان کی سازشوں سے محفوظ رکھنے کے لئے غیر متحرک بنی ہوئی بیڑے قائم کرنے کے اصول عام رکھتے۔ ان کے تحت کوئی غیر بیڑی کسی بیڑی کی طاقتور یا باجمعی کسی کام نہیں کر سکتا۔ محکمہ کی بڑا کیڑہ بیڑی بدولت اسپیشیائی بیڑی کے بیڑی نہیں جھلک کر لائیں۔ انہیں تمام بہت مستعد اور پیشوں سے محروم کر دیا گیا۔ اور ان پر اعلیٰ تعلیم اور ان کے اور ان سے بڑھ کر دے گئے تھے۔

۱۰ روسیائی سماج کو ان کی سازشوں سے محفوظ رکھنے کے لئے غیر متحرک بنی ہوئی بیڑے قائم کرنے کے اصول عام رکھتے۔ ان کے تحت کوئی غیر بیڑی کسی بیڑی کی طاقتور یا باجمعی کسی کام نہیں کر سکتا۔ محکمہ کی بڑا کیڑہ بیڑی بدولت اسپیشیائی بیڑی کے بیڑی نہیں جھلک کر لائیں۔ انہیں تمام بہت مستعد اور پیشوں سے محروم کر دیا گیا۔ اور ان پر اعلیٰ تعلیم اور ان کے اور ان سے بڑھ کر دے گئے تھے۔

باب دوم

سوشلزم کا فکری سفر

معیشۃ الحاق تک

سوشلزم مغربی ارتقا کے کئی ادوار سے گزرا اور مختلف فکری تہذیب سے اپنا سرمایہ جمع و اکٹھا کرتا رہا۔ پہلی بحث کے مندرجات سے یہ حقیقت عشت ازام ہو گئی ہے کہ اس کا آغاز ایک فاسد اور بلائی ہوئی معیشت کی اصلاح کی فکر سے ہوا جو بہت جلد ہی انسان کی نفسیاتی گمراہیوں سے متاثر ہو کر راجحی، صلیت اور افادی مٹا دیتا ہے۔ اور اقتصاد ہی اپنی کو ختم کرنے کی ٹھکانہ کو کشش کی بجائے انتقامی جذبات سے منسوب ایک باغیانہ سازش میں تبدیل ہو گئی۔

اپنی سیدھی سادھی پتھر سے موجود ہو پیسہ و اثبات تک کا راستہ اس نے کیوں اور کس طرح طے کیا وہ اس پر کئی پہلوؤں سے بحث کی گئی تاں یہ ہے کہ ہم باقی تمام پہلوؤں سے صرف نظر کرتے ہوئے فقط یہ بتانے اور کہانے کی کوشش کریں گے کہ ان معادلات و تقاضیات کے تحت اس کو وہ کھلا ہوا افغانیہ کرنا چاہا جو موجود سوشلزم کے کھانچے اور اس کے ترکیبی پر غالب ہے بلکہ پوچھئے تو موجود سوشلزم انگریزی کا ایک مذبذب اور سائنسہ سامعہ آج ہے جس نے وہی جس کھار و سوال اور برہنہ کی مذہبیات اور طوائفیات کے قطعی انکار کے سوا اور کچھ راہیں نہیں۔ اس باب میں اپنی مقتضیات کی تشریح و تفصیل ہے جو سوشلزم کو الحاق تک پہنچانے میں بنیادی اور حتمی کردار کے حامل ہیں۔



کے پیچھے ہیں بلکہ مستقبل بھائی منٹنگ اور سرور پاتا ہے۔ پہلی قسم کا تقاضا سکون کر بار کھنے والا اور دوسری قسم کا تقاضا اس کو فزول حرکت کرنے والا ہوتا ہے۔

دوسرا اس کی زندگی انتہی کا سائنس دان ہے اور اس سے دنیا کو کچھ نہیں۔ انسان اپنی مادی زندگی کو اپنی رکھنے کے لئے مادی چیزوں سے استفادہ کرتے ہوئے کہیں کوئی دنیا میں کسی کی بنیاد پر اس کی کوئی مادی کی اپنی مادی صورت کو مادی ہے ہم اس کے روحانی سکون اور عینان کا اس کی مادی زندگی کے چننا ان تعلق نہیں۔

مادی مشاہدہ مادی زندگی کی بقا کی حد تک استفادہ کے میں قدر ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی نعمت اور انبیاء علیہم السلام کے ذریعے سے اس کے ملک و مملکت بتائے اور سکھائے اور اس سے بڑھ کر مادی انبیاء کے استعمال کے جو دنیا کی تعجب سے نعمت یا خدا کی شریعتیں خاصا اور سات ہیں جن کو اس کی مادی زندگی کے ارتقاء کے مسئلے میں دیکھ کے گلابا جا سکتا تھا۔ اس کو مادی تقاضا نفس کی عقل پر چھوڑ دیا تاکہ ایک طوفان نفس کے زور اور ارتقاء سے اس کو عقل کے استعمال کا کوئی گناہ نہ ہو اور عقلی حکمت آئینہ مادی کی چھبھیوں اور ان کی حکمت اکبریت و جہت ترکیب کا مطالعہ اس کو عقلی کی قدرت و کرمات کی طرف متوجہ رکھنے اور وہ ایمان و ایمان کا عمل اور سرور حاصل کر سکتا تھا۔

اس کے بعد طوفان انسان کا روحانی چین و سکون جو اس کی دنیا و آخرت کی زندگیوں کی کامیابی کا اصل اصول ہے۔ چونکہ یہ انکار و اعمال سے مربوط اور وابستہ تھا تو اس کو اس کی عقل کی دسترس سے باہر تھا۔ اس نے شیعہ و مہمان کو خداوند مگر عقل کا وہ پورا ارتقاء اس کو عطا فرمایا جو اس کی روحانی بقا اور نشو و ارتقاء دونوں کے لئے کافی تھا۔

تقدیر انسان میں جو سبقت کو جانتے ہیں کہ انسان کی مادی زندگی کا ارتقاء اس کی روحانی زندگی کے ارتقاء سے باہر ملک اور مملکت کے دوسرے پقیس کا عقائد میں نہایت اعلیٰ درجے کے عقلی ارتقاء ہے۔ اسی حقیقت سے کہ جہاں جہاں پیشرو میں ہے ایک بڑے حصے کو اس کی مادی زندگی میں منتقل کر دیا جس سے مادی زندگی کا سکون تباہ و برباد ہو کر رہ گیا۔

مطالعہ ہر مادی مادی میں ہی علوم ہیبت تیزی سے ترقی کر رہے تھے ۱۸۶۳ء میں روحانی انجمن سے شیعہ و مہمان نے شیعہ زبان بولنے کا کام لیا جس نے ۱۸۷۵ء میں فریوٹھاک (Trevithick) نے واٹکے

دینا فوس اور اولام کی جانے لگا۔

کھیس اور واشنگٹن کی اس جنگ سے یورپ کے عوام بھی متاثر ہوئے بغیر دیکھے۔ چنانچہ یورپ سے معاشرے میں باجیت اور انکار دنیا کی کاروباری دنیا چھوڑنے لگا جو درخت مذہب یورپ کی ایک منظم اور ملک گیر تحریک کی شکل میں نمودار ہوا۔

قریب قریب کسی نہ نہ تقاضا یورپ کی کشمکش کی نشاندہ کیے۔ اور یورپ میں چھپنے لگا۔ علاوہ انیس وینڈل اب استدارا شکر است ایک ہی بدن یہ صورت سے تو رہتے تھے اور اس کے دور دور سے چوروش پائے تھے۔ ہندیا کا دوسرے سے شعری یا فیر شعری طور پر بتا کر ہونا بالکل ترقی بات تھی۔

علوم طبیعی کی ترقی کی منفی اثر

انسان کی مادی دنیا کا وہ کار و عمل اس بات پر ہے کہ اس نے دنیا و آخرت کی زندگیوں میں سکون عینان کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ جس قدر اس میں چین و قرار نصیب ہو گا اتنا ہی وہ کامیاب و کامران قرار پائے گا اور جتنا وہ بے چین و بے قرار ہو گا اتنی ہی اس کے بقا کا نام و نامزد موصوب ہو گا۔

سکون اور عینان کیلئے کے جیسے میں سے ایک گنبد کا نام ہے جس کو برشغور عروس کوثری اسانی سے کر سکتا ہے اور کبھی بے چین نہیں رہتا۔ عینان کوثری میں کسی قسم کے تردد کا شکار نہیں ہوتا بلکہ اس حقیقت کی تفصیل کو ارتقاء کا ایسا جاسر بنانا ہے جو مادی شکل سے دور جا رہو تاکہ جو اس کی قدر و قیمت پر ظلم و کاست نہ ہو تاکہ اس کے نام کی مملکت سکون دل کی اس کیلئے کو کہتے ہیں جس کے پیدا ہونے سے انسان کو ایک ایسی سیرت حاصل ہو جاتی ہے جس میں دور و نظر نفس کے "میں میں مزید" کو سرور و جہت ہوا تقاضا خود بخود دیکھ کر جانتا ہے جو اس کو زندگی میں ہر وقت غلبہ رکھتا ہے۔

یہ فرق دیکھ کر انسان کے ارتقاء سے تقاضا جھرنے کی فائز ہے یا روح اور ہر عمل کے ارتقاء سے اس میں کیا کامیابیات ہوتے ہیں۔ جہاں تقاضا کی بنیاد پر اس کو دو قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ایک وہ جب کہ انسان تقاضا میں میں صاحب تقاضا تھا جو مادی کی اس شہت سے احساس ہو کہ اس کی طبیعت اس کو مہربان بسل کی عزت عطا جاتی ہیں اور دوسری قسم وہ جب کہ دوران تقاضا میں وہ کمرہ دیکھ کر ریشہ اور شہ

یہ وہ فعلی تھی جس کے سہ پہرے اس کی روحانی زندگی کے تادیر اور ایسے بکھر گئے کہ اس کو دوبارہ سمیٹنے کو
یکساں کرنے میں وہ بھی شک کا یہ نہیں ہو سکا۔ یہ سب کی سب ہوا، اس لئے کہ وہ مادی تصورات اور روحانی
فکار کے دہلیز باغ میں جرقہ لگا۔ اور وہیں کو ایسی ہی وقت کو برگ و برگ کہہ کر کشا پیسٹک ویا۔ اس شریکیت
کی ہوا بھی اسی ماحول میں پل پل تھی۔ چنانچہ مذہب ہی اسی اور عظیم طبقہ کی ترقی کے اس اثر کا نقصان دہ سہرا اند
میں کھینچ کر اس میں بھٹک کر وہ دنگ بیچ گیا۔

نہجی ملکیت اور مذہب کا اندازہ

دلت والی کے متعدد آفات میں ہم لکھتے آنا کرتے ہیں؟ اور نفس کی تباہی میں مذہب اور اخلاق کی کتنی
حد بڑھائی توڑتے رہتے ہیں؟ اس کا پورا پورا اندازہ کرنے کے لئے وہ جان صحیح اور قابض سلوک کی ضرورت ہے
تو کہ ایسے وہ مذہب اور دین کی تفصیلات سے بچے جتنا ہے کہ اس حقیقت کے مفہوم میں کسی نہجی ہوئی رہی
ہے اور مختلف نمائندوں کی مختلف چیزوں کو گناہوں کے زمرے میں شامل کیا جاتا رہا ہے تاہم اس کی ایک
جامع تعریف جو ملاش باجی تمام حیرت انگیز پر یہی طرح منطبق رہ رہا جو اسے واضح اور غیر متعجب ہے
اس طرح سے کہ گنتی ہے کہ چودہ چیزوں کو گناہوں کے زمرے میں لایا گیا ہے۔ باقی رہا یہ مسئلہ کہ وہ کیوں
گناہوں کے زمرے میں لایا گیا ہے؟ اور اخلاق کی تصورات کی وہ غیر شعوری تاثیر ہوتی ہے جس نے
قلوب کے اندر بکھیرے کی تیز اور سربراہی کے بعد دل رکھ لیا اور ذہنی گرفت کے سہاس کا ایک ٹکر
پیدا کیا ہوا ہوتا ہے۔

گناہوں کے کتاب سے اس نے اجتناب کیا جاتا ہے کہ نفس اپنے خیر کو اس طعن اور معاشرے و
ماحول کی وہ تشنیع و تہقیر برداشت نہیں کر سکتا۔ جو دل کی گورنرس کا پچھپا کر ہے۔ لیکن کہیں ایسا
ہوتا ہے کہ ستر گناہوں کے ٹکڑا اور حالت وقوع جو جانے سے ان کی برائی کا احساس کم اٹھ جاتا ہے
اور اب اس کے کرگڑنے پر تو خیر کے علامت کو ان کی نفرت ہوتا ہے اور مذہبی معاشرے کی انگشت

لے یہ شخص نے جو عذر دے کر ان کو جانے دیا کہ بت چھوڑا۔ جب غلامی کی جو تہمتیں ہی دیکھو وہ ہے جو دلی کشاکش
اور گولیاں گیس پٹیلے پر جھانک کر کوئی گناہ ہو۔ تفریحی جواب دہ

اول عالمی انڈیشہ۔ اب بڑے سے بڑا ان میں بہت ہلکا ہلکا اور اس کا انکتاب بہت سہل اور آسان ہو
اسی طرح خیر کی حومت کو فتح پاک نام خفیف تر بنا لے اور اس کی تیز و تند دھار کو گنڈ کرنے کے لئے
نہجی ملکیت اور اخلاق کے مفہوم میں گھس گھس کر غفلت اور اس کی حیرت میں گھس گھس کر غفلت کر رہی ہے۔ اور ایک
نہجی ملکیت اور اخلاق کے مفہوم میں گھس گھس کر غفلت اور اس کی حیرت میں گھس گھس کر غفلت کر رہی ہے۔ اور ایک
نہجی ملکیت اور اخلاق کے مفہوم میں گھس گھس کر غفلت اور اس کی حیرت میں گھس گھس کر غفلت کر رہی ہے۔ اور ایک

مغل کی ایسی چارہ ساریاں عام طور پر پانی و گولوں کو لے کر دیتی ہیں جن کی ہر شے دنیوی اور انسانی
ہے۔ اس لئے اس کے تین گاموں میں ہر جگہ ہے۔ مگر ان کی یہ صورت دوسری تمام صورتوں سے زیادہ ہلکا
اور ناک ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں ان کے ساتھ ساتھ جرات و جسارت کی حاجت بھی ہوتی ہے۔
انسانی ملکیت اور اخلاق کے مفہوم میں گھس گھس کر غفلت اور اس کی حیرت میں گھس گھس کر غفلت کر رہی ہے۔ اور ایک
نہجی ملکیت اور اخلاق کے مفہوم میں گھس گھس کر غفلت اور اس کی حیرت میں گھس گھس کر غفلت کر رہی ہے۔ اور ایک

نہجی ملکیت اور اخلاق کے مفہوم میں گھس گھس کر غفلت اور اس کی حیرت میں گھس گھس کر غفلت کر رہی ہے۔ اور ایک
نہجی ملکیت اور اخلاق کے مفہوم میں گھس گھس کر غفلت اور اس کی حیرت میں گھس گھس کر غفلت کر رہی ہے۔ اور ایک
نہجی ملکیت اور اخلاق کے مفہوم میں گھس گھس کر غفلت اور اس کی حیرت میں گھس گھس کر غفلت کر رہی ہے۔ اور ایک
نہجی ملکیت اور اخلاق کے مفہوم میں گھس گھس کر غفلت اور اس کی حیرت میں گھس گھس کر غفلت کر رہی ہے۔ اور ایک

نہجی ملکیت اور اخلاق کے مفہوم میں گھس گھس کر غفلت اور اس کی حیرت میں گھس گھس کر غفلت کر رہی ہے۔ اور ایک
نہجی ملکیت اور اخلاق کے مفہوم میں گھس گھس کر غفلت اور اس کی حیرت میں گھس گھس کر غفلت کر رہی ہے۔ اور ایک
نہجی ملکیت اور اخلاق کے مفہوم میں گھس گھس کر غفلت اور اس کی حیرت میں گھس گھس کر غفلت کر رہی ہے۔ اور ایک
نہجی ملکیت اور اخلاق کے مفہوم میں گھس گھس کر غفلت اور اس کی حیرت میں گھس گھس کر غفلت کر رہی ہے۔ اور ایک

باب سوم

سوشلزم کی عملی سرگرمیاں

(۱۰۷)

جنگِ اقتدار

کے ساتھ مل کر ایک نئی صورت میں سامنے آئے۔

مارکسیت کے اندر ہر شے تغیرات کی آماجگاہ ہے اس لئے اس میں کسی دائمی صداقت کے سونے کی کچھ نثر ہی نہیں۔ خدا، رسول اور آخرت جیسی تصورات جو قہری، غفلت اور کسی تمدن کی پیش کے ساتھ طامش کا قدم مشترک ہیں اس کے نزدیک ہائے معرہ ہیں۔ چنانچہ وہ تصورات پر مبنی انقلابی حوالہ دہ ہیں اس کے نزدیک کسالی غولی ٹوٹنے میں جن کے اندر کوئی حقیقی نادر کارفرما نہیں۔

مارکسیت کی شراپا کو ہر آدم کو مل سے گزر کر مل کی دنیا میں شہ گھسنے کا موقع اور نہ ہی انکار اور اس کی بہت مکمل کردہ مضمین کی جرات پیدا ہوئی۔ اشتراکیت کے آوارہ خیالات میں سمٹ کر ادیت اور لاکھوں کی ہستی میں کھینچے گئے اور تقریباً دیر ستنے کے بعد کاروباری و عوامی کے خفہ امور سے لیس ہو کر پارسو قدرت لڑی کے لئے نکلتے گئے :



اور ماسٹر لینن کی صورت میں نہیں ہو سکتی ہے، چنانچہ ان کے ہاتھ سے مزدوروں کی بوجھ میں انقلابی رول
نویاں چھوٹے رہا۔ ۱۸۶۸ء میں کارل مارکس اور انجیلس نے اپنا مشہور کتاب مشہور شائع کیا جس میں
سرمایہ داری کا خاکہ کرنے کی طرف سے دنیا کے تمام مزدوروں کو مربوط، اتحادی ملتی تھی۔

اس زمانہ کے بعد سے ہر طبقہ کے ماسٹر کی مشترکہ طاقتوں کا زور ہوتا رہا۔ ۱۸۴۲ء میں وقت ہارکس کی
اشتراکی جماعتوں کو مشترک کرنے کی پہلی کوشش کی گئی۔ اور مزدوروں کی پہلی بین الاقوامی انجمن کا قیام مل گیا
تھا یہ انجمن فریسنٹ انٹرنیشنل کے نام سے موسوم کی جاتی ہے۔ اس کی قیادت کارل مارکس کے ہاتھ
میں تھی۔ اس نے پہلی بین الاقوامی ماسٹر کی جمہوری پارٹی کا قیام کیا جو مارکس کے خالص اشتراکی اصولوں کی حامی
تھی۔ لیکن جرمنی میں پارٹی کے مقابلے میں مزدوروں کی ایک اور جماعت بھی موجود تھی جس کا چار سال
(۱۸۶۵-۱۸۶۸) تھا۔ فرانس میں فریسنٹ انٹرنیشنل کو کمرہ دار جان اور باغی کے پیروؤں کا سہارا تھا۔ پیرس میں
اورس کے حامی خارجی فریسنٹ کے تھے۔ اور باغی ان کی انقلاب پر مارکس کے مخالفانہ اس کی تائید و اعانت
فریسنٹ کی جماعت تھا۔ اس کا خیال تھا کہ مارکس مسترد اذیت پسین بدعقلانی شعور و احساس سے بہرہ مند ہو جائے
تو انقلابی اقدام کے لئے اس کی حمایت نہیں۔

فریسنٹ انٹرنیشنل کو موجد یولی ٹروٹسکی کا سامنا بھی تھا بلکہ اس میں اندر ہی اتحاد کی کمی کی قیاس
کی جانب سے ہوتا تھا۔ شریک تھے۔ وہ ایک بار تو مارکس مزدوروں کے انجمنوں کے رہنا تھے، پھر انجمنوں کے
طریق کار کو اشتراکی مقصد کے حصول کا بہترین طریقہ قرار دیتے تھے۔ اور ان طریقوں کو براہ عمل پیسپ میں میلانا چاہتے
تھے۔ اس کا قانونی کاغذ اس کی حسب سے تیار ہوا۔ نمایاں شخصیت میرزینی (MARSHINI) کی قیاس
ہا گیا۔ یہ جماعت اپنے وقت کا جوانی کی آزادی کے شعار تھا۔ اور اس میں شیل سے اس میں ایک اقوامی انجمن
میں شریک تھا۔ اس کے نزدیک ان کی جمہوری تحریک کے لئے بین الاقوامی تائید و حمایت حاصل کرے
رہا۔ اس کی طرف سے باکوین (BAKUNIN) فریسنٹ انٹرنیشنل میں شریک ہوا۔ وہ ایک بڑی بڑی تحریک شخصیت
کا حامل تھا لیکن وہ یکا نامی اور اشتراک سازوں کے لئے تھا۔ اس کے لئے کارل مارکس سے اس کی بھداس
مافوں کے مقابلے میں مارکس پر اختلاف تھا۔ کارل مارکس کی قیادت کے باوجود اندر ہی اندر بیرونی اتحاد
کے باعث فریسنٹ انٹرنیشنل کی عملی جدوجہد ہو رہی تھی۔ ۱۸۷۲ء میں نیرس برگ کو اس انجمن کا مستقر قرار
دیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ براہ عمل پیسپ سے اس کا تعلق باطل ہو گیا۔ تاہم فریسنٹ انٹرنیشنل

فریسنٹ انٹرنیشنل کے تحت کے بعد براہ عمل پیسپ کی اکثر طاقت کی مائتوں کی جانب سے اشتراکی تحریک
دائیت ہانے کی کوشش کی گئی۔ چنانچہ فرانس میں ملکر اشتراکی مائتوں کو قید و بند میں کر دیا۔ جرمنی
میں ان کی تحریک کو کچلنے کے لئے متعدد سخت گیر قوانین وضع کئے گئے تھے۔ ماسٹر نے جرمنی کی اشتراکی
جماعتوں کو فریسنٹ پیسپ کی اشتراکی جماعتوں میں سب سے زیادہ طاقت ور اور بد اثر تھی، ایک نمایاں
نمایاں تھا۔ وہ ان سے اشتراکیت کی انقلابی روح کو سخت نقصان پہنچا رہا۔

۱۸۷۰ء میں جرمنی میں اشتراکی جمہوری پارٹی ہارکس کے اصول پر چل رہی تھی۔ ماسٹر کی طاقت سے مل
کیا گیا۔ بلکہ اپنے مشترکہ پیروکاروں کی بنا پر مل گیا۔ آج میں وہ انوں فریسنٹ کے نظریات کی حمایت کی
جو اشتراکی پیروکاروں کے لئے تھا۔ مارکس کو یہ سمجھنا پسند نہ آیا اور اس نے فریسنٹ
کی طاقت کو چیلنج کیا۔ واقعہ یہ تھا کہ مارکس اور اس کے درمیان نظریات کا بنیادی فرق تھا۔ ماسٹر
کی طاقت کا قائل تھا۔ اور صنعت و حرفت میں حکومت کی طاقت کے ذریعے سے مزدوروں کے
مصلحت پسندوں کو ناکار کیا جاتا تھا۔ اس کے برخلاف مارکس کو پروگرام کے مطابق انقلابی اتحاد اور وہ سرمایہ دار
جماعتوں سے مزدوروں کے لئے روغن طاقت نہیں جاتا تھا۔ پھر اس واقعہ کے بعد جرمنی کی اشتراکی
جماعتوں نے اپنے کسی اشتراکیت کا مسلک اختیار کر لیا۔ اور اس کا انقلابی رنگ بالکل رو گیا۔ دوسرے
کی طاقت کے اشتراکی جماعتوں کا بھی کو پیش میں حال رہا۔

مزدوروں کی دوسری بین الاقوامی انجمن (سیکنڈ انٹرنیشنل)

۱۹۰۰ء میں سیکنڈ انٹرنیشنل یا مزدوروں کی دوسری بین الاقوامی انجمن کا قیام ہوا۔ اس
کا خیال کارل مارکس کے انقلابی پروگرام سے کوئی سروکار نہ تھا۔ بلکہ اس کے انجمن نے یہ تو جھڑپ
کی کہ ان جماعتوں میں چاروں نے انقلابی طریق کار کو اختیار کر لیا تھا۔ لیکن ان جماعتوں میں
کسی کی پارٹیشنوں میں شریک نہیں آیا۔ پارٹیشن کی شریک حاصل کر کے سرمایہ دارانہ نظام میں کڑی
جائزہ نہیں ملا۔ اور ان میں ہر قریب رنگ بہت غالب تھا۔ اور ہر جماعت اپنی اپنی طاقت

روحانی معنی وہ صفت اس حد تک تھی کہ یہ جتنی جنگ کی مخالف تھیں اگرچہ ۱۹۱۴ء کی جنگ عالمگیر شروع ہو جانے کے بعد انہیں نے فخریات کو اپنا حصہ بنایا مگر اپنی قریبی حکومتوں کا ساتھ دینے میں کوئی کوتاہی نہ کی۔

مغربی یورپ میں یہ کارل مارکس کے انقلابی طریق کار کو مقبولیت نصیب نہ ہو سکی۔ اور نہ اشتراکیت منظم جدوجہد کا وہ بین الاقوامی اتحاد پیدا کر سکی جس کے متعلق ایک اور انتہائی شہسوار منشیورس پیشہ گوئی کی تھی۔ مغربی یورپ کے اشتراکی پارٹیوں پر تعجب و حیرت اور قومیت کا اثر غالب رہا۔ انگلستان میں اشتراکیت کو انتہائی فروغ بھی ملا۔ یہ جو اشتراکی فکر یورپ کے ممالک میں کوئی دواں دواں روزوں کی منتظر تھی ان کے مخصوص حرائق کار نے ایک جگہ نہ ذہنیت پیدا کر دی تھی جو اشتراکی اثرات کی ترقی میں مانع تھی صرف روس ایک ایسا ملک تھا جہاں مارکس کے فکریات کو اس کے انقلابی طریق کار کو خوب فروغ ہوا اور اس کی بنا پر ایک ذہن پرست انقلابی تحریک وجود میں آئی۔ لیکن مارکس کو اپنی زندگی میں اس انقلابی فکر کی مقبولیت اور کامیابی کی کوئی نصیب نہ ہوئی۔

صنعت کی اس ترقی کے باوجود روس کی بیشتر آبادی زراعت پیشہ تھی جو قدیم طرز و رواج کے مطابق زمین پر شہرے جیسے قلعہ دار آبادی پر ایک ایسا ملک سمجھی جاتی تھی کہ کاشت کار طریقہ انفرادی تھا۔ اس سے آبادی کا واسطہ بہت کم تھا جو بڑے چھوٹے کاشتکاروں کے علاوہ روس میں ملازمت کرنے والی کچی ایکات اور آبادی تھی جو (KULAK) کہلاتے تھے۔

روس کی محنت کشوں کی بیداری

قرون وسطیٰ میں یورپ کے دیگر ممالک کی طرح روس میں بھی جاگیر داری نظام قائم تھا۔ اس نظام کی ابتدا نیم غلام کاشتکاروں کی محنت اور عرق ریزیوں کی بدولت تھی۔ ۱۸۶۱ء میں جنگ کیریم کے بعد روس میں نیم غلام کاشتکاروں کی آزادی دے دی گئی اور اس کا سبب یہ تھا کہ ان سے جو بہری محنت کی حاصل تھی وہ کچھ زیادہ بڑا کو ثابت نہیں ہوئی۔ پہلا اس آزادی کے بعد کاشتکاروں نے مزید کارخانہ نظام کو نافذ کیا۔

۱۸۹۱ء میں قریب دو کروڑ سے زیادہ آدمی فروغ میں تھے جس کی وجہ سے ذہنی طاقتوں میں مزیدوں کی کمی واقع ہوئی اور آخر کار ایک تہائی کاشتکاروں کے بغیر رہ گئے۔ دنیا وادریہ بہت کم ہو گئی۔ قرض بہت زیادہ بڑھ گیا۔ کاشتکاروں کی زندگی بہت سے کسان غریب تر ہو گئے جبکہ کاشتکاری میں کسان غریب تر ہو گئے۔ ۱۸۹۸ء میں روسی مزدوروں میں بیداری کے آثار پیدا ہوئے شروع ہوئے کیڑوں کو بڑے پیمانے پر مارنے والوں کے

مقام بہت تھوڑے تھے۔ روس کے کسی کاغذ میں اوقات کا سرکاری بارہ گھنٹے سے کم تھے۔ لیکن اور
 جہاں کام کے اوقات کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں کیا جاتا تھا اور وہاں کو مزدوروں کے مقابلے میں بہت
 کم اجرت دی جاتی تھی۔ کارخانوں کی مدت سے مزدوروں کو بارش کے سبب جو کمالات تھے وہ بے حد
 متکثر و بیکار ہوتے تھے۔ اکثر اوقات ایک چھوٹے سے کوئلے بارہ بارہ مزدوروں کو لے جاتا تھا۔ اور
 انہیں اس بات پر بھی مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ اپنی مزدوریات کی اشیاء کو خزانے سے متعلق دکان سے خریدیں
 یہاں انہیں ہر چیز دو گنی یا تین گنی قیمت پر فراہم کی جاتی تھی۔ ان کمالات سے متکثر و بیکار مزدوروں نے
 باہمی اتحاد و یکجہتی اور اشتراکی عمل کو موثر بنانے کی غرض سے اپنی انہیں تنظیم کو قائم کرنا شروع کیا۔ ۱۸۵۰ء
 میں اوڈیسیا (Odessa) کے متکثر مزدوروں نے روس کے مزدوروں کی انجمن قائم ہوئی۔ ۱۸۷۰ء میں شمال
 روس کے مزدوروں کی انجمن کا قیام سینٹ پیٹرز برگ میں کیا گیا۔ انجمن کا صدر اور ممبران اپنا سر
 (Governing) تھا جو اصلی اور پے کے معاشرتی جمہوری پارٹیوں کے کام اور ان کے اصولوں سے واقف
 تھا۔ یہ انجمنیں مذہبی اوقات سے سیاسی نظام کو نظر کرنا یا جاسوسی نہیں لیکن ان کا فوری مقصد یہ تھا کہ مزدوروں کے
 لئے کوئی نئی تحریک و تقریر، اکثر ادبی اجتماع، لیکن سبزی و دیگر سیاسی اور معاشرتی کامات حاصل کرنے کی
 جدوجہد کریں۔ ان اوقات کا روس کی تاریخ۔

چنانچہ ۱۸۵۰ء کے بعد روس میں ہر دکان کا دور شروع ہوا۔

۱۸۸۱ء کی اصلاحات کے فرائض کا پانچاٹھ برس پہلے یہودی متکثر اور مسلمانوں کے ایک گروہ میں
 اور انڈیا تاجروں کو خالص روس میں رہنے کی اجازت دی گئی۔ ایک ایک یہودی کو روس کے متکثر علاقوں میں رہنے
 تھے۔ روسی پریسیڈنٹ ان کی بہت بڑی کامیابی تھی۔ اس پارٹی کو ایک خاص علاقے میں ایک جگہ پر آباد کیا
 جتا۔ پچیس برس (Pale of Settlement) کہلاتا ہے۔ یہاں کے یہودی مشرقی اور وسطی یورپ میں
 یہودیوں کی قیادت میں تھے اور حتیٰ کہ ان کے سے متعلق تھے۔ یہودیوں کو سب اس اجازت کے خلاف روس کے پانچویں

سے روسی ہر دور کی کامیابیوں میں سب سے زیادہ حق یہودیوں کو ہے۔ ان کی اہمیت چھٹے اور ہفتمے کے
 کے بعد ان کے بعد ان کے اور مسلمانوں کی یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ ان کے سب سے بڑے مقصد یہ ہیں کہ ان کو روسی
 تھے۔ ان میں سے اکثر وہ تھے جنہوں نے ہاشمیہ انقلاب کا نام میں میں مصداق تھا

زار شاہی استبداد کا سامنا

اس سے پہلے کہ میں سرکشیوں کی انقلابی جدوجہد کا جائزہ لیا جاسکے مناسب مدد چاہیے کہ زار شاہی
 اس کو مقصد حاصل کیا۔ یہی پھر ان کے لیے سب سے زیادہ کامیابیوں کی روشنی میں کہ جس کی مدد سے
 مابین جینی اور چار سو پچیس جینی اور انقلابی کے تحریک کو سامنا سے جسے بائیں کے جس کی دستوں میں مشغول
 کی انقلابی تحریک کو کشور اور اتحاد کا سرحد ملا۔

اس وقت کا روس مغرب میں ترکی اور صربیا کے درمیان سے مشرق میں مشرقی ترکستان (مسلک) ایک
 ایک اور شمال میں ساحل پر ایک شہر کے بعد مغرب میں ایران اور افغانستان کی سرحدوں تک پہنچا
 تھا۔ یہ وسیع دورانیہ علاقہ مغربی ترکستان و افغانستان شمالی افغانستان، یمن اور اریلیا، ایک بڑا شمالی اندر یا بانی۔
 اور اس میں ایک مغربی اختلاف پر مشتمل تھا۔

ان لوگوں کی سرکشیوں میں مسلمانیت کی جہاد، سکوری کی سرکشیوں کی مسلمانیت
 اور حتیٰ کہ روسیوں کے ایک جہاد اور ایک شہر کے بعد مغرب میں ایران اور افغانستان کی سرحدوں تک پہنچا
 تھا۔ یہ وسیع دورانیہ علاقہ مغربی ترکستان و افغانستان شمالی افغانستان، یمن اور اریلیا، ایک بڑا شمالی اندر یا بانی۔
 اور اس میں ایک مغربی اختلاف پر مشتمل تھا۔

۱۸۸۰ء کے بعد روسیوں کی سرکشیوں میں مسلمانیت کی جہاد، سکوری کی سرکشیوں کی مسلمانیت
 اور حتیٰ کہ روسیوں کے ایک جہاد اور ایک شہر کے بعد مغرب میں ایران اور افغانستان کی سرحدوں تک پہنچا
 تھا۔ یہ وسیع دورانیہ علاقہ مغربی ترکستان و افغانستان شمالی افغانستان، یمن اور اریلیا، ایک بڑا شمالی اندر یا بانی۔
 اور اس میں ایک مغربی اختلاف پر مشتمل تھا۔

آئین اول کے بیٹے سائن (۱۳۴۱ء - ۱۳۵۹ء) نے ماسکوی کی حدود میں اپنے ابا کو پیش کے
 حلقے لٹھے کاظم چارویں کی سائن کا بیٹا پتیری (۱۳۵۹ء - ۱۳۸۹ء) پاپ سے بھی بڑھ کر مصلحت منہ تھا
 اس نے اپنی سیاست کو مزید وسعت دی پتیریوں کے حلقے کا ماریائی سے روکے اور تاتاری میں مسلمانوں کے
 کشمکش پھیر دی۔ ۳۰۰۰۰۰ دینے والے کے ساتھ تاتاریوں کے ساتھ تعداد میں بلوگ تھے پہلی ہرجا میں
 بڑھتی ہوئی قوت کا مظاہر کیا۔ تاجم پتیری اس تعداد کا اپنے شعلی قیام تک نہ پہنچا سکا تاجم کے دور
 نے ہستہ دیا ہے اول (۱۳۸۹ء) کے مشرق اور جنوب کی جانب بڑھنے سے روک دیا ماسکوی نے اب
 مغرب کی طرف بڑھنا شروع کیا۔

۱۳۹۷ء سے ۱۵۰۵ء تک کانادوس کی تاریخ میں نقطہ زفر سمجھا جاتا ہے۔ یہ آئین سوم کا دور
 حکومت تھا جس کے عہد میں ماسکوی کی فوجیں بہت وسیع سلطنت بن گئیں اس کا نام کی دنیا پر اختیار
 سرم، آئین اول (ivan the great) کہلاتا ہے۔ وہ ماسکوی کا پہلا حاکم تھا جس نے زور مقصد
 کا لقب اختیار کیا۔ آئین سوم نے اپنی فوج میں سلطنت جدید طرز پر استادی۔ فوج کو زمرہ فریق اور
 امتزاجیں ماسکو سے متعلق کیا۔ اور پھر اس کا اقتدار کا اس کی فوج کو گرد و پیش کے علاقوں میں پھیلنے لگا۔ یہ
 نانا تھا جس کی دل ماسکوی کی ایک سلطنت افشاری وقت تک کا شکار ہو رہی تھی مغربی علاقے میں
 تین سلطنتیں تھیں۔ استرقین اور کیکا کاظم جو پہلی تھیں مشرقی علاقے میں تاتاری تھی۔ آئین سوم نے
 جانان کو خزانہ دینے کا حکم کیا۔ ۱۳۸۰ء سے ۱۵۰۵ء تک برس کے عہد میں ماسکوی اور تاتاریوں کے
 بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ آخر آئین سوم چارم (Ivan the Terrible) نے ۱۵۵۲ء میں مغربی اور
 سریش کے فوجی انجینیروں کی مدد سے تاتاریوں پر قبضہ حاصل کر لیا سال بھر کے دروس افواج دیا ہے ایدل
 (دولت) اور اوزاروں کے طور سے سلطنت پر چڑھا کر ۱۵۵۶ء میں روس نے مشرق میں بھی قبضہ کر لیا۔

اس کے بعد روسی افواج نے سائیریا کا رخ کیا۔ سائیریا باس وقت وہ تاتاریوں کی خواہش سلطان یا دیگر اور
 کشمکش کی زد میں رہا تھا۔ ۱۵۸۵ء میں آئین چارم نے نو دوروں کے متعلق تاتاریوں کی مشرق اور
 کوسائیریا کا بہت بڑا علاقہ جسے تاتاریوں نے شکار پرکش دیا۔ سرکار نوٹ لے کر تاتاریوں کو شکار پرکش ایک پتیری کی
 آئین سوم (۱۵۸۵ء - ۱۶۰۵ء) میں سلطنت کی جیسے دونوں تہہ روسی فوجوں کے کچلنا شروع ۱۶۰۵ء

آئین سوم جس کی روسیستان اول سے ترقی شان تک اس کا شہر ہے اسے ترکستان کے عہدوں تک پہنچے
 ہوئے دسین و عزیزن شیب (Czerepovets) اس کے جہان خانہ عوام کی جڑ لگانا چاہتے ہوئے تھے۔ یہ صدائی
 قوت بدوش تاتاری قبائلی کی ملکیت تھی۔ یہ قبائل چاروں ملکوں سے ملتی رہتے تھے جو بہت وقت بہترین سرخز اوروں پر
 قوت کر کے کے علاقے میں اس وقت پہلے میں معروف تھے۔ اور مغربی ملکوں کے بعض ملکوں کی قبائل میں ترقیت
 کر رہے تھے۔ روسی سلاطین کے لئے اس سے بہت قوت اور کیا ہو سکتا تھا۔ اور جنوب اور مشرق کی طرف بڑھا
 اور کسی شری مروت کے بغیر ۱۶۱۹ء تک بہت بڑے علاقے پر تسلط ہو گیا۔ اس ناسے میں مغربی اور ملک
 قزاق کے علاقے تاتاریوں پر شیشیں مروت اختیار کر گئے۔ انہوں نے روسیوں کے خلاف کی دعوست کی۔ روسیوں
 نے اس فوجیت پر تاتاریوں کی ہار کی۔ ۱۶۲۰ء تک چاروں ملکوں کی حفاظت میں آگئے تھے۔ یہی حفاظت چارم
 کی قبائل کی فوجی تہذیب کی جگہ پر تھی۔

استرقین پر قبضہ کرنے کے بعد کیکا روسی افواج کی بہت ناکامیوں کا مرکز بنا ہوا تھا۔ یہاں کے تاتاری
 قبائل اپنی آزادی کے لئے روسیوں سے تفرقہ کرنا دوسوا سال تک بہت زوردار ہے۔ تاتاریوں کی ہری لے کی تہہ
 روسیوں کے دشت کیلے کے آخر ۱۶۱۸ء میں کیکا کا تاتاری کا مقابلہ شہا یا میں کی دشت شافی سلطنت
 اور روس دونوں نے کیکا کو تاتاریا سے تسلیم کر لیا۔ یہاں سے چارم تاتاریوں کی لیکیا کو ترکوں کے کاٹ و پینڈا
 کی تائید و حمایت سے محروم کر دینے کا حق ہو گیا۔ کیکا نے تاتاریوں سے ان کے لئے تہذیبی بن گئے۔ یہی کے خلاف
 تاتاری مسلمانوں نے پہلے ۱۶۸۸ء اور ۱۶۸۹ء میں تاتاریوں کی جیسے دونوں تہہ روسی فوجوں کے کچلنا شروع ۱۶۸۸ء

روکیوں کے پرانے چھوڑے ٹارو کی عظمت میں شامل کر رہا ہے۔

۱۸۸۵ء میں جنس کے اختلاف، ۱۸۸۵ء تک روس پر سے مزارکستان پر سترہ سو چار سو تانق اور فرغانہ کو
بے جا و مستند چانصوبہ بنایا۔ بخارا اور خیو کی ریاستیں پر رورکین اور انہیں غیر ممالکیت علاقوں کی حیثیت
دی۔ اس وقت سوویتن سویرس کے غیر آزاد اسکود کی بے پایاں جاگیر تک بڑھت ہوئی۔

ایسی عظیم روداری
روسی حضرت شمس الدین کے شوق سے دھواڑ کے علاقوں پر پھیل کر گیا۔
مردانہ کرتے دلوں میں سننے والوں نے انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔
انہوں کو اپنا وطن چھوڑ کر جہاں سے یہ پھر کر گیا، باقی ماندہ لوگوں کے ہندوؤں کے ساتھ اس کا سلوک اسی سال کو کیا۔
مسلوہ کر کے سترے دار کشاں کی روس کی دینی سیاسی معاشرتی اور معاشی ترقی کا سہری مطالعہ کرنا
سکتا ہے۔

غیر روس یوں تو چنی مساری میں ایک شہنشاہ تھا لیکن وہ آٹھ سو لاکھ کیسا کا کا خاندان تھا چنانچہ تو تھوڑا سا ملک کیسا کا سلوک کے دھواں کے باوجود آٹھ سو لاکھ کیسا کا کے سپر کا رتن بھی سلوک کے سختی فرماتا ہے۔ لیکن اس میں اس حکومت کو آٹھ سو لاکھ کیسا کا کی سمن میں عدم وفاداری کی سرپرست مٹی تھی جس کی بدولت دوسرے ممالک کے لوگوں کو تہذیبی مہذب پر غور کیا جاتا تھا۔ چونکہ روسی حکومت کے فرما کے برابر باشندے مسلمان ہی تھے اس لئے اسی کے مہذب و آداب کا کھڑے کی نیا روشنیہ کو کشش کی گئی۔ مسلمانوں کو کیسا کا کی شہنشاہ کی سمن میں حکومت کا تہذیبی عدم وفادار اس کا اندازہ کرنے کے لئے تھوڑا ضرور ہے

اصل ارادہ کے تھوڑا سی غلط میں اس مہر کی تہذیبیات غور روسی حکومت کی رپورٹ میں ہے:-

[illegible]

اب روسی سامراج افغانستان کی طرف بڑھا۔ افغانستان کی جنگیں روسی سامراج کے مقابلے میں سامراج کی جدوجہد کے جیو کی کنڈھوں پر اٹھیں۔ پہلی دفعہ افغانستان ۱۸۵۹ء سے ۱۸۸۹ء تک ملک کے بچے بچے کے لئے جنگ لڑ کر رہے۔ افغانستان کی یہ تحریک نے تقریباً ۵۰ سال تک روسی سامراج کو مقابلہ کیا۔ امام شہنشاہ آخری دینی رہنما تھے جنہوں نے ۱۸۳۹ء سے ۱۸۵۹ء تک مسلمانوں پر روسیوں سے جنگ کی اور زمین و آسمان کی پکارا کرتے تھے۔ روس کے ایک فوجی مورخ جنرل ریچت نے افغانستان کی لڑائیوں کے بارے میں لکھا:-

۱۰۔ کہہ سکتے ہیں کہ ان کے پاس خدوں کے ساتھ لڑائی میں نہیں آتے، بلکہ وہ جو
چاہے ہر ہندوستان سے جانیں کہ پیٹھے ہوئے کس کو فتح کرنے کے لئے کتنی جانتے ہیں
امام شامل ان کے اہل خانہ ان اور اسی جہاں جہاں جہاں رہتے تھے اور افغانستان ایک
عظیم وطن اور وطن اور محنت کے سپرد اسی ساری کا ختم ہونا چاہیے

اعظم ہونے لگی۔ عیسوی میں روسی سلطنت نے آذربائیجان میں اپنے پنجے کوڑھتے شروع کئے۔ روسی سلطنت نے یہاں کے بعض مملوکوں میں انتشار اور عدم اعتماد کا بیج بویا اور پھر ایک ایک کر کے روس میں حکم کرنا شروع کیا۔ روسی سلطنت نے آذربائیجان کے مغربی سرحدوں پر بھی دست درازیاں شروع کی۔

مقتدی ۱۰۰۰ شمار ہوئے۔ مسیحی میں آذربائیجان کی وحدت پانچا پانچ ہوئی اور قسبی یا سیتیسی یا ساسانی علاقہ میں آئیں۔ ۱۵۰۰ میں روس نے سائبیریا اور یورپ کی طرف سے غدار کی جنگ میں تقریباً سو برس کا کیلیب مزاحمت کرتے رہے۔ ۱۸۶۰ میں روس نے پورے آذربائیجان پر قبضہ کر لیا۔ ۱۸۶۵ میں آذربائیجان فتح کر لیا۔ اس کے بعد روسی سلطنت پر قبضہ کر لیا۔ ۱۸۶۸ میں ترکستان بھی آذربائیجان کے ساتھ سے لگ لگا۔ ۱۸۷۰ میں شیوانے دم اٹھوایا۔ ۱۸۷۵ میں روسی نو فوج پر چڑھو دوڑے۔ اور ایک اور بدست جنگ کے بعد ترکستان میں ملے اور شیوانے نو فوجی ضبط و حصار میں سرشار ہو گیا۔ اب وہ ترکستان کی طرف متوجہ ہوئے۔ مرزا قزوینی فرشتہ تھا جو

۹۔ دوس میں مسلمانوں کو قوی کرنا۔ ۳۹۔ جزل کا روایت کا مستطیل، مجازاً لفظاً سے لے کر ۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۳ء

خدا و خالق اس لئے جتنی شکر تہیں یہی کسی اور کو ملتا ہے یا پسینہ پر چٹاؤ تھیک کر کے کھاتے بھی نہیں مانتے۔ رعیت
کی کیفیت و ضرر و فساد کی قیاس جس کو ہم کرتے تھیں اپنا دیش آپ کے سامنے دست بستہ کرتے ہوئے کہ سوا
کری بار کا نہ تھا۔ بلکہ اس کے قیاس جنرل کا نہیں بلکہ متوقع پڑھائی کی کارزار دوسرے سے بڑا کہہ سکتے
ہیں۔ اپنی مسلمان رعایا پر حکومت کے یہاں اور اسے دوسرے دنیوی نمائندہ کو جنرل کو وہ خاص خصوصی
اعمال ملت دے سکتے ہیں جو ملکہ راستہ الال کر سکتے تھے۔

ایک بار جنرل کی موجودگی میں ہے، تحت حکم کو بہریت کو بھی جی کر دے مقامی لوگوں پر کسی حالت میں بھی ہم
دیکھیں۔ ان پچاسی کو گورنر برصغیر میں اور انہیں بہر وقت روسی ملنے سے عروج رکھیں، تاکہ وہ دوسری بڑی
سلسلہ عہدہ رکھیں جس میں اس کے تحت آکر تمام نامہاں سکتے ہیں۔

[illegible]

سیکریٹری جنرل مسلم لیگ پراپرٹیز ڈیپارٹمنٹ ۲۲ جنوری ۱۹۰۵ء کے اس واقعہ سے بڑا چپے جس میں سرحدوں پر غزوہ
دی گپین (GAPIN) کا قیام دہشت گردانہ کارروائی کے ساتھ جمع ہونے والا ہے جہاں ہتھیاروں کی فراہمی
میں علیحدہ کام کی تعداد بڑھنے کی درخواست پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں شہری کڑی دی جانے والی معقول
قدرت دی جائے تاکہ عام اور سادہ اناج انقلاب کے ذریعہ ایک دستور سائنسی نظام کی جائے۔ لیکن دہشت
اور دستور کا تو کبھی اس پیش کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ اور دہشت گردوں پر جو گولیاں پانی گئیں ان کے
شہر میں ایک ہزار سے زائد زخمی ہلاک ہوئے اور دہشت گردانہ فوجوں نے شہر میں ہونے لگے

Mission to Turkestan OP Cl. p.p. 49.50

مکتبہ، ہنتر جڑھان لڑھی، جنوری ۱۹۵۱ء۔ مکتبہ پاکستان ندی کے پیچھے مسجد میں، انا معلم، مکتبہ پاکستان


Lenin Selected Works, Vol. I, P. 738 & Mission to Turkestan OP Cit. P. 147. E

بھنگہ میں اور یہ ۱۹۳۰ء میں فرائی جاری کیا گیا کہ تیریوں کی تمام مسجدیں مسٹرکاری جائیں۔ اور آئندہ حکومت روس کی اجازت کے بغیر کوئی مسجد تعمیر نہ کی جائے۔ یہ نیکو کاری اپنے ہی کے وقت فارغ ہو چکے تھے۔

تاج محمد میرزا غفور محمد علی پٹنہ چتر گاہی میں ایسی سرگرمیاں جاری رکھیں جن سے ان کی سلامتی کو یقین دہانے کی گنجائش ہو۔ میرزا غفور کی باقی حرم چتر گاہی میں حکومت کے اوقات میں مقید رہ کر گیا۔ اس طرح سے میرزا غفور اور رستم علی بیگ نے خود کو میرزا کے ساتھ ملا کر حکومت کے مقصد میں بھلا کر کام کیا۔ میرزا کو چتر گاہی میں آگاہی دی کہ میرزا غفور کو آسانی سے شہر بدر کر سکیں گے۔ ۱۳۰۳ھ میں پٹنہ اول سے دہلی روانہ ہو کر میرزا غفور کی گرجا پروردی میں چھ بیگنے کے اندر میرزا غفور کی قبروں کی نظر لگ کر گئے اور ان میں سے بعض کو جیون میں آگیتے۔

جینیوا کے خلیفہ کے سلسلے میں یہ جزیرہ قلم صرف مسلمانوں کے خلیفہ میں رہا انہیں لکھا جاتا تھا بلکہ خود مسلمان
کے دوسرے فرقے بھی اس سے خوفزدہ نہیں تھے۔ جینیوینا کے سرحدی علاقے میں یہ نہایت قوی و فخر کے لیے یہ روکا
آباد تھے۔ یہاں ۱۸۹۶ء میں ہولائی کیلیسا قائم ہو گیا۔ یہ لوگ ان کے علاقے کو کم سے کم ۱۷۰۰ء میں یہاں پر آکر رہا
گیا۔ اور اس کے پیر و کاہن کو اکثر قسوس کیلیسا میں واسطہ مل گیا۔ انہیں صدی کے پانچویں عشرے میں لیتوانیا اور
استونیا کے کئی چاروں پرورش شدہ جیسا کہ ان کو اکثر قسوس کیلیسا کے عقائد تسلیم کرنے پر مجبور کیا گیا۔ روس
اکثر قسوس پادریوں نے جدا جدا کے محلوں و کلیسا پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کی۔ یہ امر قابل غور ہے کہ قسوس
کے زمانے سے بھی ان فرشتہ بانی نے کلیسا کے معاملات میں دخل اندازی شروع کر دیا تھا۔ پشوری کریسٹ کے چوتھے پیغمبر
قائم کی قیاسی اس کا سربراہ ایک عام انگریسی تھا۔ اس نے تیسری بار کنٹرول کے آٹھ لوگوں کے خلیفہ تبدیل کرنے
کی تحریکوں میں کیلیسا سے زیادہ حکومت کا اقتدار تھا۔ اس کے دو اور جانشین شہنشاہوں (ایگنیلڈر سوم ۱۸۸۱ء
۱۹۱۸ء) اور نکولس دوم (۱۸۹۴ء - ۱۹۱۸ء) کے بارے میں یہ بات بلا خوف تردید کی جاسکتی ہے کہ وہ
کیلیسا کی عدم بردباری کی پالیسی کے متحمل تھے۔

جنگل کا قانون۔ سیاحی ٹوریزم اور شاہی روس میں جنگل کا قانون نافذ تھا۔ روس کی کوسٹس باضمیر

Sergio A. Zinkovskiy : *Il Pan Turchismo & Islam in Russia* (1960) P. 15. 

له دویښ سلوان لویي ۱۰۸۰ - ۱۰۸۱ لمريز کال د شين د شمس تر مېشتې د لویي ۱۰۸۱

کا استعمال تو نوزن قابل اصلاح محکمہ کیا تھا۔ ایسی ہی مقبول خدمات میں روسی اور مقبوضہ یورپ اور علاقہ کے نو آباد کاروں کو حکومت کی سرپرستی میں لاسا کے کوشش کی گئی، اس سے سابقہ، اپنا احوال اور
کیس میں تادیبی سہولت جو کسی غالب اکثریت میں ہو کر تھے، تھے اقلیت میں تبدیل ہو گئے۔ اس کے بعد
بقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ نو آباد کاروں کے اس سبب کار خیز ترقی اور ترکستان کی جانب پھیر
گیا کہ وہ مستان احوال سے فرخاد کی سرحد و دیواروں کے درمیان اور قریب روسی کے کھانوں کے کھانوں کا آباد
ہو گئے۔ یہ نو آباد کار جہاں بھی گئے اور زمینیں مسلمان مالکوں سے چھین کر انہیں دی گئیں، سینٹ پیٹرز
برگ (روادارکوست) سے اس حکام جاری کو سنے گئے تھے کہ نو آباد کاروں کے زمین میں نو آباد کاروں، ان احکام کی تعمیل
میں کامیابی ہو جائے، ایک علاقہ منصوبہ بنائے۔ آباد کاروں میں نو آباد کار تہہ کا بنے استعمال کرتے۔ یہ نو آباد
ایک مصیبت تھے۔ روسی پہلے معمولی کرپے پر نہیں چلتے اور پھر اس پر قبضہ کر لیتے، ترکستان میں جو لوگ
بائے گئے وہ کسی تھے نیم اور بلکہ نو لوگ تھے جو روس میں شغف حالات کی بنا پر غلغلہ و تلاش تھے
پہلے تھے، جس حکومت انہیں عزت کی بجائے کھینچ کر اور غریب سے کر کرک وطن پر آباد کر دی، شاخار مستقبل کے
پہلے دکھائی، کچھ تھیں وہاں سوئے کے بائیں گئے تھے

کیا ہوگا کہ اسے تفریقِ ارضی پر پہنچے، ریشم کی صنعت اور معنیات کی کاٹوں پر بھی قبضہ کر لیا یہ لوگ
 ان کو بیکار کرنا اور تنہا سکڑوں سے لٹھتے تھے۔ سامراجی اصولوں کی بڑی بڑی تنخواہیں ملنے، خاصہ صلی
 معاملات کے علاوہ تعلیم، گورنروں سے لے کر عام فوجی کمانڈر تک، ہر طبقے اور کوئی پوچھنے والا انتہا
 کوئی کام دشواری کے بغیر تمام بیکاروں سے بھر لیا، حلقہ اوس کی وجہ سے خود بہت کم جاتے۔ رشوت
 خودی اور بدعنوانیاں عام تھیں۔ اس برس کسٹم کا غیر بیکار تھا کہ روسی دیہات اور قصبات میں خوشحالی
 کا دور دورہ تھا، ہوگا کہ اپنے وطن میں عزت و انطاس کی کمی کی پی پکارتے تھے، انہیں سلطان علاقوں میں
 آباد ہو گئے اور انہوں نے دنگوں کا کیش و فشری کے بساط پہنچا لیتے، ملک کی زرعی و صنعتی دولت سے تاجدار
 روس مشتعل کی جلنے لگی۔ زفری زمریں بڑے بڑے کاروبار اور صنعتیں چھین جانے سے متحالی باشندے
 خاصہ جلالی کی پستوں میں ٹھپ کر دیے گئے۔

روس کی کثرتِ مصلحتیں اور بعد فی و ساس کی غیر روسی علاقوں سے حاصل کی جاتی تھیں، مثلاً روس کی
یہ پیداوار کا بیشتر حصہ روسی علاقوں میں پیدا ہوتا تھا جن کی آبادی یوکرین اور تاتاری تھی۔ علاوہ اس کے
یہ غیر روسی ارضیات اور دیگر ممالک یوکرین میں تھیں۔ یہ سو سو صدی کے کاغذیں روسی سلطنت میں
نہیں تھیں۔ مثلاً روسی پیدا ہونے والی روس کی وجہ سے وسطی ایشیا کے وہ ذخیرہ علاقے تھے جن پر روس نے
دیکھا تھا۔ روس کی ایک اور خاص فعل یہ تھا کہ تھیں جس پر قندساز کی صنعت کا انحصار تھا۔ مثلاً
کیفیت کے سفری حقائق پیدا ہوتا تھا جس کی اس کی کاشت بھی روس نہیں بلکہ یوکرین کا لکھنا کاروں
پر ہوتی تھی۔

اسی طرح اٹھارہویں صدی عیسوی میں یورپ کی کانٹوں سے نوازا گئی تھی۔ شروع ہوا اور اس طرح کے کامیابی
بڑا برآمدی تاجر بن گیا۔ انیسویں صدی کے وسط میں یورپ کے لوہے کی جگہ اور دوسری پیمائش اور کریکٹ
میں مشرقی یورپ کی کاغذ کرنے کی سہولت کی سب سے بڑا اضافہ بنا۔ انیسویں صدی کے آخر میں جرمن
کے وسیع پیمانے پر نقل گانا شروع ہوا۔ انہوں نے نوادہ ترقی یافتہ ملک کے ترقی کے بارے میں

یہاں اس کے برعکس ایسی ہی صدی کے ان لوگوں کے لئے ہے جو غلط فہمی کے لئے ہیں۔ ان کے لئے یہ صدی ہے جس نے ان کے لئے ایک نیا دور کھولا ہے۔ ان کے لئے یہ صدی ہے جس نے ان کے لئے ایک نیا دور کھولا ہے۔ ان کے لئے یہ صدی ہے جس نے ان کے لئے ایک نیا دور کھولا ہے۔

[illegible]

مختلف اورو روسیائی جماعتیں جو ہیں جن مسائل وچر اندر شامل ہوئے۔ اگست ۱۹۰۵ء میں انقلابی السلیپ کے نام سے ایک جماعت وجود میں آئی جس کا مقصد روس کے تمام ترک مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا تھا۔ یہ جماعت تروانیت (Pan Turkism) کی نظریات پر قائم تھی۔ تمام روسیائی جماعتیں السلیپ کے نظریات کی وجہ سے اتحاد کی فہم شہرہوں کی مسادات اور نفوذ کی تہذیب و ثقافت کی ترقی کے لئے قانون سازی تھا۔ اس کے متحرکی دائرہ کار کو "تہذیب و تمدن" کے نام سے مستقیم "جمہوریائی مسلمان افریقہ" میں سیاسی زندگی کو اپنے حقوق کے تحفظ کا جوش و خروش رکھیں گے۔ انقلابی برداشت تھا۔ چنانچہ مارکسولس دسمبر ۱۹۰۴ء میں انقلابی قزاقین میں ڈال دیا۔ ۱۹۰۶ء میں اس سیاسی زندگی کی بڑا پلیٹ کر رکھ دی گئی جو ۱۹۰۵ء کے تمام کام انقلاب کا ترقی تھی۔ تمام تحریکیں اور جماعتیں زیر زمین چلی گئیں اس کا فائدہ انقلابی گروہوں نے سونپا۔

انقلابی السلیپ کے لیڈروں نے غرضی سیاسی زندگی کے نو پسند مطالبات منسلک کی تھیں۔ انہیں شل کی طرف سے حکومت نے انہیں سخت دباؤ میں کیا۔ انجام کار ترک نوجوان انقلابی جماعتوں سے وابستہ ہو گئے۔ تمام سیاسی زندگی ختم ہونے کے بعد ان کے "حریت" اور "آزادی" کے مطالبات "کامی" فقیر جماعتیں ختم ہو گئیں۔ انہیں پسند نہیں آتا۔ سوشلسٹ انقلابی گروہ جیتا مساوات سے قطع رکھتے رہے۔ ان کے ہاتھوں کے مفروضے بہت کم تھے۔ جماعت بنائی۔ بعد ازاں ہی لوگ سوشلسٹ ڈیموکریٹک کے ساتھ منسلک ہو گئے جس نے گھل کر ایک سوشلسٹ گروپ کی شکل اختیار کر لی۔

چنانچہ اس فلسفہ کی دوسری تحریکوں کی طرف سوشلسٹک سوشلزم، مارکسیٹ کی اس تحریک کو بھی اپنے وجود اور ارتقاء کے بہرے پر انداز ہی مستقبل کا سامنا کرنا پڑا۔

مارکسزم کی انقلابی جدوجہد

اس لحاظ سے یقین مندرجہ پر آیا۔ ۱۹۰۵ء میں سوشلسٹ کے تمام جماعتیں چھوڑ دیں۔ ۱۹۰۶ء میں ان سے جماعتوں میں شرکت کی دیکھ کر انقلابی

جماعتوں کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی وجہ سے بہت جلد سے جماعتوں کے خلاف کر دیا گیا۔ ۱۹۰۶ء میں لیگن سینٹ پیٹر برگ میں اس کے کارکنوں کی تحریک کی جوت و فتنے کے بہت متاثر ہوئے۔ چنانچہ ان کی تحریکوں کے خلاف اس میں ختم کے کارکنوں کا رہنما بن گیا۔ ۱۹۰۵ء میں اس نے تمام روسیائی کارکنوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا دیا۔ اس کا نام "لیگن سینٹ" تھا۔ اس کے لئے جدوجہد کرنے والی مجلس ہے

اس کا نام "League of Struggle for the Emancipation of Working Class" ہے۔ لیگن سینٹ کی وجہ سے تمام روسیائی جماعتیں ان کی رہنمائی کا نام سرفراہم ہو گئیں۔ ایک مارکسی اصولوں کی تبلیغ اور اشاعت مزدوروں اور انقلابی کے اس طبقہ تک محدود تھی۔ جو روسیائی جماعتوں کے میدان تھا۔ لیگن سینٹ کا نام تھا کہ اس نے تمام مزدوروں میں اس کو ایک نام شروع کیا۔ لیگن سینٹ کی رہنمائی میں سوشلسٹ اپنے معاشی مطالبات کے علاوہ حکومت کے خلاف سیاسی تحریکوں کو بھی لے کر دیا۔ ۱۹۰۵ء میں حکومت نے لیگن سینٹ کی سیاسی تحریکوں سے نفور ہو کر اسے گرتا کر دیا۔ لیکن لیگن سینٹ کی چٹا کر کے، روسیائی سوشلسٹ پیٹر برگ کی مجلس جدوجہد نے دوسرے شعبوں کے مزدوروں میں بھی اتحاد و اتحاد کو جوش پیدا کر دیا۔ چنانچہ ان شعبوں میں بھی انقلابی جماعتیں قائم ہو گئیں۔ ۱۹۰۵ء میں مارکسزم مزدوروں کی تحریکوں میں شامل ہوا۔ ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء کے سیاسی مسائل میں ان کے خلاف کارروائی کی گئی۔ لیگن سینٹ نے ۱۹۰۰ء کے سوشلسٹ روس میں مشرقی جمہوریہ کو قائم کرنے میں اپنا اس حکومت سے روس کے تمام شعبوں میں کارکنوں کی جمہوری تحریک پیچھے رکھی ہے

اس تحریک کے نظریاتی پس منظر

اس تحریک کے نظریاتی پس منظر میں ایک اہم قدم بنے۔ لیگن سینٹ کی قوم پرست جماعت سے تھوڑا سا دور ہو کر سوشلسٹ جماعتوں نے جماعتوں کے خلاف جماعتوں کے نظریات کے خلاف جماعتوں نے مقصد دیا اور لیگن سینٹ کی مشرقی جمہوریہ کی پادری کی بنا رکھی۔ اس طرح لیگن سینٹ میں مشرقی جمہوریہ جماعت قائم ہو گئی۔ ۱۹۰۶ء میں لیگن سینٹ کی مشرقی جمہوریہ کی پادری کا تمام عمل میں آیا۔ جسے پڑھ کر جماعتوں میں لیگن سینٹ پیٹر برگ کے سکولار گیت کی مجلس جدوجہد کے بیٹوں کے ساتھ اتحاد قائم کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیگن سینٹ کی تمام جماعتیں اپنی انفرادی حیثیت چھوڑ کر ایک واحد مشرقی جمہوریہ کی پادری

[illegible]

اسکھارا اور دوسری کانگریس | مینٹن نے سائبریا کی قید میں اپنی مشہور کتاب

(Development of Capitalism)

اسی نامے سے اس شخص کو مشین (Economist) کہے، اور تو جو دی کوئی اس کو انٹریٹر کہتا
مزدوروں کی تحریک یا مشین کے انقلاب سے متاثر ہو کر انقلاب کے ساتھ نہ غم نہ جاکے، بلکہ یہ
کے تئیں کے نام سے بینٹ پر چڑھ کر کے جلسے جموں جیسی کے انقلاب سے نمودار ہو کر اچھا، تھکا کر دوسروں
میں سے بچتا رہے کہ مکتبے میں ماکاشی جو جیہ کی رہا ہے اور سیاسی جیہ جو جیہ کی میں نہ پسندوں
اعتدال میں نہ رہا کہ سکتے ہو جیہ دیتا رہا ہے۔

قیصرہ برائی کے بعد یسین نے ایک غبار نکالنے کا ارادہ کیا تاکہ اس کے ذریعے وہ عاریت کے لیے زمین
 پر کاروبار کر سکے اس پر آئندہ خیالی کروڑوں روپے میں دیکھوں کہ مختلف طریقے جستجو تھے۔ یہ کام اس
 ضروری تھا کہ کٹری آجما کے شعلہ دھڑکے کی ایک تھوڑی جگہ سے شکل نہیں دی جاسکتی تھی اس نے
 اندازہ ہوتا کہ یسین ہی دیکھ کر اس کا اصرار نہ کریں گے اور اس کے لیے کھدائی جود جبکہ راج روٹ تھا اس کے
 علاوہ عاریت کے لیے کام ایسا تمام جائز تھا کہ اس کی کوئی جواز انقلابی نہ لائے تھے پھر چونکہ یسین میں سب

اسکے ایک لڑکی پر دو بیٹا چاہتے تھے۔ دوسری آدمی خود رتھ پر چڑھ گیا۔ انہیں اس کی وجہ سے مزید غصہ ہوا۔ اس کے پاس ایک بیگ تھا۔ جس میں وہ لینے لے جانے والا خوراک اسکا، بیٹوں کے ساتھ لے کر شروع کیا۔ ۱۹۰۰ء میں اس شخص کا بیٹا بڑا ہو کر مشرقی علاقہ میں رہا۔

[illegible]

یہ امریت کا تہیام۔ دوم اس کے مختلف انفرم کے خود راہروست کا مسئلہ۔ چنانچہ اس کے متعلق ایک راہ کا خیال
ہے اور دوسرے کانک کی سناشتر کی جہوری پانچوں میں ہے۔ پہلا گم کا جڑ نہیں ہے نہ یہ ہے اس کے لئے جڑوں کو کسی
میں اس میں سے نکوت اختیار کیا جا رہے ہے۔ دوسرے مسئلے کے واسطے میں میں ایک گڑہ کا خیال بھی تھا
میں سے کو جہوریہ ایک نہیں پانچوں کا لڑیں جسے اس کا کچھو کچھ راہروست کو دیکھو کہ اس میں سے کو جہوریہ
بے جہوریہ مقصد سے متعلق تھا اور ایک آخری مقصد سے متعلق تھا۔ آخری مقصد میں یہ سوال تھا
کہ اس کا خاتمہ جہوریہ حکومت کا تہیام ہو کہ گمشو کو ان اور نظام کی جہومات کا استعمال کا آخری مقصد
ہے شتر کی انتصاب یا اس کے سوا جہوریہ کا خاتمہ کیا جا رہا ہے۔ اور اس میں یہ امریت قائم ہو جائے ہے

کشمکش کا آغاز

بشمکشی کا آغاز
 کاغذ گیس کسٹرو پر چین میں اس بات پر بھی افسانہ تھا کہ پانی کو نہیں
 اصولوں پر نظر کیا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے کے برعکس مل سندھو میں کی رانے یہ
 جاتی میں شرکت کے تو ارحمت جوئے تاجیں اس میں عورت ہائی کے تہہ پر گرام پر منتقلی سے کاہنہ
 سرکب کیا جانا چاہئے۔ ایسے لوگ جو پانی کی مالی اعانت۔ کہے جتے ہوں۔ اس کی مختلف جہازوں میں علی
 شرکت بھی کرتے ہوں۔ مارٹو (MARTOO) دوسرے کے دوسرے ساقی میں خیال کے کامی تھکے کی مندرجہ ذیل

جس پر پانی کے تھم کر ایک لائسنس عطیہ ہو جس کی تمام جھلوس کے ملے ہوئے عواموں میں شریک ہوں۔ اس حوالہ کے لئے میں یہ عزم کے نفاذ کو صلاح مشورہ کے لئے عرض ہے شریک کی بجائے کا ہم ملے اور کو تعاون ساز کی کا تعاون میں ملین عوام کے ہر فرد کو قابل اثریت کی تائید حاصل تھی اس لئے ان لوگوں کو با اشتیاق کہہ رہا ہوں کہ ہمیں جو کہ با اشتیاق ملے اس پر ہم کے ساتھ ملے، عوام کو یہاں تک مشغول کرنے کے لئے کہ اگر وہ کو با اشتیاق جس کے معنی اکثریت کے ہیں اور دوسرے فرق کو مشغول کہ اپنی تائید کے ہم سے دوسرے ملے گی۔

کافر ایس کے بعد انھوں نے ان کو گرفتار کر لیا اور ان کو دھمکا دیا کہ اگر وہ اپنے آپ کو بچا کر لے جائے گا تو اس کے ساتھ ساتھ اس کے گھر کے لوگوں کو بھی گرفتار کر لیا جائے گا۔

ہوئیں۔ اہل تشویشوں کے تمام کان کا اس سے فاصلہ دیا گیا۔ لیکن بعد میں تشویش پھر عکس حالت پر
 آوازاں کا نام لیا۔ ۱۴۰۴ء میں دوسرا تشویش کو کہ حد سے تشویشوں سے پانی کی مرکز
 ۱۴۰۵ء میں نظام نشانی پانی کی تیسری کا ٹولیس منقذ ہوئی تشویشوں نے اپنی کا ٹولیس منقذ میں منقذ

۱۰ نظر کا اختلاف

مختلفہ نظریات کا اختلاف

درویش کاغذ نویسوں نے تقریباً یکساں مسائل پر غور کیا ہے جسے ہم نے منطقی
 پریمیوں نے غور کیا ہے۔ انبار درویش کی تصانیف میں منطقی ہوجانے کے بعد، بالمشکوٰۃ کی حالت بہت غریب
 ہے۔ انہوں نے کہا کہ، اگر انبار درویش کی تصانیف میں منطقی ہوجانے کے بعد، بالمشکوٰۃ کی حالت بہت غریب
 ہے۔ انہوں نے کہا کہ، اگر انبار درویش کی تصانیف میں منطقی ہوجانے کے بعد، بالمشکوٰۃ کی حالت بہت غریب

[illegible]

۱۹۰۵ء کا انقلاب اور تیسری کانگریس

۱۹۰۵ء کا انقلاب فریسی کا تحریک

حکومت کا وہ کام کہ نظریہ ہے وہ دست کرنا اور انہیں محسوس کروانے کا یہ کام تھا اور اسے حکومت کو مل چکا ہے۔
 لیکن جس سے فائدہ اٹھانے کا یہ اندیشہ اپنی ترقی میں مستحکم رہے گا۔ اور سیاسی جدوجہد کے طریقہ میں تجربہ حاصل کرے
 اور وہ اپنی عقل پسند عقل کے حامل کر وہ حقوق و مراعات سے ایک تھوڑے بڑھ کر اندیشہ اپنی انقلاب پر کرے

ہر پھر جس کے تمام شہر ہوں اس کے ہمدردی ہو گیا ہر مردوں نے نہ زور نکالو اس کی سرکاری قلم کے سامنے جمع ہو کر بیٹھ جائیں۔ یہ تصور کے لئے پرستار یہ یعنی مردوں کو اس کی کانٹوں کا ٹھکانہ حاصل کرنا ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر

[illegible]

بیادرت کو ایک خاص قوت کی حیثیت سے باقی رکھنا چاہتے ہیں اور اس کے اقتدار کو صرف انہی مسائل
سے متعلق کر دے گا۔ یہی چکر بڑھ کر شورش و دہشت گردی کی شکل میں نمودار ہوئے گی۔ یہاں
سلسلہ زمینداروں کے حقوق کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کی زمینوں پر قبضہ کر لیا۔ ان کے معاملات میں اگر کد

میں اور ملاوٹ نہ ہی جہاد کر لی۔ دوسری حکومت نے ملاوٹ کو فوجی طاقت سے کچل کر دیا لیکن اس سے معاہدات کرنا اور انقلاب کو پورے ملک تک پہنچانے سے روک دئے۔ انقلاب کی تحلیل کے لئے فوجی حکومت علیٰ غفلت نظر کر کے ملک میں عزت و محسوس ہوئی۔ پھر نیا عزم سے وہ ملک کا کاسہ ناجی مجلسِ رکنی سر

کے تھے بھی نہ وہی ہے کوئی شریقی جمہوری پارٹی کی جیسے کوئی کو حق سے جدا نہ رہے جس میں اس کے لیے انقلابی حکومت بننے کا امکان موجود رہے۔

منظور ہیں کہ خیال تھا کہ کمونس جو انقلاب واقع ہو رہا ہے وہ چونکہ روسیائی عقیدوں کے انقلاب سے اس کی رہنمائی بھی اہل عقیدوں کو ملتی ہے چاہے نہ وہ اس کو اپنے ہاتھ میں رہنمائی لینے کی کوشش نہیں کرتا تاہم اس کے ساتھ تعلقات قائم نہیں کرتے جاتیں۔ بلکہ روسیائی اعتدال پسند عقیدوں کے ساتھ کام کرنا چاہتے جو اس وقت سیاسی تحریک کے رہنمائی میں سب سے ترقی یافتہ تھے کہ اس وقت پر وہ اپنے انقلابی اہل انہ سے روسیائی عقیدوں کو خوف زدہ کر کے کوئی کارروائی نہ کرنا چاہتے تھے اور اس طرح وہ انہ سے ڈر کر انہوں نے بھی سیاسی جدوجہد کو متروک کر دیا۔ اس کی حکومت سے مصالحت کے واقعہ کے واقعہ میں اس کے انقلاب کی تکمیل کے لیے بہتر یہی ہوگا کہ کوئی نیا جتنی مجلس روسکی سرورمائی کا مندرجہ ذیل ہے جس پر سرورمائی باہر سے اپنا اثر ڈال سکے۔

مسئلہ بغاوت اور چوٹی کا کارلس

۱۹۰۵ء کے سو سو برس میں انقلابی تحریک پر پورے نو سو سال کے تجربے کے بعد وہاں کے نگران شریعہ کی جس کی وجہ سے یہاں اوتارنا گھڑاں کا کاروبار ہو گیا اس کے بعد یہاں پر وفاق شریعہ ہو گیا اور اس کے ایک کاغذ میں قہر و بلا ہو گیا۔ ۱۹۰۵ء کے سو سو برس کو تار و دھن سے منسوب تھے جو کہ ایک اعلان کے ذریعہ دل کا حال عیاں کرنے کا وہ ایک شخص کی آزادی ضمیمہ منسوب کی آزادی، صحیح و غلط پر اور جہاد کی آزادی کی پیش کش کی گئی۔ ایک قانون ساز فورم انصاف کا ادارہ بھی تھا جس کی ایک بھی محسوس کیس نہ ہو کہ تھا۔ اور عوامی اضطراب کو فروغ کرنے کی ایک باغی ہوئی کہ فہر دوروں کو اس کے خلاف ابھارا اور مسلح بغاوت پر اس کا ایک بکر کی عام شریعت لائے میں ایک نئی قسم کی تنظیم کی بنیادی گئی جو بعد میں کامیاب ہوئی۔ تمام سو سو برس کے مشورے کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ سو سو برس ملت کا قانون کے سرورمائی کے مشورے نامزدوں پر پیش کی اور ان میں عام انقلابی عناصر بھی تھے۔ پہلے یہ سو سو برس سینٹ پیٹرز برگ میں قائم

کے لیے بھی نہ وہی ہے کوئی شریقی جمہوری پارٹی کی جیسے کوئی کو حق سے جدا نہ رہے جس میں اس کے لیے انقلابی حکومت بننے کا امکان موجود رہے۔

منظور ہیں کہ خیال تھا کہ کمونس جو انقلاب واقع ہو رہا ہے وہ چونکہ روسیائی عقیدوں کے انقلاب سے اس کی رہنمائی بھی اہل عقیدوں کو ملتی ہے چاہے نہ وہ اس کو اپنے ہاتھ میں رہنمائی لینے کی کوشش نہیں کرتا تاہم اس کے ساتھ تعلقات قائم نہیں کرتے جاتیں۔ بلکہ روسیائی اعتدال پسند عقیدوں کے ساتھ کام کرنا چاہتے جو اس وقت سیاسی تحریک کے رہنمائی میں سب سے ترقی یافتہ تھے کہ اس وقت پر وہ اپنے انقلابی اہل انہ سے روسیائی عقیدوں کو خوف زدہ کر کے کوئی کارروائی نہ کرنا چاہتے تھے اور اس طرح وہ انہ سے ڈر کر انہوں نے بھی سیاسی جدوجہد کو متروک کر دیا۔ اس کی حکومت سے مصالحت کے واقعہ کے واقعہ میں اس کے انقلاب کی تکمیل کے لیے بہتر یہی ہوگا کہ کوئی نیا جتنی مجلس روسکی سرورمائی کا مندرجہ ذیل ہے جس پر سرورمائی باہر سے اپنا اثر ڈال سکے۔

۱۹۰۵ء کے سو سو برس میں انقلابی تحریک پر پورے نو سو سال کے تجربے کے بعد وہاں کے نگران شریعہ کی جس کی وجہ سے یہاں اوتارنا گھڑاں کا کاروبار ہو گیا اس کے بعد یہاں پر وفاق شریعہ ہو گیا اور اس کے ایک کاغذ میں قہر و بلا ہو گیا۔ ۱۹۰۵ء کے سو سو برس کو تار و دھن سے منسوب تھے جو کہ ایک اعلان کے ذریعہ دل کا حال عیاں کرنے کا وہ ایک شخص کی آزادی ضمیمہ منسوب کی آزادی، صحیح و غلط پر اور جہاد کی آزادی کی پیش کش کی گئی۔ ایک قانون ساز فورم انصاف کا ادارہ بھی تھا جس کی ایک بھی محسوس کیس نہ ہو کہ تھا۔ اور عوامی اضطراب کو فروغ کرنے کی ایک باغی ہوئی کہ فہر دوروں کو اس کے خلاف ابھارا اور مسلح بغاوت پر اس کا ایک بکر کی عام شریعت لائے میں ایک نئی قسم کی تنظیم کی بنیادی گئی جو بعد میں کامیاب ہوئی۔ تمام سو سو برس کے مشورے کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ سو سو برس ملت کا قانون کے سرورمائی کے مشورے نامزدوں پر پیش کی اور ان میں عام انقلابی عناصر بھی تھے۔ پہلے یہ سو سو برس سینٹ پیٹرز برگ میں قائم

بناؤ بگڑا اور سخت گیری

اس نے روس کی حکومت کے لیے طبعی اور عقیدوں میں کر رہے تھے۔ اس نے انہ سے اس کا ایک کاروبار کر دیا۔ اور

سخت گیری کی پالیسی اختیار کی، اس کے ساتھ ساتھ اپنی فوجی کے تیسوں کو ہلے کی خاطر ان سے دوسری
منفرد کی نیکیاں چھین کر ترقی پوری نہ ہوئی۔ اس نے جون ۱۹۰۸ کو دوسری ڈیڑھ ماہی سرخاست کی گئی اور
بیتسری ڈیڑھ ماہ کے بعد کو اٹھایا گیا اور ساتھ ساتھ سخت گیری کی پالیسی میں جاری رکھی۔ معاشرتی
پارٹی کے وہ نائبین کو گرفتار کر کے سائبریا میں جلا وطن کیا گیا۔ نیز زار کے وزیر استانی ہیں ۱۹۰۹
کے مزدوران اور کسانوں کے خلاف تشدد کی ہم کو آغاز کیا۔ سبز دھواں انقلابی کارکنوں اور مزدور رہنما
سویا پھر مارا گیا۔ اور بالمشکوئی کی تمام تنظیمات کو دم پر دم کر دیا گیا۔ اس طرح اپنی انتظامیاتی تحریک
مقدس میں قائم ہوئی اور وہ ایک طرح سے ملک کی تمام سازگاری کی بنا پر دی رہی ہے۔

بالمشکوئی کی جدا گانہ پارٹی

اور انہوں نے سبز باغی وادوں اور انقلابی پسند حلقہ کے ساتھ
معاہدہ دوزیر اختیار کرنا شروع کیا۔ بالکس سے بھی گزر کر ایک اصلاح پسند پارٹی کی طرح میل
کی کرشمہ کی اس طرح انہوں نے انقلابی تحریک کے ساتھ عین وقت پر سے وفا کی۔ بالمشکوئی
میں کیا کر اگر باسیا بھی وہ اپنی الگ پارٹی نہیں بنائیں گے بلکہ منشویکوں کے ساتھ بدستور ایک
پارٹی بن کر شریک رہیں گے تو انہیں منشویکوں کے اعمال و افان اور انتقامی روش کا ذوق دار قرار دیا
گو اس طرح پارٹی کی صورت نے ان دونوں فریقوں کی مخالفت پر جو پیر و قال رکھا تھا اب چاک ہو گیا
اور وہ قہری اتحاد ورٹھ گیا۔ جو مخالفوں کے باوجود ایک دم ان کے درمیان قائم تھا۔ بالمشکوئی
قطعی آزاد کر دیا کہ وہ منشویکوں سے احاطہ یافتہ ہو جائیں گے۔ اور ایک جدا گانہ پارٹی بن جائے
گے اس غرض سے انہوں نے پارٹی کی پانچویں کانگریس کے انعقاد کی تیاری شروع کی۔ جس کے ساتھ
سب سے ہم مسلک ایک جدا گانہ پارٹی کی تنظیم کا تھا۔ بالمشکوئی ایسی پارٹی بنانا چاہتے تھے جس میں
معاہدہ پسندوں کے لئے کوئی گنجائش نہ ہو اور جو درمیانی تبدل پسند بمقامت کی مخالفت ہو۔

دوسری معاشرتی جمہوری پارٹی کی پانچویں کانگریس ۱۹۱۲ میں بمقام پر یک منعقد ہوئی اور اس نے
منشویکوں کو پارٹی سے خارج کر دینے کا تصدیق کر لیا۔ منشویکوں کے اعتراض کے بعد بالمشکوئی پارٹی

ایک مستقل اور جدا گانہ پارٹی کی حیثیت سے وجود میں آئی لیکن اس نے اپنا سابقہ نام معاشرتی جمہوری
پارٹی قائم رکھا اور ۱۹۱۸ تک وہ اسی نام سے ایک جاتی تھی۔ منشویکوں کے انفرادی کے بالمشکوئی پارٹی
اور زیادہ تو یہ ہو گئی۔ کیونکہ اب اس میں جماعت پسند عناصر قیام نہیں رہے۔

نیا جوش نئے مولے

۱۹۱۲ میں سائبریا میں لینا کے مقام پر سولے کی کان میں کام کرنے والے
۱۰۰ مزدوران کو گولی سے اتار دیا گیا۔ اس واقعہ کا اثر جہاں کہیں پیش
برگ سکھوا دوسرے صنعتی شہروں میں زور دینے لینا کے مقررین کے ساتھ اظہار ہمدردی کہتے ہوئے شریا
شرع کر دیں اور ہزاروں کی تعداد پر ہوا کہ وہ کوئی مزدوروں کی جمعی ہوئی تحریکات اور اجتماعی ہڑتالوں
نے کسانوں کو بھی حرکات دی اور انہوں نے بھی اس طرح کشمکش میں حصہ لیا شروع کیا۔ بالمشکوئی پر وہ پالیسی
کے اثر سے کہیں پھر زمینداروں کے خلاف آگے بڑھنا نہ ہونے لگے۔ انہوں نے زمینداروں کے خلاف اور ان کے
کسانوں کے کشمکش کو جھکا دیا اور بدلتا کسانوں شروع کیا۔ ۱۹۱۳ میں ترکستانی افواج نے بالکس سے بغاوت کر دی۔
سبز ٹولہ اور سبز باغی کے پیڑ میں بھی اپنا ڈھنگ نکالتے رہا ہوا ہے۔

۱۹۱۲ کے موسم گرما میں لینا نے جس کے کشیدہ کو قتل کر دیا گیا اور وہیں سے نکل کر تھوڑے
ہی زمینی بالمشکوئی نے جمہوریت پر چاہا شروع کرنے اور مزدوروں میں نیا جوش اڑانے والے سپیڈا کرنے
کے لئے خطارہ پیلووا۔ جہاں کی جس کے مطلق معنی سپانی کے ہیں۔ اس اخبار کا پہلا پرچہ اپریل ۱۹۱۳ میں شائع
ہوا۔ چاہا وہاں نے بالمشکوئی کی انقلابی جدوجہد میں بڑا حصہ لیا۔ اور عوام کی تائید حاصل کرنے میں بڑی خدمات
ادائی۔ ہم حکومت نے اس کی مخالفت کو دیکھ کر بالمشکوئی کی جگہ جہاں اور بدلتا کیوں کے باوجود اس نے اپنا
لے اپنا کام جاری رکھا ہے۔

چوتھی ڈیو اور بالمشکوئی کی شمولیت

تیسری ڈیو ایک انعقاد اور نے اپنے ہونے کے بعد
۱۹۱۳ میں شمولیت لے چوتھی ڈیو کے لئے اتفاق
منعقد کرنے کا ارادہ کیا۔ بالمشکوئی نے تقابلیت میں حصہ لینے کا تصدیق کیا۔ چنانچہ انہوں نے اس انتخاب میں
منشویکوں کے تعاون کے بغیر خود مختار راہ طور پر کام کیا اور اپنے انتخابی اعلانات میں حکومت کے سامان اور

میں نے متنبہ نہیں ہے۔ کانفرنس میں مذکور اسکے اور اس کی مختلف قوتیں مل کو مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ ان کی مسئلہ کے بارے میں کانفرنس میں قرار دیا۔ دستور کو ان کی پوری جانکاری کے ساتھ ان کے مسائل کی تقسیم کی جائیں۔ اور ان کی بعض قوتوں کی ایکسٹنشن دیا جائے۔ لیکن ریسرچنگ ہونے کے لیے یہ رائے یہ تھی کہ ان کے مسائل کو اس کے معقول تمام ان کے ترجیح سے ان کی اس ساتھ دینا چاہیے۔ جو پانچواں دستور میں مل کے مسائل کے اس کی مختلف قوتوں کی خود بخود اس کے تسلیم کیا جائے جس میں قومی مسائل کے ان کے مسائل میں تو اس کی کوئی ایکسٹنشن سے ایک ہر ایک کی جملہ ان کے مسائل میں مل جائیں۔ ان کے مسائل کے اس کے مسائل کے اس کے مسائل کے ساتھ مل جائیں۔

الشوک ابتلا کے نئے دور میں

باشوکیہ ابتلا کے نئے دور میں

پہلی کی بارش کاغذ فرس کے بعد باشوکیوں نے اپنے مکر
 پرانے اور انہیں انقلابی شورش کی تجریت دینے کے لئے
 سین بیانے پر کام شروع کیا۔ کھانا، عسروہل کی تکفیل اور سوجن میں کام کر کے کھلاؤد باشوکیوں نے
 مسلح انوج میں بھی پہنچا پر ویش کیا۔ چشمہ ہر دم تعصیب میں باشوکیوں کی فوجیں بیلیڈیاست قائم ہو گئیں۔ مزید
 جاس انہوں نے غارتگر بار اور ملک کے اندر سب اوسلو کر کے اپنے انوج میں مکران انقلابی بننے کی پوری پوری
 رشتہ کی ۳۰ جون ۱۹۱۷ء کو تمام ملک کے سوجنوں کی پہلی کانٹریس منعقد ہوئی۔ اس کانٹریس میں باشوکیہ
 مکان اقتدار میں تھے۔ سات آٹھ سو تین سو کن اور مس شرقی انقلابیوں کے مقابل میں باشوکیوں کے صرف سو
 کاغذ تھے۔ زمین نے کانٹریس میں تقریباً کتہہ سے جتا کر موت سوجنوں کے حکومت کے قیام سے ملک قاتل
 کتہہ سے جتا کتہہ ہے۔ کسانوں کو زمینیں مل گئی تھیں۔ اور جنگ سے رستہ ہرادی اختیار کی جاسکتی ہے۔ زمین
 باشوکیوں کی کسائی کے باوجود سوجنوں کی پہلی کانٹریس نے ماضی حکومت کی موافقت کی اور اس کا مذہب
 کے سہارے ماضی حکومت نے نظریوں اور فلسفہ سیوں کو خوش کرنے کے لئے دسی انوجوں کی کام تمام احوال
 و حکم یا اور ماضی اشتراکی پسند عقول کی حکومت کو قریع حق کر کے اقدام کیا سب جو کچھ سے علوم کی تہذیب حاصل
 ہو جائے گی۔ بعد باشوکیوں کی طاقتور ٹٹ جائے گی۔ عداوی کی صورت میں سارا نام باشوکیوں کے سر تعجب یا
 جائے گا۔ کہ انہوں نے خواجہ جاس انشتار سپید کیا۔ باکتر فوجی اقدام باطل نام۔ دلچسپ اس کی خبر پڑھو اور گاؤد
 کے مردوں اور کسانوں کو ہر کی حق میں ہر طرف سے کہہ رہے تھے۔ جبکہ وہ ان کیگز راز میں حکومت کے خلاف

لے اکثر کین صنفہ مہتمم احمد ۱۹۵۱ء

طاعتاً جباراً لا تقاوم

۱۲ اپریل ۱۹۱۷ء کو کونین دس واپس آیا۔ فوراً ہی پریس کی سرکاری کے ساتھ اپنا کام شروع کر دیا جس سے لپٹے
عامیوں پر بات واضح کر دی کہ بالشویک اپنی اپنی طاقت میں ہے، اور سو وریوں پر مشورین اور دیگر
مصلحت پسندوں کا قہر ہے۔ اس نے بھی مصلحت طاقت چاہا کہ انہی وہ عارضی حکومت کا خاتمہ نہیں کیا
چاہتا بلکہ اس کی پہلی کوشش ہوگی کہ بالشویکوں کو سو وریوں میں شریک نہیں حاصل ہو جائے۔ معمولی اکثریت کے
بعد وہ حکومت کی ترکیب اور پالیسی میں تبدیلی کرنے کی جدوجہد شروع کر دے گا۔ لیکن اس نے سر پر بھی زور دیا کہ
اب بالشویکوں کو اپنی پارٹی کا نام بدلنا چاہیے، یعنی سماجی ترقی پسورین کا نام ترک کر کے ریڈ سوسٹی اپنا لقب
اختیار کرنا چاہیے۔ لیکن یہ قہر اور آخری شکل کے قیام کا بھی مطالبہ کیا کہ یہ نہ کیسٹر انفرمیشنل کے تحت ترقی
اشتراکی پارٹیاں قائم ہوں انھیں وہ سب کی سب مصلحت پسند ترقی پسورین، اور انہی انفرادی جوش پارٹی نہیں
دیکھتا، اور بالشویک اس انقلاب کی تیار ہیں، بل کہتے ہیں، اور عارضی حکومت مخالف عوام مغرور ہیں، صرف
تھی۔ ۱۸ اپریل کو حکومت کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ تمام باشندے جنگ بندی رکھنا چاہتے ہیں اور
عارضی حکومت ان تمام وجوہات کی انہی کا زمرہ ہے جو اس کے طریقوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ ۱۹ اپریل کو
اس اعلان کی خبر وریوں اور کانفرنس تک پہنچی اور بالشویک پریس کی مرکزی کمیٹی نے عوام سے مطالبہ کیا کہ وہ
عارضی حکومت کی اس پالیسی کے خلاف متحہ ہو کر ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ اپریل کے مظاہرہ میں شرکت کریں تاکہ انھیں وریوں
کا ہر مشترک کی اسی طاقت سے عارضی حکومت ایک ترک صورت حال سے بچا ہو گی جس کا نتیجہ بھارک امر
مئی ۱۹۱۷ء کو عوام کے دباؤ سے وریوں کو حکومت سے نکال دیا گیا اور ایک مشترک (COALITION)
حکومت قائم ہوئی جس میں بشویکوں کے دو نمائندے شامل تھے۔

[illegible]

مظاہر سے شروع ہو گئے اس مظاہر میں نے ہاتھ ایک سچ کی صورت اختیار کر لی اس کا مظاہر یہ تھا کہ سنا
حکومتی اختیار مات سوچوں کو سے دستہ جائیں۔ باشعوب پارٹی اس موقع پر مسلح کارروائیوں کی
خلافت تھی کیونکہ انہیں ایک نوع میں اور اصولوں میں کافی انقلابی برسر نہیں پیدا ہوا تھا۔ اگر صرف
دارالاسلامت سے شورش پیدا کی جاتی اور اصولوں میں کوئی پہل نہ ہوتی تو حقائقین انقلاب کے لئے
شرکس کا وہاں آنا سنا ہر جانا، کیونکہ جب باشعوب نے وہاں کو فتح کی طرف بڑھنا تو وہ خود
مظاہر سے پیش قدمی ہو گئے تاکہ کچھ کاروباریں رکھ سکیں۔ یاد ہو کہ یہ مظاہرہ بالکل چاروں ہفتا تکان دماغی
حکومت نے اس کے خلاف فوج طلب کی اور پھر گارڈوں کی مشقوں کی غیاب پہاڑیں۔ مظاہرہ دل چاہنے
کے ہوش مشغول اور مسافر قدم چھوڑنے سے ہر ماضی حکومت کے لئے کی گئی تھی باشعوب پارٹی کا قلع قوع
کرنے کی کوشش کی۔ باشعوبی اخباروں کی اشاعت مسدود کر دی گئی۔ اس کے علاوہ بزرگ سے گئے باشعوب
کو ملک کے ہر گوشہ میں گرفتار کیا جانے لگا۔

۱۰ جولائی کو ماضی حکومت نے لین کے ہم گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا اس طرح ماضی حکومت میں
میں مشغول اور ماضی میں ہر جہت میں شعل کی مناسبت شامل تھی حکومت اور دستہ اربت کا ہر بار
بصرہ میں تھی۔ ان تمام کرنے کی جگہ اس لئے جنگ بندی کرنے کی پالیسی اختیار کی عوام کی تعدادوں کو برقرار رکھنے
کی بجائے اس نے ان کا توڑنا و سبب ان شورش کر دیا۔ کسانوں اور مزدوروں کو پکھلے گئے تشدد کا رتہ
استعمال کیا نتیجہ وہ فوجدار شعل ہو گیا جو حکومت میں سوچوں کے مندریک اور ماضی انقلاب
خاندان کی شرکت کے باعث قائم ہوا تھا۔ حکومت کا اصل اقتدار ریویائی استعمال پسند عقائد کے ماضی
آگیا۔ تبدیل شدہ حالات کے خلاف باشعوب پارٹی نے علانیہ طور پر کام کرنے کے بجائے غیر طریقہ پر کام کیا
شروع کیا۔

نئی زندگی نیا کام | باشعوب پارٹی کی ساتویں کانگریس ۳۰ جولائی ۱۹۱۰ء کو بمقام پیر وارڈ منسٹر
ہوئی۔ اجتماع میں صورت کانگریس کے انعقاد کا اعلان کیا گیا تھا۔ ایسا اس مقام
پر تشدد و مداخلت تھا۔ لین اس کانگریس میں شریک نہ ہو سکے کیونکہ ماضی حکومت نے اس کی گرفتاری کے

ہے کہ اسے مسیح فری جو ہیں روا دیں۔ لیکن سرش میافذ استوں اور انقلابی افواج نے ان کو ہیروں کے
 کے لیکن اسے بھی یہ ایک سرور میافذ فری دستہ کو کوا دیں۔ اور جبکہ ایک کور پر پرستانہ جماعتیں عالمی کو
 اور اسے دینے کو اس کا تمام اس واقعہ کے بعد عام مسیحیت کے شرع ہو گئی۔

۱۰ نومبر ۱۹۱۰ء کو سرسبز خانہ کو ستر اور انقلابی افواج نے سبز و گداز کے لیے کشتی نشینی، شاک و فدا کی۔
 مظلوم و ناتواں ممالک اور اسلامیات کی سب سے بڑی قوت پر گداز کے سرور اور شہ اپنے ملت ثابت کروا کیا۔
 انہوں نے باوجود بے چارگی کی رہائی کی نہایت اہم دور کی انقلابی تربیت حاصل کر لی ہے۔ فوج کی انقلابی فوجوں
 میں ان کے لشکریوں نے مسلح ہتھیار کے لئے تیار کیا تھا۔ ان کے لئے جلائے رفتہ رفتہ باغی فوجوں کو لکھا گیا، اور سبز فوج
 ان کے ساتھ آواز کی ہی شریک بنیں۔ سبز نے بھی انقلابی کاروائیوں میں پروا دے دیا۔ ۱۰ نومبر کو باوجود بے چارگی
 کی حکومت کی معزول کو اٹھایا گیا۔ اس وقت انہوں نے اعلیٰ حکومت کے ارکان کو گرفتار کر لیا۔ اس طرح پورے
 ملک کی انقلابی بنیاد پر جری طرح کا یہاں ہوئی۔ اس کا نتیجہ کہ سو دہائی کی دوسری کاٹلیس متفقہ ہو گئی۔
 ان کے ان کے کھجور کی کشتی میں حال ہوئی، مشفقوں اور ماضیاتی انقلابیوں نے اقتدار سے اٹھ جاتے دیکھ کر ان کے
 عہدے سے ہٹے۔ ان کے لئے نکل کر دیا گیا۔ ان کے لئے اس وقت اور ماضی حکومت کو غارت ہو چکا ہے۔ اس طرح سے ان کے شاہی عصر حکومت
 اس نئی دنیا میں کچھ دوسرے کر دیا۔

۱۰۰ کلوگرام کی شب کو دوسری سویرے کو تحریک نہ تھا۔ رات کو اٹھ کر وہ فوراً تین ماہ کے لئے فارمی میں
گئیں۔ کچھ دنوں میں مستقل صبح کے لئے گنت تھوڑی سی جا کے بھی شب کو کو تحریک نہ تھی۔ اندامی
تبدیلیوں کا یہاں ہر کئے اور یہ اطلاع کہ کو زہریلے پر سے نکلے اور اس کو قبضہ بنا لیا جائے گا۔ وہ اندامی تبدیلیوں کو کیا ہے
انہی تبدیلیوں کے سبب کہ شب کو تحریک نہیں دے دے گئے تھے۔

پروقتاری امریت کا قیام و استحکام

دوسری کانگریس نے سب سے آخری کام یہ کیا کہ اپنی سوائٹ حکومت کی تشکیل کی یعنی جمہور کی مجلس وزراء

کاثری بہار کا فریاد کو کچھ مخالفت انقلاب ہم میں نہ لگائی ہوئی اور اس کی قوت کو کمپن دیا گیا۔ کانپور کی فضا
نہیں اس وقت پر ہے پر وہ انداز اور رنگ کو ناقابلِ برداشت مگر حکومت دینے سے اور ماسک
بہتری کے باعث جس حکومت کا وہی نتیجہ تھا مشرقی ملکوں اور ماسک شرقی انقلابیوں کا غور نہیں ہے بلکہ
مستعارانہ زیرِ جبر سب سے پہلے ہو گیا کہ انشوریکہ یعنی ایک تیسواں حکومت بنی تھی جسے مارکس جی نے
کہا کہ انشوریکہ حاصل نہیں ہوا تھا لیکن کانپور کے اقدام کے زمانے میں اسے غرض اپنی کہانیت اختیار کیا
فی حق کیونکہ سرور اور سپاہی اس کے احکام بدایات پر چڑھی طرح عمل پیرے تھے۔ گناہوں کا انشوریکہ اور
یہی انشوریکہ جسے قرعہ چرایا گیا کیونکہ اس وقت کوئی اور صورت انشوریکہ باقی نہیں رہا کہ اس کے
سے نکلتا نہ اس کے ساتھ اور نیز ممالک کی حکومت کو کمپن کا انشوریکہ لازمی دلائل دلا سکتی ہے۔ اور نیز ممالک
حکومت کمپن کا انشوریکہ لازمی دلائل دلا سکتی ہے۔ تمام امور کے پیش نظر یہ ظاہر تھا کہ انشوریکہ کی سلا
نہایت کے لئے ممالک سازگار ہو گئے تھے۔

عارضی حکومت کا خاتمہ اور سرخ انقلاب

عارضی حکومت کا خاتمہ اور سرخ انقلاب

۶ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو کینیڈن فن لینڈ سے غیر ملکی سپریم کورٹ آگیا۔ ۱۰ اکتوبر کو راشی کیوں کی مرکزی پارٹی کا دارجلانس منعقد ہوا جس میں یہ فیصلہ پایا گیا کہ چند ہفتوں میں سوسیلسٹ حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ مرکزی کونسل نے اپنے قائد کے اس کے احکام و انکس میں پہلے دے۔ تاکہ وہ اپنے کورڈون انقلابی اتحاد کا دارجلانس کی رہنمائی کریں۔ اسی اثنا میں مخالفین انقلاب بھی اپنے تئیں بریں سے معروف تھے۔ انہوں نے (L. D. ۱۹۱۷ء) کے نام سے ایک مخالف انقلاب تنظیم قائم کی۔ اور افواج کو جمع کرنے کے لیے ہتھیار مستعد کرنے شروع کیے۔

[illegible]

باب چہارم

سولہم کی چیر و دستیال

نکلی مغربوں ایک طرزی علی جو وہ چہد کے بعد باختر و بلخ و مرو و مغان اقتدار... نصیب ہوا جس کے
 اس شخص سے جو وہ مرد کم کو ملی جا رہا تھا اس کی کشش اور جاذبیت نے غصہ کشی کو اپنی طرف متوجہ
 کر دیا کہ نہ غصہ نہ مصروفیت ان کو ہوا میں ہوش اور توجہ حاصل کر دیا تھا کہ جاذبیت اور لہجہ کی سبک کے بغیر
 انسانی سے خاک و خون ہی کمتر مانے پر آمادہ ہو جاتے تھے۔ یہ پروگرام کیا تھا؟ آواز دی اور ترجمہ کی آواز دی یعنی چین
 عرب کی آواز دی، تہذیب و تمدن کی آواز دی۔ سیاست و معاشرت کی آواز دی، فنی و ادبیات اور ثقافت کی آواز دی
 خوش اس میں وہ ساری آوازیں شامل تھیں جس کی سید و لاکر کسی انسان کو دھوکہ دیا جاسکتا ہے۔ اور اس کو اپنی
 مصعب پرانی کے لئے آواز کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

موجودہ پر عالم میں تو یہ ٹھہریں آواز ہیں اور ماضی سادات کی وافر زبانیں مگر انسانی ہرگز کسی اقتدار پر
 براجمان ہو جانے کے بعد ان میں سے کوئی چیز بھی جو کششوں کی عملی پالیسی میں جگہ نہ پا سکے۔ آواز دیوں کا ٹکڑا
 گزشتہ کیا گیا۔ ایسا گھونٹا گیا۔ کہہ دیجئے اس کو کوئی مثال پیش نہیں کر سکتے۔ اور ہمیشہ کا وہ فرق جس کے ساتھ
 کے لئے یہ خون ریز انقلاب برپا کیا گیا تھا۔ پہلے سے بھی زیادہ مصعب اور جیسا کہ شکل میں نمودار ہوا۔ روس میں
 دیگر مسلمان قوتوں کے فی شہر و قس کو بکھرے گئے تھے اس عالم و جا بر نے کیا کیا۔ مسلمانوں نے ہتھیار لئے
 اور اپنے تو سب سے سزاوارتہ نام کی شہل کے لئے سکھائی دی ویا دی کے کیا کیا تو نے تلم، اور علم و حکم کی کسی
 راستہ پر نہ گئے تھے۔ اس باب میں نہیں متناقض کا بالا اقتدار زبان ہو گا۔

گروپ اجماع اور جو پرسوں کی اس کے ساتھ ملائے گئے تھے۔ اور اس کی کبریٰ تادیبی کے آثار میں اور
باشکیروں کی کامل اکثریت نے اپنی کئی قسمی جبروت ۱۹۱۱ء میں وجہ وفات سے اپنی کسارت کی صورت کی شاخوں کی
ایک کانفرنس طلب کی اور مسلمان کیرنٹوں کی ایک دوسری جماعت قائم کر دی جس کی اپنی مرکزی کمیٹی تھی
اس کے مقصد سے ہی وجہ بد رس میں وسیع پیمانے پر فساد مبعی شروع ہو گئی۔ اس فساد مبعی میں چیکوسلاوی
فوجوں اور باشکیو کے دستوں کے مابین خونریز جھڑپیں ہوئیں اور چیکوسلاوی فوجیت میں باشکیوئوں کی مخالفت
فوجیت قائم ہوئی۔ چیکوسلاوی فوجوں نے تاتاریوں پر قبضہ کر لیا اور مول چلے گئے اس میں وجہ وفات بھی متا
اسے چانس دی دے دی گئی۔ اس کے بعد پورے ایک سال تک اہل اول کا علاقہ سرخ و سفید دوسری فوجوں کے
دو مہینے خانہ جنگی کا منظر پیش کرتا رہا اور کئی دو فوجوں نے بڑی غارت و تاراج کیا اور ان کے مستقبل
کے منصوبہ عرض ترقی و انتظام میں بڑھ گئے۔

جنوبی مسلمانوں میں باشگیری آباد تھے۔ یہ لوگ اصل تاتاروں ہی کی شاخ تھے۔ روسی انقلاب پر
جو اتو باشگیری تاتاریوں اور کیرنٹوں کی کشمکش سے اللہ تعالیٰ سے جبریت پسندوں نے سونپی دیا تھا
کی قیدیت میں کل باشگیری کو کھانا ڈھونڈنا اور ستور سزا پہلی اور تبرک کے مقام پر طلب کی۔ اس مسئلے کا جواب باشگیری حکومت
تائیم کر دی۔ یہاں بھی کیرنٹوں نے غارتگری اور تھکانے سے کام لیا۔ شریف تاتوفت سے تاتوفت وجہ وفات
کو کاروا لیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سمیت کیرنٹوں کی حمایت کو اعلان کر دیا۔ مسلمانوں نے اس کی پشت
پناہی کی۔ اور شریف اسماعیل سارک کو نائب صدر بنادیا۔ فوراً ۱۹۱۸ء میں کیرنٹ حکومت نے زرکی ولایت
کو گرفتار کر لیا۔ گروہ انجیل بل کے لئے نکال لیا۔ وہ باشگیری فوج جھک کر کے امیر ایچ کو چاک کی سفیر فوجوں
سے جاملو چاکس اور بھی نہ روئے کہ تو میں پستاد مسافر اور کابل درامعاس سے زرکی ولایت کو اس کا
ساتھ چھوڑنا چاہتا تھا۔ لیکن اور مسلمانوں سے علاقہ ترقیوں اور بعض یقین و باتوں پر اعتماد کر کے
معاہدہ کر لیا۔ اور باشگیری اور ستور سزا کے ساتھ باٹے۔ لیکن چند روز بعد جو جبریت پسندے جبریت کی
وہ کمال اتار بیٹھ گئی جو اس نے باشگیری کو اپنی جہوں استدار کو کھانا دینے کے لئے پیش کیا تھا۔ پہلے
وہ لوگ گرفتار کر لیا گیا۔ جہیں کیرنٹوں پر اعتماد تھا اور جو ولایت کے پالیسی کے بھی مخالف تھے۔ پھر
ولایت کے اپنے ساتھی کے بعد جو جبریت غالب ہوئے گئے۔ خود کی ولایت نے یہاں کا اپنی جان بچائی اور
لے روس مسلمانوں کو

بسیجی تحریک میں شامل ہو گیا۔ ۲۲ مارچ ۱۹۱۹ء کو۔ پشکیر سوویت جمہوریہ قائم کر دی گئی۔
پشکیری ہتھیاری تاتاریوں اور ثقافتی شجارت تاتاریوں کی ایک مہم تھی۔ ان کی نیا زبان ایک قسمی یکسان
مجموعی سیاست کے قیام سے کیرنٹوں کے سونہ اور فساد حاصل کے تاتاریوں کی اس وقت کو دیکھ کر غلبہ تسلیم
کر لیا اور ایک سیاست کو صورت میں وجود پر ہو گئی تھی۔ اس طرح ایک طرف جمہوریہ باشگیری ہے اور دوسری
طرف جمہوریہ تاتاریہ میں روسی آبادی کو جو ملک کی سیاسی اور سماجی زندگی پر چھائی ہوئی تھی تعداد کے لحاظ سے
بہت بڑی حامل ہو گئی۔ تاتاری اور ان مسائل میں اقلیت بن گئے۔

تاتاری حکوم روسی مسلمانوں میں سب سے زیادہ غلبہ پڑتا تھا۔ انگریز وسیع سیاسی و مذہبی ان کے باطن میں
ان کی اس وقت کو اس طرح غیر متحرک کرنے کے بعد ان کی ثقافتی، انگریزی اور روسی اور ان پر غلبہ کاری لگائی گئی۔
ساتھ ہی یہ لوگ بین الثقافت اور ادارہ داری تاتاری اجنادات اور سرگیاں اور دوسرے ٹکی اور ثقافتی ادارے
بند کر دئے گئے۔ اس طرح روسی مسلمانوں کو سیاسی، مذہبی، تہذیبی اور ثقافتی و مذہبی سے محروم کر دیا
گیا۔ اس انتظام سے تاتاری خود بھی بحیثیت قوم متحرک ہوئے۔ ان کی اکاکیاں دس کے طول و عرض میں جا بجا
پھیل ہوئی تھیں۔ ان کا دیرینہ کابلی رابطہ تاتاری اخبارات اور دس کے طول و عرض میں جا بجا
روسی آبادی کے کویت سندھی منشور سے یہ نہ کہ ان میں جن کاپسوں کی تعلق تھا۔ ان میں سندھیں
اٹھنے والا جہاں جہاں غیر سرکاری اپنی پسند میں لیتا تھا۔

کیرنٹوں نے تاتاریوں کو صورت و شکل دی یہی تقسیم کرنے پر اتفاق نہیں کیا بلکہ ان کے اندر موجود نفرتی

ہر ایک نئی خودمختاری چاہتیں ان لوگوں کو ایک خود مختار صوبہ بنانا چاہیے۔ شمالی افغان کے لئے
طاقتور ریاستیں شامل کر دینے

۱۹۶۵ء میں کیونٹیشن کی طرف سے مذہب پر حملوں کا آغاز ہوا۔ اسی دوران محمد یونس کی پوزیشن کی بنا پر
عمل میں آئی۔ جس نے مذہبی گروہ بندی کے خلاف مذہبی و سیاسی و معاشرتی کرپا کر دیا۔ انہیں کو کفر پر مبنی کوششوں
پر پابندی لگائی

۱۹۶۵ء میں کیونٹیشن کی طرف سے مذہب پر حملوں کا آغاز ہوا۔ اسی دوران محمد یونس کی پوزیشن کی بنا پر
عمل میں آئی۔ جس نے مذہبی گروہ بندی کے خلاف مذہبی و سیاسی و معاشرتی کرپا کر دیا۔ انہیں کو کفر پر مبنی کوششوں
پر پابندی لگائی

شمالی افغان میں اسلام کی پوزیشن کی تبدیلی پر مشتمل جتنی بھی تبدیلیاں آئیں گی وہاں اقتدار کے لئے مقصد
تاکرار ہم کے دلائل عام باشندوں کے ساتھ تمام کی صورت پیدا ہوئے ہوتے۔

فیصل محمد خاں کی نامور فقہی مسافت کے اس وقت کے مسلمان اور مسلمانوں سے ان میں
کفر اور کفر میں نہیں کرتے ہیں۔

پہلے عام مسلم۔ یعنی انہیں چاہئے کہ وہ تمام مسلمانوں کو قبول کر لیں اور ان کی تقسیم میں فرقہ واریت
میں کوئی تفریق نہ ہو۔ ہم انھیں قبول کر لیں۔ وہ ہم کو جو دینی امور میں تقسیم دیتے ہیں انہیں ماننا
خاص قرار دے کر ان سے شہری حقوق انھیں سے ملنے پر ان کو اقتصاد اور سائنس دی گئیں۔

دوسرا امر علم۔ اس کی تفریق نہیں ملے گا کہ یہ بنیاد دینے پر مجبور کیا کہ مذہب ایک فرقہ میں سے
ہم کو یہ وقت نہ تھا۔ ہم دوسرے ہم انھیں ان کے لئے کہ ہم مذہب کی خدمت میں کریں گے اور
ہم خدا کے نال نہیں گئے۔ ان بنیاد پر چھٹا۔ اسے سب سے پہلے غیر معمولی کوششوں سے بنایا گیا تھا۔ کسی خاص
مستند نہیں گئے۔ چنانچہ فیض پور میں نے اس کے پاس غیر معمولی اقبالیات تھے۔ ان تمام امور و علم و سائنس کو وہ
دانشگاہ میں چھوڑ کر دیا۔ انہوں نے کوششوں سے انکار کر دیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں

مذہبوں سے شمالی یونٹیں اور دینی اداروں سے ملنا اور اس وقت سے کسے محرم ہونے لگا۔ ان کی جگہ سے ایسے
لوگوں کو یہ کام سونپے گئے جو ان سے تعلق تھے اور ان کو انھیں نہیں کسی تنظیم سے دھماکا ہونا چاہیے۔

تیسرا امر علم۔ سوشل سائنس کے تمام مسائل اور مذہبی امور میں کوششوں کو دیکھنا اور انہیں دوسرے
دلائل کے سپرد کر دینا

۱۹۶۵ء اور ۱۹۶۶ء کے دو سال ہشتاد و ستر کے مشہور سال ہیں۔ ہشتاد کی پندرہ سو فیصد نے ان
دلائل کے اندر پہنچا۔ انھیں ریڈیو اور موائی اور کارڈوں کے نام سے عوام کے دشمنوں کا خاکہ کیا۔ ان
اور انہوں نے نتیجے میں شمالی افغان ایک کافر و مجرموں اور بد وقت سے عوام میں گھونٹا۔ ایک فقہانی
مستند کیا۔ ان کے کفری حکومت نے کافر دینی شائنی اور ان کو ان کے تمام کفر کرنے کے لئے ہر مشیاء
دینی استعمال کیا۔ تقریباً اس کا مسلمان قتل کے گناہ اتار گئے۔

جزیرہ نما کے قزم (اگر عیسا)

یہ سب دشا رب حلقہ جزیرہ نما کے شمال میں بحر عرب میں واقع ہے۔ مغرب میں عرب میں ہے بحر عرب
نے تعمیر کیا ہے۔ اس کے مشرق میں بحر اوقیانوس ہے۔ جمہوریت کے بعد ان کے اور شمال میں
اس کی جڑیں پکڑیں سے ملتی ہیں۔ جزیرہ نما کے قزم کا قیدہ ۱۹۶۵ء میں بحر عرب ہے۔ قزم کو انگریزی زبان میں کریا
کہتے ہیں

اس میں بحری حکومت قائم ہوئی۔ یہی اسی کے آبادیوں نے ۱۹۱۱ء کو مسلمانوں کے قزم پر قومی
کونفرنس منعقد کی۔ اس میں مسلمانوں نے منتخب گئی۔ اسی وقت قزم کے سیاسی گروہوں نے ایک قومی
حکومت ملی فرقہ تشکیل دی۔ اس میں انہیں بائیں اور دونوں بازوؤں کے لوگ شریک تھے۔ دائیں بازو میں خاص
نومرست بھی تھے اور کفر وین پسند بھی بائیں بازو میں قوم پرست، مسکلت اور بائیں پسند کی فوج تھے۔
تھے۔ انہوں میں انھوں نے بحری حکومت کا تختہ الٹا۔ ان کی حکومت قائم کی تو ان کے باشندوں نے

کی حالت میں پاکیزہ بنادیا۔ اور یہ غلامی افواج جنرل ڈیویسز ویل کی کان میں سنبھکی طرف سے برہمیں۔
 اور ۱۸۱۸ء تک ۱۹۱۸ء کو باکو روسی فوجوں سے چین میں بدینہ فتح علی جان غلامی سربراہی میں آؤنا میں
 حکومت قائم ہوئی۔ ۱۹۱۸ء کو باکو رائے ان کی بنیاد پر دستور ساز اسمبلی کے لئے عام انتخابات کے
 ۱۸۱۸ء سے ہم دستکشوں پر حزب مساوات کو میدان ہوئی، علی اور روسی توپچی باشی اسمبلی کا سپیکر منتخب ہوا۔
 اور نصیب ازبکستان نئی حکومت بنائی۔ جسے قادی قادیوں نے تسلیم کر لیا۔ ۱۸۱۸ء پر ۱۸۱۸ء کو آؤنا باغیان
 پر سرکش افواج نے بل پول دیا۔ باکو کی یہ اقدام آؤنا باغیان کی مجلس انقلاب کی استقامت پر کاربائیا۔ لیکن وہ
 حقیقت یہ کھل سامراجیت تھی جس کا ازبک سپیکر قسنوں نے قتل کے قتل پر قبضہ کرنے کے لئے
 کیا۔

باکو میں ہرج و مرج سے مسلمانوں اور کونسلوں کے درمیان تصادم شروع ہو گئے تھے۔ کیرنٹوں کے
 ساتھ سرکش انقلابی آؤنا میں شیشیا اور خیز مسلمان برکونست پارٹی جت سے تعلق رکھتے تھے۔ سرخ
 افواج اپنی کسانیت سے انکار دیتی تھیں۔ لیکن ان کے جنگ کے بعد مسلمانوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ باکو میں
 تین دن تک مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔ باکو میں تین ہزار سے زائد مسلمان مارے گئے۔ اور آؤنا باغیان کی
 آؤنا زندگی کا چرنا عمل ہو گیا۔ اور سوویت جمہوریہ وجود میں آئی۔

آؤنا باغیان پر قبضہ کرنے کے بعد کیرنٹوں نے سریتے پہنچا کام کیا کہ اوقات کو ضبط کر لیا۔ اس طرح
 اور واسطی مالی کاغذ سے بیس بکرہ لیا۔ اور اسے وہ تاہم علی اور دین اور سے بکرہ پڑے جو دوتوں
 سے اس بکری اور کاغذ میں پٹے آئے تھے۔ سرخی خانوں کو کجاک ختم شروع کر دیا۔ یہی معین پر یہاں تک
 پابندی لگائی کہ کوہ بچوں کو اسلام کی مبادیات کی تعلیم نہیں دے سکتے تھے۔ علماء اور دانشمندی
 شدہ بیرونیوں، مؤذوق غشیوں اور علمبروں کو کشوری حقوق سے محروم کر دیا گیا۔ سارہ کونیا کی حکمران
 کر دیا گیا۔ اور لیبیا کی حکمران پر یہ قانون نافذ کیا گیا کہ وہ منظم معاشرے میں حصہ نہیں لے سکتے۔ انہوں
 اور غشیوں کو غیرت کش دھڑ قرار دے کر پھر پھر ان کے تین ک انائی ان کی جنت سے باہر
 تھی۔

مسکوں کو خیرم کردیا۔ اور بچوں کو گورنمنٹ کے عہد میں بھی لگایا۔ بعض مساجد سے سینے ٹھونک کر مار دیا۔
 اور جو میں شکست اور ذلت کی نوبت پہنچا کہ بچوں اور غشیوں کے اندر چننا ایک جہاوت کو بچوں کو چھڑ کر
 دیا کہ بیرونی دیکھنا نہ ہو۔
 ایک دوسری غشت پر فوت گشت ہے۔

باکوئی رہ مسلمانوں کا مذہبی مرکز تھا۔ ۱۸۱۸ء میں شہر کی ۲۴ مسجدوں میں سے صرف تین مسجدیں باقی رہیں۔

آؤنا باغیان

آؤنا باغیان کے مشرق میں بحرور بحر قزوقن ہے۔ شمال میں قازقاز کا پابندی سلسلہ اور چاربا سے مغرب
 میں کریمینیا، ترکی اور عراق ہیں۔ اور جنوب میں ازبک سے سرحدیں چھنیں۔ آؤنا باغیان کا مجموعی رقبہ ۱۸۱۸ء
 ہے۔ جس کا شمالی حصہ سوویت وفاقی میں شامل ہے اور جنوبی حصہ ایران کے اندر واقع ہے۔ شمالی آؤنا باغیان میں
 روسی جنت کا قبضہ ۱۸۱۸ء کو شروع ہوا۔ اور اس کی آبادی ۲۰۱۸ء کو ہے جس میں مسلمانوں کی تعداد ۱۸۱۸ء ہے۔ اور
 بقدر ۱۸۱۸ء سوویت قادیوں میں۔ ایران، ترک اور آؤنا باغیان کے درمیان نسل تدریج، زبان اور مذہب و ثقافت
 کے کھڑے رہنے پائے جاتے ہیں۔

۱۸۱۸ء تک روس اور روس کے قبضہ میں باکو میں سیاسی جماعتیں قائم کرنے کی اجازت نہ تھی۔ ۱۸۱۸ء کے
 تالار انقلاب کا ایک قادیان تھا کہ روسی سیاسی جماعتیں قائم کرنے اور سیاسی کام چلنے کو رکھ کر اجازت دے
 دی۔ ۱۸۱۸ء میں کونین دول ناوہ نے حزب مساوات تشکیل دی۔ مارچ ۱۸۱۸ء کی جمہوری حکومت کے بعد حزب
 مساوات نے حزب آزادی شروع کر دی۔ باکو آؤنا باغیان کا وہ حکومت کی آبادی روسیوں پر مشتمل تھی۔ لیکن
 نے ایک کیرنٹ انقلابیوں کو قتل کر کے باکو میں کابینہ ایک آؤنا میں شیشیا نشان تھا۔

حریت پسندوں کا نازو کوہنا اور حکومت بنایا۔ ۱۸۱۸ء کو جمہوریہ آؤنا باغیان نے اور اسے تعلق
 کی وفاقی جمہوریہ میں شمولیت اختیار کر لی۔ مگر روسیوں نے اسے تسلیم نہ کیا۔ ۱۸۱۸ء کو روسیوں کا ان کا
 کر دیا۔ ۱۸۱۸ء کو روسیوں کے ساتھ معاہدہ میں ہوا۔ پھر روسیوں نے آؤنا باغیان کی مشرقی فوجوں نے روسیوں

چو گرام اور ناحہ محل کی بنیاد پر نہیں بلکہ شیعہ عقیدتوں کی بنیاد پر موجود ہیں انکی تھیں یہ بات جاننے کے لئے کسی طرف سے خوش آئندہ آگاہ اپنے رائے میں نہ کوئی حق :

اس اشق کی نتیجہ ہوا کہ اس وقت تک کہ نڈلس منعقدہ ۱۷ اپریل ۱۹۷۱ء میں مسلمان کو قتل و قتل نہ کیا کر کے تہ تشدد و سبوت پر جب تک سب روسیوں پر شکل تھی اور ان روسیوں کی اکثریت سوشل انقلابی پولی سے تعلق رکھتی تھی ترکستان میں مسلمانوں کو قتل و سبوت میں حصہ دار بنانے کے لئے بالکل کا وہ دھڑ دھڑا رہی اس کے ایک لیڈر تہ تشدد میں اعلان کیا ۔

* انقلاب روسی مراد و زور و فوج نہ تھی اس لئے انقلاب کی دہائی بھی وہی رہی گئے ۔
ترکستان میں کو وہ جو کہہ گئے اس پر انہیں قصاص کا ہوئی :

یہ سوشلسٹ انقلابیوں کی کا قطعہ نظر نہ تھا سبھی روسیوں کو ان کا وہ نفسی تھا مصطفیٰ چو کا کی کے اٹھانہ تھی ۔
کافر نہیں اس لئے جوئے روسی غلام کہ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے سبکی باتوں سے اس مسلمان کی تائید کوئی حق نہیں نہ انقلابیوں کو ان کے پیش نظر اپنی انفریکو جی اختیار کیا کے ساتھ ان کے لئے تھے ۔

روس کی اس دہائی کے نتیجے میں مسلمانوں میں اشتراکیت کا نام کا اس میں بڑا ہوتا : اشتراکیت میں کل ترکستان مسلمانوں کو منعقد ہوئی تھی جس نے نہ روس میں وفاقی نظام کا نام کر کے اندر کی آباد کاروں کو ملک کے حقیقی اشتراکی کی بنیاد سے ہے وہ کل کرنے کی قیود و ضوابط متفقہ کریں اور مسلمانوں کے تمام کروہی شہزادی میں وہم کہنے کے ہم صوبے میں اس کی تھیں وجود میں آئیں مگر کئی کئی خودی کے لئے سر صوبے سے ایک باب نامہ دیا گیا مصطفیٰ چو کا کی ہمدست بن گئے اس طرح مسلمانوں کی متحدہ قوت ابھر کر سامنے آئی ۔

روس کی یہی سیاست میں شامل پولی و سرحدی جوائین مسلمانوں کے مطالبات کی شدید خلاف تھیں مگر سوشل انقلابیوں کا یہ سیاست منہ نہ تھا اس صوبہ حال کے کیونٹوشل نے فائدہ اٹھایا انہوں نے مسلمانوں کے مطالبات کے ساتھ خدا داد رو بہ اختیار کیا اور اس چورہ کی کے پورے میں اپنے افکار و تصور کا کچھ شہر ان کے اندر بھیج دئے چنانچہ مختلف مقامات پر مزدوروں اور محنت کشوں میں اپنے پھرنے چھوٹے گوتے وجود میں آئے یہ کام کیا یہ ہو گئے ۔ مگر ان میں سے کے کل انہوں نے ترکستان کو اپنے شہر عام کا شکار بنانے میں بڑا کام کیا تھا ۔

اور سبکی ایک بھی چین کے قبضے میں ہے ۔ روس کی ترکستان وائل ثقافت ، تاریخ ، مذہب اور جغرافیائی حیثیت کے لحاظ سے ایک ہی خطہ تھا ۔ میں میں ترک قومیں کیا تھیں ۔ مؤرخین اسلام نے اسے ترکستان بھی لکھا ہے اور باقادر انہر بھی ۔ انہو دارا دیستہ جنوں کے اس بار کا علاقہ دارا انہر سے تعمیر کیا گیا ہے ۔ انہو دارا کے شمال میں سیرہ دارا دیستہ کی چون چٹا ہے یہ پورا دارا یہ دارا انہر ہی کہلاتا ہے ۔ مسلمانوں کے تاریخی مراکز بخارا ، سمرقند ، خیووا اور غوغوغا کی وہاں بے ہیں واقع ہیں ۔ اور اسلام بخاری ، ترمذی ، ہاشمیری ، سرخس اور اسحاق نظام قاریانی وانی سینا وغیرہ اسی علاقے کے اندر بھی خواہیں ہیں ۔

جیسا کہ پہلے بتا چکے ہیں کہ انیسویں صدی کے نصف آخر میں ترکستان کو پورا علاقہ دارا بشا تھیں میں داخل ہو چکا ہے ۔ ان دنوں نے غلطی اور سیاسی اعتبار سے ترکستان کو دو صوبوں میں تقسیم کیا ۔ ایک وہ جو براہ راست روس کے زیر انتظام تھا اور دوسرا روسی عقیدہ نشنت کی طرح روس کا ایک داخلی صوبہ سمجھا جاتا تھا ۔ یہ ثقافتاں صوبوں کا دارالحکومت تھا ۔ اور اس وقت جو زمانہ اور فیو کی ریاستوں پر مشتمل تھا جہاں اب مراکزی کرتے تھے ۔

مارچ ۱۹۱۷ء میں روس میں چورہ کی حکومت قائم ہوئی اور ترکستان میں انفریکو کی کیفیت تھی ۔ یہ کئی جنوں نے گورنر سمرقند سے ترکستان میں قس مارچی بھیجا اب ان قانونی بندشوں سے بھی آزاد ہوئے جو روسی حکومت نے قس پر عائد کر رکھے تھیں ۔ اب روسی حکومت کا دور دورہ ہوتا کہ انوں مرزوروں اور فوجی سپاہیوں نے بہرہ ور سوشلسٹ کا نام کر لئے تھے وہ انوں کو مختلف باتوں سے توت دے رہے تھے ۔

مسلمانوں میں کئی باتیں پر کم تھیں ایک ترکستان کی کیفیت میں دوسری شوراب اسلامیا اور تیسری فوجیان ترکستان یا جدید پولی تھی ۔ جو ترکستان کی سیاسی خود مختاری ، ہجرا وغیرہ کی یہ باتوں کے تھے اور اسلام کو جدید رنگ میں رنگنے کی چھوڑ تھی ۔ یہ سب باتیں ایک دوسرے سے متضام تھیں ۔
مصطفیٰ چو کا کی لکھتے ہیں ۔

” اس وقت ہم کئی کئی باتیں موجود تھیں سہرا پائی اپنے آپ کو مستقل حیثیت کا کہنا اور ترکستان کی دارالحکومت اور ترکستان کی قس میں پارٹیشن مختلف سیاسی رجحانات

[illegible]

نہالی پڑھو

ریچرڈ پیپس (Richard Pipes) اپنی کتاب میں لکھتا ہے :-

انقلاب سے پہلے خواتین کی آبادی ایک لاکھ تیس ہزار تھی جو ۱۹۴۷ء میں صرف ۶۰ ہزار تھی۔ سورہ گنگی پتہ

خونریز ہو جانے کے بعد آزادانہ طور پر صدر مصطفیٰ پورتانی نے کچھ سماجی سمیت پر لکھنے میں کوئی باہر نہ گئے۔ علامہ ابو حنیفہ نے پسند اور نگرشانی مسلمان اور گروہ کی پوری سی صلاحیت میں پیش کیے۔ اور گروہ کی جنگ شرف لگے۔

۱۹۱۸ء کے موسم گرما تک یہاں احوال اور فاضلستان، گارڈز کیمپان فورسٹ

غیرموا (خوارزم) کی سترگونی

اور لاؤقتل سے پہلے کہ دی کی کشتاف مری ہوئی ہو دم توڑ گئی۔ اس پر خدا نے
نہا کی کہ چوتھیں باقی رہ گئیں۔ اب گویا یہ دسی مسلمانوں کی آرزووں اور انگلوں کی پناہ گاہ بنی تھیں اور اب
اور عابدی کی لڑکتے پھیلنے ہوئے انصاف میں اس کی وجہ اور دم توڑتی ہوئی لڑکی کو کراہی مسلمانوں کے
مسلمانوں نے یہ نروں میں شکست کھانے کے بعد فرغانہ اور کشتاف کے پہاڑوں میں آجین ہو کر پناہ گاہ بن گئے
کراہی تھی۔ اس عہد میں سے نہ صرف انہیں افغانی قوم فرخ ہو گئی بلکہ یہ نیت و فرخ ہو گیا ہے۔ اس
مسل کوٹنے کے لئے خاکوٹ بھی کر دیا ہے۔ یہ کوٹنے اسے کوٹنے کا حاشہ کر رکھتے تھے۔ پانچ سرخ افغان ہیں
کی افغان ہیں۔

نیو داہلی، اتر پردیش و مشرق وسطیٰ کے عالم میں تھا۔ انگریز اور ترکوں کے درمیان کئی سالوں سے بڑی شدید کشمکش رہی تھی۔ ترکوں نے مغربی، جنوبی اور مشرقی اٹلی کے بعض حصوں کو اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔ انگریزوں نے اٹلی کے شمالی حصوں کو اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔ انگریزوں نے اٹلی کے شمالی حصوں کو اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔

In the Heart of Asia OP Cat, P. 171

174

روایا کہ جب آجڑہ میں وہاں کی سخت فحاشات تھیں، اور وہ اس مخالفت کو مجبوراً تشدد کے ساتھ ہی دے دیا۔
 چنانچہ یہ صورت اتفاقاً دوسرے سلطان علاؤ الدین کی طریقہ سادہ بھی آواز غیبی کی دلیل مری گئی تھی کہ یہ نسبت چادر پہنا
 اور اس میں نہ کسی رنگ کے کے مقام پر قائم رہی۔ جو عیناً نرسہ سلطان اس کا عرض اتفاقاً اس سلطان مرنو نے
 نام نہاد دوسرے مہر پرست سلطان کے ساتھ ساتھ بزرگی اور کامیابی حاصل کی تھی۔ عیناً یہی مخالفت غیبی کی علامت تھانے

کے اس سے مدد مانگی۔ ۱۹۸۶ء کو افغانستان میں شہید خاں ابراہیم خواجہ کی شہریت منسوخ کر دی گئی۔
 کسی اور افغانستان کی سب سے زیادہ شہرت منگنی۔ یہ صرف ایک اور داستان ہے کہ وہ درود تھا۔ تقریباً نومبر ۱۹۸۶ء کے اوائل
 میں سرخ افواج فرانس (France) اور کوسو شیفٹ (Kusby Shift) کی کارکن
 تھوڑا کھانسی اور طبیعت کی (Tork Kul) پہنچ کر وہ صوبہ کی ہوتی گئی۔ ایک صوبہ خوب

ڈیبل کی طرف بڑھا جہاں جینیہ خاں ٹوٹ کے لپکتی ہوئی تھی۔ دوسرے نے ٹیگ لڑائی کا کیا کیونکہ اس نے زمین پیٹنے میں ہموار کی تھی۔ ایک دن کی لڑائی کے بعد ۱۹ دیکر کو بیل ختم ہو گیا۔ جینیہ خاں نے پیچھے ہٹ کر کچھ زمیں کھست کی۔ لیکن کامیابی کی تائید و حمایت سے عہدہ ہونے کی بنا پر اس کے قدم کبھی بھی جتنے پرستے، بچہ جنوری ۱۹۶۰ کو خیمہ اسرٹوں ہو گیا۔ جینیہ خاں نے بھگا کر خرقہ فرس بنایا۔ جہاں وہ چلے گیا۔ مرہاں اصرار کے ساتھ قیصر نے افواج سے لڑا۔ راجپوت کا نانا سید عبداللہ جو محض برسے نام و مکران تھا حکومت سے دست بردار ہو گیا۔ اس کی جگہ جیو دیو لکھنوی کی سرپرستی پر پیش انقلابی لیکن نے لی۔ اسی روز خیرا علی جمہور کے قیام کا اعلان کروا گیا۔

ابن بخاریا آواز دے گیا تھا کہ اس کی مثال اس کشتی کی ہے جس کی طرف ایک طوفان میں
 ٹھہر چکی ہو۔ اور وہ لوگوں کی تنبیہوں سے اس کا کاب ایک ہندوار تختہ بے اثر چل
 چکے ہو۔ بادیاں پھٹ گئے ہوں اور دریا ٹوٹے ہوئے ہوں۔ اور میں یہودی حکومت تکمیل کو ہی تواریخ بخاریا نے

[illegible]

اس سے تعلقات استوار کر لئے۔ بلوری حکومت کا ایک وزیر بخارا بیٹھا۔ دونوں مملکتوں کے درمیان جو سچا
دشمنی ہوئے تھے ان کی از سر نو ترمیم و تجدید کی اور بخارا کی آمدنی تسلیم کی۔ بخارا جو تھے بیکار مانے
افغانستان کے ساتھ نئی بنیادوں پر رابطہ استوار کر کے سفیروں کو تبادلہ ہوا۔ اور سچا ایک فائدہ وغیرہ
برطانوی سفیر تھینڈن شہید کے پاس بھیجا۔ اور بخارا کو تحفہ لائے اپنی جدید پول کی جدید نمونہ عظیمیں
بولی۔ ایک جدیدی نو جوان ترقیوں سے متاثر تھے۔ مذہب کی گرفت زمین و آسمان پر پھیل چکی
توان کے اندر ہر طرح کے فسادات قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہو گئی۔ ایک بار دس کے کوشش و انقلابوں
سے بھی متاثر ہوا۔ اور آگے بڑھ کر سوشلزم کی تحریکات میں اس کا بڑا ہل سہارا دیا۔

اسی اثنا میں ملک بخارا کے اندر بھی اصلاحی تحریکیں رونما ہو گئیں۔ لیکن انشوریک بچت
لے اپنی غیر قانونی اعلیت، اپنے اہل اعتقاد اور ناپاک مسلوں کو باہل بھیجا۔ ان کو
دشمن و فتنہ جتنے گدے گدے کیا۔ فیصل شیعہ دولت مقدس بخارا میں بھی مہارت
کر چکا تھا۔ بعد ازاں اس نے تمام اہل اور روسیہ جاتے اور جو باشندوں کو
اپنے قلب میں ملے رکھئے تھے اور بخارا میں ان کو کام کرنے کی کوششوں میں مصروف
تھے۔ ایک بار سے انہماک بخارا کو تھوڑے دینے لگے۔

قریب قریب ایک سو شتر و آدمیوں نے سر قندار تاشقند و ان کے ساتھ اتحاد اور تعاون کر کے اپنے دو
ساتھیوں کو ان کا نام و انہیں اکثر دشمنوں پر ہوش اور نرمی میں ہی غصہ و غنا۔ بخارا بنایا۔ جو کہ ان لوگوں
کا قصد بھی باشندوں کے مقدمہ جہاد تھا۔ ان سے انہوں نے باشندوں کیوں سے دوچار ہوئی۔ باشندوں کے جانت
نے بھی بدینہ فساد کی دعا کی تھی۔

بخارا کی جدید بانی میں اعتقاد پیدا ہو گیا۔ دین کے بارے میں جدیدی خیالات اس پر فروغ کرنے کے قومی تھے
مگر وہ بخارا ہی پسند نہ تھے اور عہدہ ہی اور قومی عقیدہ غریبی سمجھتے تھے۔ انہوں نے اپنی شیعہ کی قانونی نظریات
کے لئے میرے ضد و مذہب کے انہیں کیا اس کی کورسٹ اور بائیں بازو کے جدیدی بانی سے الگ ہو گئے اور
نوجوان بخارا کے نام سے اپنی الگ جماعت قائم کر لی۔ انہیں اکثر فوجی صیغہ ان کی میزبانی انہوں نے کیا فسادات

یہ وہ زمانہ تھا جب کہ کورسٹ ایک طرف فساد کے ساتھ لے جاتے تھے تو دوسری طرف ان کے بائیں بازو
دست نام پر بھی تھی۔ ان کی بدینہ دست کے موت کے گت اتار دئے جتے تھے۔ اور جہاں ان کی فوجوں نے اوڑھ لیں
Balshayevism in Turkestan OP. Cl. P. 25

ماشکوکوں نے ترکستان میں فزیب کو قتل کرنے کے لئے فوج سے کام لیا۔ بیچہ مرث نے منہ نقصہ کا
 کیا تھا۔ یہ مہرطہ ۱۱۵۱ھ یعنی انقلاب کی تاریخ سے شروع ہوتا ہے۔ اور ۱۱۵۲ھ میں ختم ہوا تھا۔ یہ یہاں
 روس کے اندر فساد ہونے کے سال کہلاتے ہیں۔ ایک کتب خانہ عالی جیسے کے اثرات باقی تھے اور دوسری طاقت
 (۱)۔ اور یہاں جیٹو کے اقتدار پسند اور صاحب قیام قبیلہ میں اس وقت اس عدم استقامت کی وجہ سے باہشتروں
 فزیب کا حکم کیا تھا۔ قتل کرنے کی بجائے منہ نقصہ دیا۔ فامی اور پرو چیتو سے کور سے اقتدار کیا۔ انہوں
 نے شہر سے یہ پیر ویشیہ کو کیا کہ سوئٹزر اور اسامہ کے درمیان کوئی تصافح نہیں۔ اور قتل کی بات سے یہ ثابت
 کہ کوکوشن کی قبی کہ کوسون اور محمد علی شاہ مسلم ایک ایک مقام پر رہتے تھے جاکے تھے ہی بلے
 تھے کہ اخبارات سے بھی پتہ چلا کہ یہ ممالک امیر معتمدین چاہے شہر کا کہنے کا اسلام کے اندر مجرب
 قریح معمولی حد تک پایا جاتی ہے۔ اور اس کے حق میں جسے مجرب ترین اور عام کے بغیر خواہ میں ۱۱۵۱ھ
 نہ تو کوکوشنوں نے مسلمانوں کو مطمئن کرنے کے لئے طوائف شرعی بخشیں بھی تمام کر دی۔

[illegible]

انسانی فوج و جہازیں عیسائی لشکر کاٹا اپنے زمانے میں بطور امداد بھیجی تھی، اہل تقریباً ۲۵ ہزار افراد اور فوج کے کچھ کھانے کی ضرورتیں بھیجی تھیں۔ مسیحیوں میں یہ جان اور اضطراب پھیل گیا اور تقریباً سب سے سڑکوں کی گلیوں پر پہنچ گئے۔ امیر بخارا سے دھم کے روز درازانہ جہازیں نکلیں اور ان سے مشرق کی بحر اوقیانوس کی طرف روانہ ہوئی۔ بخارا کا ایک صوبہ تھا۔ وہاں ایک دیوان قیام کیا اور زمین اس وقت جب کہ یہ قلعہ دیر کے مجاور تھا اور راجہ کاٹا کی بکستریں کھڑی اور نیک ساسنے سے غور اور پختہ راستہ مسدود و پاکر امیر دیر میں پہنچا۔ اسی دوران امیر نے صوبہ بخارا سے فوج بھیجی کہ وہ دیر کی طرف ہزاروں دستہ چھوڑا اور خود پیچھے رہ کر کہ وہاں سے مشرق کی طرف گزرتا کہ جنگ جیسے ہوئی۔ چھ مہینے تک قلعہ قدام پر روسی افواج کی ہر حرکت کی گئی، سخت جان بخارا کی شہر دیر راست سے قلعہ دیر پر آئے۔ روسیوں کے لئے اس وقت اندرونی افواج اور سپاہی جنگ پہنچ گیا۔ امیر نے امداد و رانست کے لئے اس خطہ کی طرف بھیج دی۔ روسیوں کے کوئی مدد نہ ملی۔ دس روز تک سخت جنگ کے بعد بخارا و گیارہ سو فوج کے قلعہ کے صاف ہونے کی طرف فرار ہو گیا۔ لیکن خود امیر بخارا کی سپاہیوں سے کہ روپے فوجی افسروں کے مشورے پر فوجی دیر چلنے کے لئے کابل گیا۔

ترکستان کی نئی تقسیم اور مذہب کے ساتھ بالشویکوں کے یقین روتے

ترکستان پر مکمل قبضہ کرنے کے بعد، الشوریوں نے اسی کو بیسج ممبریتوں میں تقسیم کیا۔

- ۱- ازبکستان
- ۲- تاجیکستان
- ۳- ترکمنستان
- ۴- قزاقستان
- ۵- قزاقستان

ان پانچ جہیزوں میں سے ایک بھی قبائلی عیسیتوں سے اخذ کیے گئے اور پھر جمہوریہ کا نام ان کا ایک نسل وند کی
 بیٹا دیا اور رکھا گیا، تاکہ ان کے درمیان تواری اور نسلی عیسیت کی اصل ہمیشہ کے لئے ایک ہی رہے۔ اور دوسری
 بھی سرشارم کے مقابلے میں متحدہ ہو سکیں۔

باب پنجم

سوشلزم کی مذہب اور اخلاق دشمنی



مذہب و اخلاق وہ مبادی ترقی ہیں جن سے انسانی معاشرے دھڑکتا رہتا ہے۔ اگر ان سے زندگی اور نشوونما پاتے ہیں یہی ترقی ہے۔ ان کے اندر اپنی قومی زندگی اور قومی تہذیب و ثقافت کی حفاظت و دفاع کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ اور انہیں کو ہزار حیثیات میں فائدہ پہنچنے کا اہل بناتی ہیں۔ یہ سوشلزم زندگی اور اس سے حاصل ہونے والی تہذیب و ثقافت کی سربلایہ خدمت دلا رہے ہے۔ کس سیاسی غلطی کی رات کشی یہی غلطی کیوں نہ ہو جانتے ہمارے کہ وہی کی طرح حکومت کو کہہ رہی ہے لیکن اگر کسی قوم کو اس سربراہانہ حیثیت سے محروم کر دیا جائے تو وہ نہ صرف سیاسی طور پر پیش قدمی کے غلام بن کر رہی جاسکتی ہے بلکہ اس کے بعد کا تاریخی نقشہ اس کی بھی موت کے گھاٹ اتار دیا سکتا ہے۔ چونکہ اگر کسی سوشلزم سمارت جیتے ہی کا دوسرا نام ہے جو قوموں کی ہر ایک گناہستیں کو توڑ کر ڈاکو بن کر نکال کر کچھ کر کے اور جڑ و بد بن جائے گی۔ اسی وجہ سے اس کی ساری دنیا پر وہ مذہب و اخلاق کو اپنی راہ کا سب سے بڑا پتھر سمجھتا ہے۔ وہ اس پتھر کو راستہ سے ہٹانے اور پائش کر کے پتھر کے زیادہ اور دیرینہ ہے۔ اور اسے چن چن بد مذہب کا اہم ترین ذریعہ قرار دیتا ہے۔ اس کی حد تک تکمیل کے لئے وہ علمی اور عملی دونوں میدانوں میں غفلت و غفلت کے خلاف سخت دیر غماز اور فضا پیدا کرتا ہے۔ سوشلزم کے دیکھی مکتب فکر اور اس کے علمبرداروں نے سوشلزم کو ایک تحریک کی صورت دی۔ اس اور میں ہیں اسے علم کا نذر کیا اور جب بھی سوشلزم کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے اس سے مراد یہی سائنٹیفک سوشلزم ہوتا ہے۔

یعنی ایک اور مقام پر کہتا ہے۔

”مارکسیت اس بات کا دوسرا نام ہے اور اس اعتبار سے یہ مذہب کی تشریح و تفسیر ہے۔ مارکسیت کہتا ہے کہ انسان کو مذہب سے لانا پڑتا ہے مگر مارکسیت چھوٹی مونی ماہریت نہیں کاروبار کرتی۔ اب پرانے کفار کے کہتے تھے کہ جیسے جیسے اس سے آگے تم بڑھنا چاہو اور کہتے ہو کہ مذہب کے خلاف لڑنا ہی نہیں اپنے آپ کو اس لڑائی کا لالچ مل رہا ہے۔“

ایک اور موقع پر کہتا ہے۔

”مذہب کے خلاف ہماری جنگ معنویاتی و فکریاتی جنگ نہیں بلکہ مذہب کے خلاف ہماری جنگ ہے۔ یہ نہ تو اس کا تصور بلکہ کائنات کی حقیقت کی تشریح کے ساتھ مربوط ہے نہ انفرادی ہے نہ اجتماعی۔“

یعنی ایک اور موقع پر کہتا ہے۔

”مذہب ایک روحانی ٹوٹ کھسکٹ کا طریق ہے جو ہر مذہب کو ایک بھاری بوجھ کی حیثیت سے کہتا ہے۔ ان کو ان پر جو قہر آ رہا ہے اس کو ان کی خاطر کلام کرنے کے بوجھ سے بے رحم سے اور جو حق میں اور اکیلے میں مظلوم طبقہ کی بے بسی کو اس کی سخت پریشانی دلاتا ہے۔ وہ لوگ جو عزت شرافت کرتے ہیں اور جو بھی ان کی ضروریات کو بھروسہ نہیں کرتے۔ انہیں مذہب یہ سکھاتا ہے کہ وہ کالعدم اور سرکش کارہن ہیں جب تک کہ وہ اس دنیا میں ہیں اور انسانی اندام پر اپنی حسیں باندھ رکھیں اس کے بغیر جو دوسروں کی کمی لگاتے ہیں انہیں مذہب یہ سکھاتا ہے کہ مذہب مسودہ دین پر جو غیرت رکھتے ہیں اور اس غیرت سے اپنے آپ کو دوسروں سے الگ کرنے کا کام لگتے کہ ایک تنہا ہی کی نسبت طریقہ بتاتا ہے۔ اور نہایت ہی خفیہ قیمت پر عزت کے ٹکٹ فروخت کر دیتا ہے۔“

Lenin: On Religion, P. 21

V.I. Lenin on Religion, P. 17

اصلی طور پر مارکس کے ہاں نظریہ تاریخ سے مذہبی تصورات اور اخلاقی قدروں کی بے ثباتی اور بے گناہی کو اندازہ ہو چکی تھا کہ جب ان کے وہ فیصلے بدل کی مثل سخت بدلتے ہوئے خارجی حالات کا قہر کا نتیجہ بن گئے تو کوئی بھی عقیدہ اپنی صلت کو نہ رہا اور اس کے اختیار کرنے میں انسان اتنا ذرا ڈر نہ آجگا کہ عقیدہ آقا خدا کی خارجی حالات کا لانا رہے۔ آج اس کو بھی پڑا نہیں چلا سکتا۔ اور کل کے لئے حالات اس کو کسی طرح بھی رکنا نہیں چلا سکتا۔ چنانچہ نہ تو خدا.... کا نہایت کے حاکم علی.... اور رسول.... خالق و مخلوق کے درمیان نہ واسطے.... کے وہ عقیدات باقی نہیں رہے جو اب مذہب کے متین کتبیں۔ اور مذہبی خارجی حالات کے باطن میں جو وہ پہلے انسان کی اپنے اعمال و اقوال کے لئے کسی کے سامنے جواب دہی کا وہ تصور رہا جس کے جسے قیمت.... دوسری زندگی.... کو ناکار قرار دیا جاتا ہے۔ اور جب اس واقعہ ہے تو اس اخلاقی قدروں کی بھی کوئی قدر و قیمت نہ رہی۔ جو ان جیسے مذہبی تصورات سے متاثرہ انسان کی شان و شوکت اور تاثیر کو قائم کرتے ہیں۔ لیکن مارکسیت اپنی اس انقلابی بحث کی اس سرسری تعلیم اور ضمنی تفسیر پر توجہ نہیں دیتی۔ بلکہ وہ مذہبی مسائل کو ایک ایک کر کے تھوڑے تھوڑے ایک کا نشانہ بناتی ہے۔ اور اس کے علمبردارانہ افراد و اداروں کی سرکردگی اپنا اولین فرض سمجھتی ہے۔

مذہب کی تحقیق

سائنس تک مشغول نہ ہائی کارل مارکس کہتا ہے: ”مذہب لوگوں کے عقیدوں کا اثر رکھتا ہے؛ پہلی سوشلسٹ ریاست کو بھی اور دوسرے کمالی و فکری نشاۃ الدین مذہب سے بے گناہ کرنا نہ ہائی کا فرض اولین قرار دیتا ہے۔ وہ مارکس کے قول ”مذہب انسان ہے، کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے: ”مذہب کے متعلق مارکس کا یہ قول تمام مارکس فلاسفہ کا گہرا نیا و نیا چہرہ ہے۔ مارکسیت کے نزدیک مذہب، اگلیسا، عبادت گاہیں اور تمام مذہبی تنظیمیں محض کس طبقہ کے استعمال کے لئے دھت پرست طبقہ اوسط کے ہاتھ میں تیار کیا کام دیتی ہیں۔ مذہب جیسے بے گناہ کارہن ہے جسے ہر مذہبی اصول کی اپن ہے۔“

Lenin: On Religion, P. 11

Engels: Historical Materialism, P. 119

مارکس نے نظریہ دینی کے متعلق یہ تشریح کرتے ہوئے لکھا

کہ

اس کے بعد کہتے ہیں :-

عمر حاضر کو دیکھ کر کہ جسے بھارتی اختلافات کا علم ہے، ہر جوانی و شہر میں کہہ کر
کے تجربے سے روشن ہندو چکا ہے۔ وہ نہایت کثافت سے مذہبی عقائد کو روک
پھینکتا ہے۔ جنت کی کوشش یا پھر اس کو اس طرح دھوکے سے لے کر کہ وہ ۱۹۵۵ء
تھے یہاں سے نوزائیدہ لڑکے کی جہاد کو جانتے ہیں۔

[illegible]

مجموعہ صحت کے بعد، میں غریب طبقہ کی دنیاوی ضروریات میں سے ایک ضرورت پر
بے کرا غمیر ہوا۔ اگر خیر، یہ راستہ سے الگ ہو جانا ایک راستہ کا قلع بچے
غریب کو اس شخص کا کچھ مودا تو دے دیتے، لیکن اس کا راز پر طلب نہیں کر غریب
بدھ عزت نہ رہے۔ بے اعتنائی رہتے بلکہ غریب غریب طبقہ کا انجی معاملہ نہیں
ہو سکتا کیونکہ غریب طبقہ کی سائنسی اور زراعتی انفرسٹرکچر کا فقدان ہے۔ یہ سائنس
کا شعبہ ایک ناقابل مفہمت اور مسلسل نگرانی کی جنگ کرتا ہے۔

اسی سلسلے میں امام حسنؑ کے روح القدس "بیٹنگل" کا ایک بیان یہ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ:-
 "ہم دائرہ میں بیٹنگل سے اپنی کہنے کا سب کوئی خاص عملی ساطع نہیں ہماری پادری
 طبقہ دارانہ طور پر مکتب ہے۔ اور ہر دوروں کی ترقی کے لئے جدوجہد کر رہا ہے
 ایسی جامع و خیر انصافات کی پیکار جو جہت سے غفلت نہیں رہت سکتی
 ہماری پادری کا ایک بنیادی تقصد یہ بھی ہے کہ ہر دوروں کی انہیں فریب خودگی

روں کی جا سکے۔

یعنی کے بعد شہنشاہ کو کوشش ملے دنیا میں تقریباً ۳۰ برس تک بلند ترین مقام حاصل رہا۔ وہ فریبشاہ ہے
 کی شہنشاہ کو کوشش ملے دنیا میں تقریباً ۳۰ برس تک بلند ترین مقام حاصل رہا۔ وہ فریبشاہ ہے

جہاں تک پارٹی کے نقطہ نظر کو تعلق ہے مذہب کے بارے میں اس کے شعور پر زیادہ متعلقہ اقتدار کا کوئی نہیں اس کا فرض ہے کہ وہ مذہب اور فرائض کے مذہبی خرافات کے خلاف اس پر چیلنج کرے اس کے کوششوں میں کوئی کوتاہی نہ بنانا ہے جب کہ مذہبی خرافات سے لگے شرابی، بے باک، شہر پر مذہب علم کے متناقض ہیں۔
 دوسرے کے انساٹنگ ریڈر کا خیال ہے۔

سوئیٹ روس کے انسائیکلو پیڈیا کھانا میں ہے۔

پانی کے مشورہ کی دفعہ میں کہایا ہے کہ پانی کے لینے ہی کافی نہیں کہ وہ غریب کو
ریاست سے اور غریب کو تعلیم سے علیک کرنے کی ترقی و اعتماد کو رکے بلکہ اس پر
فرض عائد کرتا ہے کہ وہ غریب انسانوں کو نیست و نابود کر دینے کے لئے عمل جاری کرے

موقعہ شناسی اور مصلحت بینی

موقوفہ شہنائی اور صلحت بینی

بائیں سرکہ کو شہنائی اور صلحت نامہ لکھ کر کتب خانہ کے سامنے لٹائی جائے۔

موقوفہ شہنائی اور صلحت بینی

بائیں سرکہ کو شہنائی اور صلحت نامہ لکھ کر کتب خانہ کے سامنے لٹائی جائے۔

اشکورت کے خیال کے مطابق.....

غریب کے خلاف علی الاعلان جنگ کا اعلان دینی ہے کیونکہ اس قسم کی جنگ کا احکام
غریب کو زندہ کر دے گا اور فی الحقیقت اسے شہید کرنے سے بچائے گا غریب غم کرنے
پر مصیبت فرماتے ہیں کہ اگر وہ لوگ ان کی تنگی کو مانتے ہیں تو انہیں قلعہ دی جائے جس کا نتیجہ

Eagles: Historical Materialism, P. 114

Stalin's Works (4th Edition) 1953

Vol. 35 P. 19

۵۰ مقدمہ - ۱۱۔ کولاسون، ڈیجیٹل اور فیسبل (۱۹۳۲ء) کا نام (۱۹۸۱ء)

ہو جاتا ہے اور ہمارے داخل کی خاطر اس کو تینا ہے، اگر جواب ثبات میں ہو تو ہم سے بدل کی کیفیت کا اہل تروہ ہے جسے آپ کو بات لڑنا پیش نظر رکھنا چاہئے کہ وہم کو اپنے ساتھ خانے کے لئے میں اپنے اندر چاک پیدا کر رہی ہوں۔ ہر ایک پر معاشرے کی تعمیر کوئی ذمہ دار مانتا ہے، ہر ترقی پسندی کی غایت کے متعلق نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ بدل کی کیفیت کے لئے ماس اور میں نے یاد پرستانہ افکار کو اپنا لازمی شرط نہیں، ہم سب کو اپنی مقامی شخص پارٹی میں آجاتا ہے تو اس میں ہمارے تعلیم اور اس کے فرائض سے آخر پذیر ہونے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ بعد میں بتوڑی جیسا کہ پانچ لپٹا ہے، ہر ایک ہجرتی اور سے گذشتہ ہیں اس لئے اگر آپ کا سامنا عجیب رنگ کے کیورنٹ سے ہوتا ہے تو فطری بات ہے۔

خدا کا انکار

یعنی کہتے ہیں :
عملی طور پر خدا کا تصور سرمایہ دارانہ کی انداز میں ہے تاکہ وہ لوگوں کو غلام بنائے کہیں وہ حقیقت خدا کے تصور کو سامنے نہ لے کر تو معاصرین کو خوشنما بنانا چاہتے ہیں کہ سرمایہ دارانہ کی مردوں اور کسانوں کو اپنی غلامی میں جلا کر کھینچے ہیں خدا کے تصور نے ہمیشہ معاشرے کے احساسات کو دیا ہے، چونکہ خدا کا تصور فطری کا تصور ہے تو قرین اور بالاس کی غلامی اس سے نڈھ اساسات کی جیسے مذہب میں ہیں وہ اپنے خدا کے تصور سے کبھی بھی ایک فرد کو معاشرے سے نہیں علیا بلکہ اس نے ہمیشہ نظام طبقہ کو نام بخشے کے تقدس کے ساتھ بانڈو دیا ہے۔

ہر ایک کو سب سے پہلے گائیڈ

یعنی اس کی آواز کا دور اور حقیقت چنگ کے ساتھ ساتھ مذہب کے خلاف ہر ایک کو جاری رہی ہے اور معاشرے کے اندر مذہب کی پروا کو انکار چھیننے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ وہ کسی بھی مذہبی اور مذہبی کی طرف سے اس کی وجہ غلامی کی اس قدر اور میں نے جی کی گئی ہے جو وہ ۱۹۱۰ میں کیورنٹ پارٹی کی آغوش کا نظریہ میں اس سے غور کرانی تھی۔ ہر گز اسے اور توڑی کیورنٹ کے بارے میں غور نہ کیا گیا۔

تو میں انتہا کرنا چاہتا ہوں کہ ایک حقیقی حکومت کی تعمیر ہو جائے اور تمام دنیا کے طبقہ کا دور جو کھول سے آواز چھینے، بیشک اس پر تو سے دھڑکتا بغاوت پائی گئی ہے۔

مذہب پر پانچ لپٹا چھوڑنا تو ارکان غور کے وقت بعض شخصیت کے دیندار اور تین ہیں جاتے ہیں اور دیندار ان کے ساتھ وقتی شعائر اور لالہ ان کیس میں مشترکات کو پوری باقاعدگی سے اپنا کام کرتے ہیں ایک اشتراکی مصنفہ لکھتے ہیں :

سوریت ایشریا میں ہے شہر مسکائی ایسے شہر اپنی ذلتی زندگی میں ہے اور اس کے شہر مسکان تھے لیکن اس کے ساتھ ہی وہ کیورنٹ پارٹی کے کسی بھی سے اور اشتراکی پانچ لپٹا کو مل جا رہا ہے اس میں سرگرم حصے رہے تھے۔

ایک اشتراکی سیاست دان نے اس بات پر تعجب کیا کہ لیون کیورنٹ ایشریا ایک اسلامی شہر کے پانچ لپٹا تو مرکزی کیورنٹ پارٹی کے کانٹے سے سب جیسے جیسے تو کمان کی طور پر اپنی جگہ اور جواب دیا :

یہ بات نہ مانو کہ نے دیکھی تھی کہ لیون کیورنٹ میں پانچ لپٹا کو مل جا رہا ہے لیون کیورنٹ سے کہ کیا کوئی شخص زید خدا سے نہیں چھیننے کی ہم کو ہمارے ساتھ ہے، اجتماعی لڑا لہذا اور غرضت ہے (Industrialization)۔

اسلام کے خلاف معاندانہ ہم

لینن کی یہ ساری بیڑی کر سکا اپنی تعینیت (Memories of Lenin) کے صفر پر لکھتی ہے: لینن کو خیال تھا کہ اگر کوئی مذہب میں قدم طحا نہ ذہنیت اور فضول رسم سے پاک ہو گا اس قدر وہ عوام کے حق میں ہدایتک اور خطرناک ہو گا۔ اس لئے کہ اچھے مذاہب کے اثرات عوام پر بہت زیادہ گہرے ہوتے ہیں لینن کے اس خیال کی گت گت ثبوت مذہب بائبلوں اسلام کے خلاف ان کا خیالی حلف اور معاندانہ رویہ قابلِ فہم ہو جاتا ہے۔ مذہب میں اسلام کی وہ اصل مذہب ہے جو ساری کالیں حریت کا جس دیتا ہے جس میں غلامی کی کوئی شان نہیں رہتا۔ غلامی اور بیرونی و داخلی تسلیم سے یکساں ہے اس کے وہ ان میں ان کا حقیت اور سکون دہن ان کی جہود و پناہ ہے اس کی کشش رنگوں کو کشش کشش اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اور جو کوئی یہی حلاوت ایوان کی لذت کو پاتا ہے، اسلام سے نہ قابلِ نقد طلاق و انجلی اختیار کر لیتا ہے۔

کیونست اسلام کی اخلاقی و روحانی بنیاد کو ختم کرنے کے لئے اس پر مسلسل سوتیلے اٹھاتے رہتے ہیں اور اس کو بے نام کرنے کے لئے کسی قسم کی روغ باغی سے نہیں شرتے۔ انہیں نے مسلمانوں پر اپنا جو تسلط کرنے کے بعد اسلام کے خلاف چوبیس گھنٹہ کی ہرشور مگر وی دو جاتے تھے کہ مسلمانوں کی ساری قوت کا شرمہ ان کے اسلامی انکے روحانی مذہبی، معنوی ہے کہ انہیں اس سر شرمہ سے خود مگر وی جاتے۔ اگست ۱۹۲۲ میں سوویت کیونست ہائی نے ہادیوں کی مجلس میں مذہب دشمن پروپاگنڈا اور بیع اور منظم دنیا بھر پر شروع کرنے کی قرارداد منظور کی۔ اس عمل پر عمل پیرا ہو کر کیونست پارٹی، اسکولوں کے اساتذہ اور کسٹومرز اور فوٹو گرافی کی کیونست تحریک کے گائیڈوں نے جسے منظم طریقے سے اسلام کے خلاف اپنا ہرشور مگر وی کر دیا۔ ۱۹۲۵ میں سوویت حکومت نے روس میں مسیحیت کا قانون الحاد (Union of Godless Zealots) قائم کی گئی تھی۔ مسلمانوں کو ان میں اکثر سیراز، دین سیراز اور فلاسیرز کے ناموں سے اس کی شامیں و جوش و آئین اور رفتہ رفتہ کے ان کی تعداد دیکھنے لگی۔ سارے ملک میں اشاعت و ترویج الحاد کی ایک زبردست مہم جاری ہوئی

نہیں کا معنوی سیراز جو مال ہی میں خاصا چھوڑا گیا ہے اور جیسے تاکہ اگلا ہے لینن جن میں دیکھنے سننے اور جاننے لینے کی کوئی طاقت موجود ہے اس سے ہرشور مگر بیسی ہیں ان میں کوئی ایسی غیر نہیں ہے کہ ان سے مختلف مذہبوں کے اس دور کا ثبوت لا ہو کہ آسمان پر گئی ہر بادشاہ و جود ہے جہ تختہ خالی پر پرچم ان ہولاس کے گرد گرد فرشتے گھیرے اندر سے کھڑے ہولاس کے کہ انہوں کی پیغمبر طواف کرتے ہوں۔ اور اس کے گوشوں میں جسے اور درخ پناہوں اور اس کی حلاوت سے تقاضا و قدر کے فیصلے سماؤ پروردہ ہوں گویا تصورات غلط و کم ایک اور جہاں سے لوگوں کی عقلوں کے اندر آکر رکھیں۔ یا ایک دھوکا ملے جسے دنیاوی اختیار کے طریقہ بطور جہاں استعمال کرتے ہیں۔ جمہوریہ کا ایک سابق قاضی جس کا دستور کا مشفقہ کے ایک فیاضی شائع ہو جس کا درجہ تھا میں نے اسلام کی چوڑا۔ یہ مشنوں کیونست دیر و دینی کا شکار تھا جس کے کٹھن مآذکار نے کہا: خدا کو کوئی درد نہیں ہے البتہ استعمال پسند کے لئے اس کا وجود معنوی ہے۔

غریب اور خدا کے پاس سے کمال و کس لینن ہمہ ان اور خدایہ کا جزو توفیق رہا ہے۔ کیونست ہرشور اور وہ تمام کے رول کی تازہ تازہ توجہ سے ہر ایسا کام لگا دیا جا رہا ہے کہ کیونست غیرین کی ایک مشنوں کیونست کے ایک فیاضی کا پیرا ل ۱۹۲۱ کو کشش ہوا جس میں مشنوں کے اساتذہ دنیا پر اپنا حق کرنا ایک دھوکا قرار دیا۔

”خدا پر ایمان اور پرستش نہ کی جائے گی کیونست نہیں ہے اس لئے خدا پر ایمان نہ کرنا خدا کو کوئی درد نہیں ہے یہ اس ایک دھوکا ہے اس واقعہ پر ہر ایسا کام لگا دیا جا رہا ہے کہ کیونست غیرین کی ایک مشنوں کیونست کے ایک فیاضی کا پیرا ل ۱۹۲۱ کو کشش ہوا جس میں مشنوں کے اساتذہ دنیا پر اپنا حق کرنا ایک دھوکا قرار دیا۔

۱۹۲۵ میں سوویت حکومت نے روس میں مسیحیت کا قانون الحاد (Union of Godless Zealots) قائم کی گئی تھی۔ مسلمانوں کو ان میں اکثر سیراز، دین سیراز اور فلاسیرز کے ناموں سے اس کی شامیں و جوش و آئین اور رفتہ رفتہ کے ان کی تعداد دیکھنے لگی۔ سارے ملک میں اشاعت و ترویج الحاد کی ایک زبردست مہم جاری ہوئی

۱۹۷۷ء کے بعد مخلوط پروپیگنڈے میں اوتھوریٹائی جنوری ۱۹۶۲ء سے دسمبر ۱۹۶۹ء تک ۲۱۰ نمبر
 جن میں کتابیں اور صفحہ شائع کئے گئے جن میں تمام طرح مسلمانوں کو مخاطب کیا گیا تھا ان میں سے ۴۷
 افغانستان کے مختلف نوابوں میں ۲۶، ملائیک نوابی میں ۱۵، افغان نقیب میں ۱۴، آفریدی میں ۱۲، ناپاک میں ۹
 خاندان آٹا میں ۷، کرگیز میں ۴، ترکمان میں ۳، باشکیر میں ۲، دو دو کوہا اور شیشان میں ۱ اور ایک
 ایک نیم زک کا لاکھ پاک کرکشی اور کوکے میں ۱۔ ۲۰۰۰ کی روکی نوابی میں شائع کی گئیں جن کے خطبہ اکثر
 مسلمان تھے۔ ان میں سے ۲۷ افغانستان میں شائع ہو چکے ہیں۔
 اسلام کے مفادات پر ہم ایک کتب خانہ جاری ہے۔ (Nauka i Religia) شاپی فری

۱۹۶۷ء کی اشاعت میں اسلام کی روشنی میں مغربی فوٹو کے گٹوں میں مذہبی عبادات اور قدیم رسوم
 کا نقل قیہ کرنے کے لئے دو دھڑوں کی ایک مجلس قائم کی گئی ہے۔ یہ رسوم اس پرانے گاؤں کی مٹی شائدا
 اب باقیہ صد زندگی کے متعلق ہیں نمایاں طور پر ایک نظر کرتی ہیں۔ مجلس مقامی کیونسٹ پارٹی کے سرکاری
 کی حمایت پر قائم کی گئی۔

ماسکو میں ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں مغربی کرسوویت ترکمانستان کی کیونسٹ
 پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے تسکنا آبادی میں مذہب دشمن کتابیں کثرت سے پھیلانے پر زور دیا ہے۔ مرکز کی کمیٹی نے
 احترام کیا کہ وہ ان کی میراث صرف آبادی کے پسندیدہ عقول میں گہری جڑیں رکھتی ہے بلکہ ان کو
 میں بھی کام اپنے مذہب کی پیش نظر دوسرے لوگوں کو تسلیم دیتا ہے۔

مسلمانوں کو اسلام سے بیزار کرنے ان کے چین وایان کو بچ دینے سے ان کو چھینکنے کے لئے مغربی
 میں کس حد تک انہر افشائی کی گئی۔ اس کی چند مثالیں علامہ مقرر کیے:-

ابن - گاؤں میں سائنس کو ایک رنگ اسے زہار دیا اپنے ایک عنوان
 (The Historical Past of the Uzbek People and Marxist-Leninist Culture) میں لکھا ہے

اپنے مسلمان اور غیر مسلموں کے درمیان اسلام دنیا کے انتہائی وقت پسند مذہب میں ہے

ان پر سخت نکتہ چینی کی گئی۔ اور انہیں مسلمانوں میں اپنی جذبات کی بقا کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔ ترکمان کیونسٹ
 پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے تمام لوگ کیونسٹ ترکمانستان یا مسلمانوں کو مسلمانوں پر تنقید کرتے
 ہوئے لکھا۔

اس نے سائنٹفک اسلامی تعلیم کی ترویج و اشاعت میں غفلت برقی ہے جس میں وہ ہے
 کو خیر انداز اور غیبت دان کی درسلگہ ہوں کے طلبہ پر ایم کیو ایم کی ان کا اثر ہے۔ اور وہ
 دینی فرائض کی اور ان کے لئے عبادت گاہوں میں جگہ نہیں دیتے
 حکام کی کیونسٹ پارٹی کے اعلیٰ سرکاری باایعت نے مغربی ۱۹۵۰ء میں لکھا،

مذہب دشمن پروپیگنڈے کرنے والوں کا فرض ہے کہ وہ پارٹی کی فیکٹوریوں میں کام کرنے والے پیشہ ور
 میں چھوڑیں کہ ان کو ان میں دینی زندگی کے اثرات ابھی تک ثابت ہیں۔ ان کے مذہب
 کا انہوں نے پھیلائے گا، کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ حقیقت مذہب دشمن
 پروپیگنڈہ ضرورت کے مطابق نہیں ہوتا۔ اور اس کی کمی ہے کہ کتب خانہ کے سوویت لوگوں
 میں تفریق پانے والے بعض نوابان اسلامی دلائل پیش کرتے ہیں۔

جنوری ۱۹۵۸ء میں ترکمان کیونسٹ پارٹی کی چوبیسویں کانفرنس نے باقاعدہ ایک قرارداد منظور کی جس
 ملک کے اندر محمد پروردگار کے کوسویت دینے کی مذمت کی گئی تھی۔ یہ پروپاگنڈہ کو ختم کرنے، اور
 ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں سائنٹفک اتحاد کے اعلیٰ ترین تعینات کے کوہ دینی تحریکوں پر ہمیں اور ہمارے
 کو۔ اس سلسلے میں اس نے آئینہ کی مثال دی جہاں صوفیہ ایک جیسے (ملائی ۱۱۹۵، اسلام کے مختلف
 چند سویت تفریق ہوئیں تھے جنہی ۱۹۵۵ء سے ملت ۱۹۵۰ء تک کے عرصے میں ہم نے ان کی ہاتھ کی
 تعداد میں اس کے مختلف مسلمان عقول میں شائع ہوئیں تھے

علامہ محمد باسلام ۵۹ تھے ترکمانیا اسکرا، مغربی ۱۹۵۰ء، حشر بخار، بخارا، اسلام ۵۹

ایک اور مجدد دینی نہ نکلا۔

اسلام کا ترقی اور اس کی ترقی کے لیے جس طرح سے ترقی پسنندوں کی مدد و توسیع کرتی ہے مزدوروں پر غلامی کو ختم اور سرمایہ دار طبقہ کی خدمت گزار کی خدمت دیتی ہے اسلام نے ہمیشہ دولت پسندوں کو روکا اور ایک ہے..... دور ترقی پسندی اور علم کا شدید دشمن ہے وہ اپنے جبین پر جانست و غیر ان کے جمیع انتقاد سے ناروا داری اور انکفر کے مقابل میں جہاد مقدس کو پیش کر دیتا ہے۔

سوویت افسانہ نگار پیٹر کلاون جلد ۱۰ میں لفظ اسلام کے تحت ملاحظہ رکھتا ہے۔
 "دوسرے مناسب کی طرح اسلام نے مجز دہاں کو روحانی طور پر چمکنے کے لئے استعمال پسند طبقات کے ہاتھ میں ایک رحمت پسند مذہب یا رکالام دیا ہے کہ فرہنگی سادہ جی اسے شرقی علوم کو نکال دیتا ہے کہ اسے استعمال کرتے ہے جن کے پرہیزگاروں کی حیثیت سے ملواری شاد اور تھکان کی ہے۔ اُسے سہولت دے میں اسلام پر اٹھائی سمجھا دیتا ہے۔ وہ اسلام کے متعلق لکھتا ہے۔

"اسلام ایک غیر سیاسی مذہب ہے جو دنیا کی ترقی پسندی کے خلاف ہے۔ اس کی شمس نہیں رکھتا۔ اسلام روحانی اور عبادت انگیز نقطہ نظر کا خلاف ہے۔ سہولت و عفو کے مفادات اس کے درمیان کبھی مکمل نہیں حاصل نہیں ہو سکتے۔" (۱۹۶۰ء مارچ ۱۹۶۰ء) فرہنگی سادہ جی اسے شرقی علوم کو نکال دیتا ہے کہ اسے استعمال کرتے ہے جن کے پرہیزگاروں کی حیثیت سے ملواری شاد اور تھکان کی ہے۔ اُسے سہولت دے میں اسلام پر اٹھائی سمجھا دیتا ہے۔ وہ اسلام کے متعلق لکھتا ہے۔

"اسلام کوٹ مارا اور قتل و کشتہ کا خون بہا کر دیتا ہے۔ اسلام مسلمانوں میں فرہنگی اور قرآنی کا یہ طبع پیدا کرتا ہے کہ

ایک ہے اس نے تاریخ کے کوسلوان تقدیر اتنا ہے چمکنے والے کے لیے غیر مشروط طور پر سہولت دے اور اس کی مدد و توسیع کرتی ہے۔ اسلام کو روکا
 جس طرح سے سہولت دے اور اس کی مدد و توسیع کرتی ہے۔ اسلام کو روکا
 تعلیم یافتہ طبقہ کی ایک ایسی سخت غلط بات کہتے ہوئے کہا۔

"اسلام غیر مسلموں کے ساتھ نہایت عصبیت کا جذبہ رکھتا ہے شروع ہی سے تو حکمرانوں نے غریب کی ترقی پسندی کو وسعت دینے اور دوسری اقوام کو غلام بنانے کے لئے کھولا اور انسانی حکمران کی ایک جنگ جہاد میں اسلحہ اور غیر مسلم اقوام میں برائی کی تبلیغ کے لیے لڑی گئی۔ دوسرے مذاہب کی طرح مسلمانوں نے بھی اپنے پروردگار کو تقدیر پرستی اور غلامی کے ساتھ تسلیم کرنا سکھایا۔ لفظ اسلام کے معنی تسلیم اور اطاعت کے ہیں ۲۰ اور اسلام کے معنی ہیں تسلیم کرنے والا اور اطاعت کرنے والا ۱۷۱۱ ہے اصول میں اسلام قبول کرنے والے طبقہ یا مخصوص شریعت پسند اور حکمرانوں کے ہاتھ میں ترقی اور تھکان کی ہے۔

مشافہ یا ریڈیو کے مارگسٹ ۱۹۵۴ء کے ایک نشر میں اسلامی تعلیمات و عبادت پر یوں لکھتا ہے

پسند و قوم میں ہی تعلیمات کی پیروی کرتی ہے جن کی دعوت اسلام دیتا ہے۔ ان رسوم کی پابندی سے کسانوں کے زور و کاموں میں حرج واقع ہو جائے اور اجتماعی زراعت کے مفاد کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔

کیونست پارٹی کے اخبار پروردگار نے ۱۹۵۹ء کے شمارے میں لکھا۔

"اسلام استعمال پسندی کی تخلیق ہے جو انہوں نے خدمت کش عوام کو اپنا نظام اور جبر و تشدد کا شکار بنانے کے لئے وضع کیا تھا؛

۱۔ سوویت افسانہ نگار پیٹر کلاون جلد ۱۰ میں لفظ اسلام کے تحت ملاحظہ رکھتا ہے۔
 ۲۔ (۱۹۶۰ء مارچ ۱۹۶۰ء) فرہنگی سادہ جی اسے شرقی علوم کو نکال دیتا ہے کہ اسے استعمال کرتے ہے جن کے پرہیزگاروں کی حیثیت سے ملواری شاد اور تھکان کی ہے۔ اُسے سہولت دے میں اسلام پر اٹھائی سمجھا دیتا ہے۔ وہ اسلام کے متعلق لکھتا ہے۔

۱۔ کیونست پارٹی کے اخبار پروردگار نے ۱۹۵۹ء کے شمارے میں لکھا۔
 ۲۔ (۱۹۶۰ء مارچ ۱۹۶۰ء) فرہنگی سادہ جی اسے شرقی علوم کو نکال دیتا ہے کہ اسے استعمال کرتے ہے جن کے پرہیزگاروں کی حیثیت سے ملواری شاد اور تھکان کی ہے۔ اُسے سہولت دے میں اسلام پر اٹھائی سمجھا دیتا ہے۔ وہ اسلام کے متعلق لکھتا ہے۔

مزدوں کو چالوں و غلامی کے کوڑے پر سیدیں پڑا سنا جاتے۔ مزید برآں یہی دہرا نہیں اپنے
 کام سے طبعاً حاضر رکھتے اور کام کی تصدیقات کرتے نقصان پہنچاتے ہیں۔
 ہاکو کے ایک افسانہ کے مضمون پر دو تحقیق دیتے ہوئے لکھا۔
 ”دو درجہ پانے والی عورتیں روضہ کو کھتی ہیں۔ تو وہ دو کی کی کو دیر سے ان کے پیٹ پر جاتے
 ہیں۔ اس کو کھانے والے نہیں کھانے کو مضرب بستی لاقی ہو جاتا ہے۔“

چادر اور چادر یواری کی ہتک

ہاں کی گود پکے کی دنیاوی زندگی کا اولین مرحلہ ہے۔ اس میں اس کی روح فطرت بڑی صفا و شفافیت
 اور پاک و غیر شعوری انفعالی صلابت کو کھتی ہے۔ آغوش مادہ کے اس ابتدائی گہوارے میں اس کو شعور کم
 کی تعلیم و تربیت سے سابقہ پڑتا ہے۔ اس کے اثرات اس کی ذہنیت پر شعور کی لکیر کی طرح قلم جاتے ہیں۔
 انسانوں کی شخصیت اور صورت و کردار کی تعلیم میں زیادہ تر مادہ ایسی فضا کے انداز
 پر روش کا ہوتا ہے۔ وہی امر بن کر نفسیات اور مزاج کشش بھی اس حقیقت سے بے غور نہ تھے چنانچہ
 انہوں نے اسلامی اذان کو جسنے کھتے پہل دوسرے بے شمار خارجی تدابیر فقہاء کی دیاں اس پر بہت
 داخلی تدبیر سے بھی غافل نہ رہے۔ اگر صرف سے مسلمان کے مشاعرہ و سرگرمی میں شریکی بے غیا کی وہ
 فضا پیدا کی جاسکے جس کی جوا کھائے والا کو بھی موردِ محبت نام کی کسی چیز سے آگاہ و شفا ساز ہو۔
 اس فرض کے لئے کئی نرسوں نے چادر اور چادر یواری کے تقدس کو باطنی گزشتہ شروع کر دیا۔ انہوں نے اذان
 تو مسلمان عورتوں کو اسلام کی تعلیمات اس کی تہذیبی اقتدار و احاطہ شریعت و دینیت سے بے گناہ کرنے اور
 گھر کی چادر یواری سے باہر کھینچ لانے کے لئے جوئے ممتاز اور بے مضر طریقے اختیار کئے۔ بہر حال اور
 قصبہ میں کلاب گھر لکھ گئے ہیں جن میں شرکت کے لئے عورتوں کو لوگوں کی ترغیبات دی جاتے ہیں۔ چیتہ

کیرنٹوں کے یہ جتن کھاتے آخر کام کے عورتوں کی ان کی محکمہ تیزی سے پھیلنے لگی اور پھر زیادہ
 عام و گزشتہ کامسداں گھروں میں بے گناہت عام شروع ہو گئی۔ فوجیان عورتیں اور لڑکیاں گھروں سے باہر
 بھاگ کر کیرنٹوں کی بنا کر وہ آقا ست گھروں میں پہنچنے لگیں۔ سو میرا بیٹا کیا کامسنت E-S. BATES
 انسان عورتوں کی مذہب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

”ہینک کی بیویاں ہے کہ ایک شخص کی بیوی ایک رات ایک عاصیہ ہو گئی۔ وہ اس کی مثال
 میں دھڑ دھڑ کر رہا پھر تھکا۔ ایک ایک خرقہ تھیں۔ سے آزاد عورتوں کے دینا
 ڈھونڈنا۔ اس شخص کام سے اپنی بیوی کا نگاہوں سے گورا جواب لیا۔ چنانچہ
 جنیل و مزمل گھر چلا گیا۔ رات میں وہ ایک دوست کے ہاں شب بسر کی گئے
 شہر پہنچے ہوئی تھیں دوست کی بیوی بھی غائب تھیں۔ دونوں نے عورت کا کتاب کیا
 اور انھیں میں پہنچنے سے پہلے ہی است جا لیا اور وہیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھپا دیا؟
 اس نوعیت کا شخص درجہ لڑکا دکھائی دیتا تھا اور ان کی تربیت بڑی بے بسی کے ساتھ اپنی

سے تھک گیا اس کا ۱۵ دجہ ۱۵۹ دیکھو ۱۵۹ اسلام ۱۶۱۷ سے سرو عکایا دیکھا ۱۵۹ دیکھو

عراق بلا سٹیمس ۱۳۸۰ء Dawn over Samarkand OP Cit. P. 288

دورِ زبانی کے لئے کہ مشکلزم کے کیا معنی ہیں اور اور ان کو کب پیدا ہوا تھا۔

کیونکہ انھوں نے اپنا بارہ ذریعہ اکل کر ختم کیا تھا۔ وہ نقشہ بندی پر بہت مستعد ہوں گے اور انھوں نے
 سب سے پہلے وہ عمل لکھ لیا ہے جسے جوشوا کو مزمع کی روایت کے مطابق ایک کیرسٹ شرب کے نقشے میں
 انھوں نے منظر کشی کرتے ہوئے لکھا ہے۔

ہم نے تمہارے دوستوں کو تجویز کیا ہے۔ اس کی تہیاری بیویوں اور بیٹیوں کو بھی ایسا عملی
حکایت میں دینے والے ہیں۔ ہر انہیں اپنے بچوں کی سلاخیں لگے۔ اور اس طرح ایک
دوسرے سے خوب لگن لگش رکھیں۔ جو دینے والے کے لئے ہے۔

یہ ایک بدست شری کی بڑی بڑی بلکیر نسلوں نے اٹھاؤ مختلف مقامات پر کمین قائم کئے تھے اس کیوں کے اس سرخ چمکے تھے جس کے معنی میں منع ہوتے تھے خاندانی زندگی ختم کوئی گمنام یا کافر ازواجی زندگی بلکہ ادا دوسرے نسلوں کی کوئی گمنام اور عمر و نامحرم کی تیرے اٹھاؤ کی تھی تصدیق کے لئے لیکن یہی ایک ایک تفریح کا اتنا پس لاطفر فرما لیتے۔

دنیا کے تمام تہذیبیں ملک میں آکر رہیں اور بہت زیادہ ترقی یافتہ بھی ہیں۔ عورتوں کا مقام گھر کے ایک اہم طبقہ سے زیادہ نہیں ہے کہ کسی بھی سولہ یا دو لاکھ یا زیادہ سے زیادہ آزاد واری ملک میں عورت پوری طرح سے مساوی حقوق نہیں رکھتی۔ سوویت ریاستیں ملک کا تہذیب کا مولن ہیں۔ ایک کام یہ ہے کہ عورتوں کے حقوق پر جرح یا بنیاد خاندانی وہ سب کے سب بنیادی جائیں اس وقت تک سوویت حکومت نے علاقوں کی کارروائی کا تہذیبی نسخہ کوئی نہ جوڑنا اور فکر کو مست کامنفع ہے۔ غلط فہمی گناہوں کے قانون کو پاس کرنے سے بہتے عقرب تک سب سال بچاؤ گئے۔ ہم نے ایک دو گری صاف کر دی ہے جس کی رستہ شمالی اور اتر (پچرین) فرق ختم کر دیتے اور اسے ایسی بنائیں شمالی ہیں۔ دنیا میں اگر کسی ملک میں عورت کی کارروائی اور مساوات اس طرح سے

بالآخر دو وقت ہوئی کہ ایک کثیر نشینی کے محلے عام اسلامی تہذیب و اقدار کے خلاف جو بہت سی جنگاں شروع کر دی۔ ۱۸۔ ۱۹۷۵ء کو کچھ ریس ایک بہت بڑی تقریب منعقد ہوئی اور برہمنوں کو منع کیا گیا کہ سرکارِ ہندو کشک کو جانگلی کرنے جائے۔ سالوں میں ۱۸۔ ۱۹ اپریٹ گیارہ قومی دن کی گئے۔ اور اس روز اس رسم کا قاعدہ ہزارا جانے لگے۔

وسط ایشیائی تقریباً پانچ ہزار خواتین نے شرکت کی اور پڑھ کر ترک کرنے سے انکار کر دیا۔ ان میں سے اکثر کے رشتے نہ رکتے تھے۔ اور باقی نے اپنے رشتہ داروں کی منت سماجت اور ترغیب و تحریک پر چلے پروا کی اختیار کر لی۔ تجربہ پڑھ آسانے کی یہ ہم دوی عورتوں نے پہنچا دی تھی۔ سو میڈیٹ ایشیا کے مختلف کے بقول یہ عورتیں بس راکٹ کو دور کرنے کا تھپہر کھانگی تھیں۔ جو ملازم اور مولے نے کھڑی کر رکھی تھیں اور ایشیائی عورتوں کو تہمتیں بچہ کی ماہ پر لگائیں جو نہ دے سکتی تھی تھی۔

[illegible]

شعائر اسلام پر پابندی

میں جس میں زندگی اور مال کے ساتھ ساتھ کھینچنے والوں نے اسلامی شہر اور مسلمانوں کی دینی زندگی ختم کر دیا اور ان کی مالی زندگی کا رشتہ اسلام سے کاٹ دینے کے لئے متعدد اقدامات کئے تھے۔ تھانوں کو غیر دینی کی دھندلے کے تحت بچوں کو اسلامی تعلیم دینے پر سزا کا مستوجب بنایا گیا۔ دفرہ ۱۲۳ کے تحت کارپوریشن اور دفرہ ۱۲۴ کے تحت سکول اور مدرسوں کے لئے پیشہ جمعی کر دینے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ دفرہ ۱۲۵ کے تحت کلاں کا غریب بچے کی وفات پر اس کے کان میں ان کا حکم کر دیا گیا اور حقیقت اور حقیقت کا اور فطرت کا جو جمع کرنا متوقع قرار دے دیا گیا۔ یہ طریقہ جس کے اجتماع میں شرکت سے روک دیا گیا اور دینی تہذیب اور ان کی جڑیں سے ثقافتی بطن اور حوصلہ منقطع کر دیا جانے لگا۔ یہ ترقیوں اور حقیقت اور حقیقت کی تہذیب اور فطرت پر پابندی رکھ دی گئی۔ پیشہ قانون اور اوقاف میں اور پھر دوسرے شعبوں میں تمام جہاں پر ختم ہو گیا۔ دفرہ ۱۲۶ کے تحت ایک گھر کی تلافی کے لئے کھیتی باڑی میں حصہ لے کر انہیں ان اوقاف میں جوڑ دیا گیا۔ دینی تعلیم کے حصول یا جمع بیت المال کے لئے بیرون ملک کا سفر ممنوع قرار دے دیا گیا۔ مسلمانوں کو ان کی روایات سے محروم اور مصلحان و حرام کے متعلق ان کے احساسات و جذبات کو ختم کرنے کے لئے وسطی ایشیا کے تمام ملکوں میں سو پانچ لاکھ ترقیوں سے دیا گیا اور اس مقصد کے لئے مسلمان مسلمان عورتوں کو لڑکے کر دیا گیا۔ کینئر سٹ جریڈ کیئر میں تھانوں کی موجودہ رابہ ۱۲۳۰ ق.ز. کے لئے لکھا۔

[illegible]

۱۔ خلاصہ ص ۲۸، ۳۱ سے ایضاً ص ۳۱ گے کیونکہ ص ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵
بجاء اسلام ص ۶۰ کے کینڈا آئندہ ہی بجوار اسلام ص ۳۵ حریمیت درج ہے چون کہ اس سے فرق

افغان کے لیے یہ صورتِ بہن کی دوسری سالگاہ پر چوبیسویں اسکولوں اور چالیس برسوں میں بدل
دی گئیں۔ اور منقطع افغان کی تحصیل یہ تھانے کے ہیں پانچ سو بیسویں قتل کروئی کی تحریک انقلاب کے کثیر برکات
سالگاہ پر پشاکہ کے مختلف دیہات میں ۳۴ مسجدیں بند کی گئیں جنہیں بعد ازاں اسکولوں اور چالیس برسوں
میں بدل دیا گیا۔ یہ بیان لکھل (افغان) ۱۳۹۶ء کی تاریخ کے مطابق پشاکہ کے دارالحکومت افغان میں
مئی ۱۹۲۰ء میں ایک مسجدیں سرحد پر لکھی گئیں۔ اس وجہ سے یہ ہمیں کیسے معلوم ہے کہ یہ سنی مساجد کو بھی دیکھنا
مروجہ انداز میں کیونکہ افغان زبان میں تیرہ سو حسین اور دلکش شاہکار تھی۔ افغان کیسے کہ وہ افغان میں کام کر رہے
دانش آموزوں کو لگایا۔ اور ان کے مطابق یہ پرامن سینما اور گھر اور مسجد کی عمارتوں کی یاد تازہ ہے کہ
کیونکہ ۱۳۲۲ء تک سو قرونک اور - افغانی و اشک کے دور میں ان علاقوں میں ایک مسجد بھی باقی نہ
بچے۔ تاہم یہ افغان پشاکہ میں کل ۸۰۰ مسجدیں تھیں اور ان کی گنت۔

ہیں کچھ کر لیا اور تقاضا نہیں ہوا بلکہ سودیہ صفت سے بااثر ہونے کے بعد کارخانہ کی ساری کھیتی باڑی
جو کہ یہاں کے مسلمانوں کا کوئی مرکز نہ تھا اور جہاں تیسویں حصہ زمین تھیں اور ۱۹۳۵ء میں عرصہ میں میچیں دی گئیں۔
اور ان میں بھی شعیب جو پھر رسول کے سوا کوئی نفع دہی انگریزوں نے آج بھی شہر سراسر جاسینا گھول اور گوراموں
میں تباہی مچا دی تھیں۔ اور ان کے مہینہ گروہ سے گئے۔ منہ میں کج جانسی میں جو ہیں اور دھم دھم کجانی میں سیدیں
تھیں۔ ایک پر تو رہا کج جانے۔ بعد ۱۹۴۰ء اور دوسری سفر پر ان کی آتی مسجد ہے

[illegible][illegible]

انسان ہی کہ لوگ زیادہ تر جو بھی ہیں انہوں نے اپنے زندگی میں سنت و شریعت کی قطعاً کیا
کبھی دیکھی ہے اور جس کے دل میں بغیر خدا کے مقصد و اہمیت کو پر کر کے جو جس جملہ
صورت میں ہے

کیونستوں نے یہ سب عاوس بند کر کے، استاد ذوالفقار کر کے، خیال ہمارے بغیر بغیر غلاموں میں تو مسکایا اور

اور میں شکایت پر قبضہ کر کے انہیں جو پاؤں سرخ گوشوں
میں بیٹھوں کے اسی طوفان میں تبدیل کر دی گئے ہیں اور اس کا نام دوسرے علاقوں میں ہزار گنی تقریباً ۵۰ برس تک
کیونٹونگ کے گھنٹے میں ایک دروس بھی موجود تھا۔ ۱۸۵۷ء میں بخارا کا دوسرا سربراہیت کھو گیا اور ان کا قبضہ نہیں
کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ۱۹۵۰ء میں تاشقند کا دوسرا بار کا خان بھی گھول دیا گیا۔ بخارا اس سے دوبارہ بند کر
دیا گیا۔ اس وقت سامنے کیانیاتی دوسری صرف بخارا کا دوسرا کام رہا ہے۔ اس دوسرے میں شیخ سال
کا خطاب ہے اس میں صورت و ظاہر داخل ہوتے ہیں جو پہلے سات سال تک تمام ابتدائی محکموں میں تعلیم
ملا کر پکے تھے۔ ۱۹۵۰ء۔ ۱۹۵۳ء میں اس دوسرے کے جو واقعات کاشغہ کے سابق وزیر حکم سے زیادہ غیر حقیقی
علامہ کے زیادہ وقت صرف ہوتا تھا اور دوسرے زیادہ فرائض کو تھم لینا۔ نتیجتاً اس دور سے کسی طوفان یا
کام کا ٹھٹھانہ نام نہیں ہے البتہ علمی عالم شیشک تیار ہو سکتے ہیں۔ اس دور سے کے دوبارہ اجراء پر تقریباً ایک
ربیع صری کا عرصہ پورا ہو رہا ہے لیکن اس سے آج تک کوئی اسلامی مملوک حقیقت یا فقیہ نہیں نکلا۔ حقیقت
عملی شہادت ہے اس بات کی کہ دور سے کامیاب رہا یہ تہمت ہے اور اس کا قصہ سن کر بے گم قاری
غلیب اور موزن تیار کرنا ہے۔ تاہم بوقت ضرورت ان سے بچنے غرض کے مطابق مسلمانوں کی نمائندگی
کرائی جا سکے۔

علاقوں میں مسلمانوں کے سپنے بیان کے مطابق کل ۲۵۰۰ ہزار اور روس کے سرکاری احواز و شہر کے خاص
۶۰۰ ہزار اور تبتی و کاتب اور ۱۰۸۵۔ اعلیٰ انڈی حارس تہہ بیگت میں ۶۳۰۰۔ تبتی اور ۶۰۰
شادی اور اعلیٰ انڈی حارس تھے اور سرحد ایک شہر بنایا گیا جو تہہ بیگت ۲۰۰ ہزار کام کر رہے تھے
میں ۳۰ ہزار اور اعلیٰ انڈی حارس تھے۔ مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ان علاقوں کا اثر اور
اس اثر کا۔ کاؤنٹ اپن انڈی حارس میں کہتا ہے۔

ان مدارس میں اسلام کی روحانی بنیادوں، اس کی اخلاقیات اور دنیوی زندگی کے ساتھ اس کے تعلق کی تعلیم ایسے انداز میں دی جاتی ہے جو سارے عالم اسلام میں یکساں اور مشترک ہے۔ نتیجہ ہے کہ ہر ملک کا جو نوجوان مسلمان ایک مدرسہ اور تئیس سال تک میں داخل ہوتا ہے اس طرح نسل انسانی کے ایک بہت بڑے زخموں کی فصل کی کٹائی واقعہ میں یہ مدارس جو نوٹورک اور ادا کرتے ہیں، اس کا عمیق ٹھکانہ بن گئے ہیں۔ ایک مسلمان پر جب دوسرے میں داخل ہوتا ہے تو اس کا ذہن کو کوئی شے پر متوجہ نہیں کرتا۔ وہ جس سے جتنا ہے تو ایک ایسے انسانی معاشرے کا کارکن کہ نکلتا ہے جس کے نزدیک اخلاقیات، اوقات، مسائل بنیادیں، جغرافیائی حد بندی اور فطرت سارے فطرت کو ہی حقیقت نہیں رکھتے جو ہماری فطرت، انسان کی تبدیلی، فطرت کے لئے مقرر نہیں۔ اس کی پس منظر میں انسان کو غفلت پر بھی مقرر ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ میں متواتر دہریا بناتا رہتا ہوں اور نہیں آئے دے اور مسائل میں نہایت غور نہ رکھتا تھا۔

یہ درس لکھیں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ بدر اور غزوہ احد کے بارے میں ایک درس لکھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک درس لکھیں اور دنیا کی مٹی سے لڑائی کے بارے میں ایک درس لکھیں، بلکہ انہیں سب سے پہلی غزوہ بدر کی انتہائی غمزدگی کے بارے میں ایک درس لکھیں اور دنیا کی مٹی سے لڑائی کے بارے میں ایک درس لکھیں

* یہ مدارس اسلام کے انتہائی لائق، حوصلہ مند اور مضبوط امانتوں کے حامل عناصر کے مقام

۱۰ میرزا محمد باقر (۱۲۸۵-۱۳۵۵) میرزا محمد باقر (۱۲۸۵-۱۳۵۵)

اخلاق کا انکار و تمسخر

یہ سن کا قول ہے :-

جمہا یہ غفلت کے دگر میں بس کی بنیاد سہرا یہ داروں نے خدائی احکامات پر رکھی ہو۔

[illegible]

ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ کوئی ایسی اخلاقی تہذیب وجود نہیں جس میں جو انسان
معاشرے سے باہر ہو۔ ہمارا مذاقہ تھوڑا شکیلاں ہے۔

ہے اور ان کی جدوجہد کیا ہے؟ یہ جدوجہد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ تارک حکومت کو تختہ الٹ دیا جائے۔ ————— ہر یہ کہتے ہیں کہ اضافی قریبی سے مراد اسٹے

تھے کیونکہ معاشرے کی تعمیر کر رہے تھے۔ جب تک کہ معاشرے کی تعمیر ہو رہی ہو تو اس میں جو

تقداری نسبت باتحیث کرتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ ایک کیونسٹ کے نقطہ نما کے خلاف

پس اور اس نگر کے نظریہ اخلاق کی توضیح ایک اشتراکی معنیت مند جہز میں الفاظ میں کرتا ہے:

ہم اپنا اکلایں قلعہ میں گھرے وقت اپنی احکامات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور اپنے

حضرت نضر کے حسن سوال اجناسیت کو اپنانے میں اور انسانیت کی اجتماعی زندگی اور اس کے

ہاں! ہماری دعا اور دعاؤں میں مشائخ کے دوزان میں تمام واقعاتی عوامل کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ ایک سخیل و مضابطہ کی صحت و عدم صحت کا امتحان انسانی مراد سے ہیں۔ افراد کے روابط و تقاضا کے درمیان جو تائید کے آسائیں کوئی غلطی اعلیٰ درجہ سے ہے۔

کیونکہ یارٹی کے مشورہ کا ایک فقرہ یہ ہے :-

کیونکہ ہم اپنی خالق قدرت کا خالق نہ کرتے ہیں۔ مذہب کا فائدہ کرتا ہے۔ بجائے اس کے کہ اس کو ایک نئی شکل میں پیش کرے اس کا غلط ہے کیونکہ ہم تہذیب کی حجرات کے علی الرغم مل

ایک شہر کو فرشتے کا نقرہ ہے :-

میرے سامنے اگر ایک طرف اخلاق کو رکھ دیا جائے اور دوسری طرف ایک ابا جملہ عویں پابانے کو اخلاق پر ترجیح دیں گے۔



باب ششم

سوشلزم کی مطلب آشنائی

روسی میں جمہوری حکومت کے بعد وجود میں آنے والی نو عمر حکومتوں کو چنگلے اور ان کی جدا گانہ سیاست کو ختم کرنے کے لیے سوشلسٹوں نے روسی مسلمانوں کی مزید ترقی کے کام پر جسے زور دیا اور اسے شریعہ کیا۔ روس دنیا کا پہلا ملک تھا جس میں کمیونسٹ پارٹی کو اقتدار عطا ہوا۔ کمیونسٹوں کا نصب العین کمیونسٹ روس نہیں بلکہ کٹھنٹھ دنیا تھا۔ کسی سائنس کے مطابق تاریخ کے یہاں قوانین ہیں۔ اگر کس انسانانی مینڈر چکے موجود ہیں تو اگر کسی سوشلزم اور سوشلزم کے راستے کمیونسٹ میں داخل ہوتی ہے۔ لیکن کمیونسٹوں کو ہاتھ پر ہاتھ رکھا کر مقرر نہیں رہتا چاہے اور یہ نہیں سمجھ لیتا چاہے کہ ان کا کام، تاریخ سے انہیں دے گی، انہیں اپنی تمام سیاسی اس ملک کو ختم کرنے کے لئے جڑے لاریائی چاہیے۔

لینن کا بعض ہمیشہ ہی عقیدہ رہا، اس کے نزدیک کسی کمیونسٹ کا اس سے بڑی کوئی جرم مانگنا نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی قانون پر عمل کر رہا ہو۔ جیسے جیسے جنگل چوکا چھو جائے اس کے خیال میں کسی کمیونسٹ حکومت کا یہ اولین فریضہ ہے کہ وہ عالمگیر انقلاب برپا کرنے کی جدوجہد کرے لیکن اس حکومت سے کوئی ایسی طاقت سرزد نہیں ہوتی جیسا کہ اس عالمگیر انقلاب کو بنیادی ستھارہ روس (موجودہ نظریہ پر جائے۔ روسی کمیونسٹوں کو وضع طور پر روس میں اپنی قوت جمی کر رہی ہے۔ اور روس میں سوشلسٹ نظام قائم کرنا چاہیے لیکن اس کے ساتھ ہی اس کو دنیا کے دوسرے حصوں میں بھی انقلابی جدوجہد کی مدد کرنی چاہیے۔

لینن اور اس کے جانشینوں نے اس نظریہ کو رد عمل لانے کی جڑی پوری کوشش کی، انہوں نے اپنے گرد و پیش اور دور دراز کے ملک سے دوستی کو ختم کر دیا۔ لیکن روس میں روسیوں اور دیگر سے تعلقات استوار رکھنے اور اس کی آڑ میں روسی اتحادی نظام لانے کا راستہ ہوا۔ کرشن کے لئے ہر قسم کے سامراجی حربے بدو و بد استعمال کئے گئے۔

ان پانچ یورپی نوآبادیوں کا تذکرہ کریں گے، ہر ایک کی طرف سے سوویت یونین کی کارروائیوں کی بدولت برسرِ اقتدار
آئے ہیں۔ چنانچہ ریاستوں کی کہ ان کا تاریخی شکل و صورت بحال رکھنے کی کوشش کی گئی۔ یہ پانچ نوآبادی
یاقوت، گورخا، یاکوتسک، پریم، چیکو، سلوواک، بنگلہ، رومانیہ اور بلغاریہ تھیں۔

کیونسٹ تسلط کا شکار ہونے سے پہلے ان پانچ ملکوں کے عوام باہمی طاقتوں کی پائے ایسی طاقت
کے قبضہ کے زورہ نمایاں تھے۔ پوٹین، چیکو، سلوواک اور بلغاریہ کے لوگ سلاوی گروپ کی زبانیں بولتے ہیں
یہ زبانیں روسی زبان کے بہت قریب ہیں۔ رومانیہ والوں کی زبان پرانے اشرافیت غائب ہیں اور بنگلہ والوں
کی زبان یورپ کے کسی بھی ملک کی زبان سے مختلف ہے۔ پوٹین، چیکو، سلوواک اور بنگلہ کے لوگ زیادہ
کھنڈر کے مذہب سے متعلق رکھتے ہیں۔ رومانیہ اور بلغاریہ واسطہ اور عقول کس ہیں۔ جب کہ چیکو، سلوواک اور
بنگلہ میں مسیحی پرورش یافتہ اور بلغاریہ میں مسیحی مسلم تھے۔ ۱۹۴۵ء میں پاکستان
غیر معمولی مختلف معیشت کے حامل تھے۔ پولینڈ اور بنگلہ میں صنعت اور زراعت کو متوازی حیثیت
حاصل تھی۔ چیکو، سلوواک اور رومانیہ اور بلغاریہ زری معیشت کے حامل تھے۔

۱۹۴۵ء سے پہلے مشورہ ترین کیونسٹ پارٹی چیکو، سلوواک میں قائم تھی۔ جسے چیکو، سلوواک کے قریب
نصف ملک کش متعلق کی حمایت حاصل تھی۔ بلغاریہ کی کیونسٹ پارٹی، اگر غیر اور نشانہ سترہ تھی
ان کے وہ بڑے متقدم اور اس کی قیادت بڑی اور بڑے متقدم تھے۔ باقی تین ملکوں میں کیونسٹ پارٹی کی نمائندگی
حاصل نہ تھی۔

کیونسٹ تسلط — تین مرحلے

ان پانچ ملکوں میں کیونسٹ تسلط ۱۹۴۵ء اور ۱۹۴۸ء کے درمیان کے عرصے میں اقتدار پر قائم ہونے
پہلے کیونسٹ تین مرحلوں میں ہوا۔ پہلے مرحلے میں واقعی غلام ملکوں میں قائم تھے۔ یونین کی کیونسٹ پارٹیوں
کو تنظیم کی گئی۔ بڑی سنگ سنگ اظہار کے کی گئی اور انہیں پیپسین پیش کرنے کی گئی۔ دوسرے
مرحلے میں واقعی غلام ملکوں کی جگہ بگوس غلام ملکوں میں قائم ہوئی۔ یونین کی کیونسٹ پارٹیوں کی پائے

پانچ یورپی نوآبادیوں

کیونسٹ یہ سمجھتے تھے کہ سرشارت انقلاب کے لئے سب سے زیادہ سازگار ماحول یورپ میں ہے۔ انہوں نے
یہ یورپ کی سلاواک کی نشو و نما سے بڑی امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں۔ یونین کی پانچ یورپی نوآبادیوں میں مشرق اور
اس کے مغربیوں کے مابین جو امر و اختلافات کا موجب بنتے تھے، ان میں سے ایک اہم مسئلہ تھا کہ کیا سلاواک کی ایک
حکومت لایا جاسکتا ہے یا نہیں۔

اس مسئلہ کا نظریہ تھا کہ اگرچہ سلاواک سوویت یونین میں قائم ہو سکتا ہے لیکن اس وقت تک کبھی
عقود نہیں ہو سکتے۔ چونکہ اس کے اندر گروہی سربراہی اور اختلافات سے خطرات لاحق ہوں۔ سوویت نظام اس
صورت میں محفوظ ہو سکتا ہے۔ اور سلاواک کی مکمل فتح کی ضمانت دینی صورت میں مل سکتی ہے جب کہ دنیا کے
صنعتی اعتبار سے شرقی یا مغربی ملکوں میں سوویت تسلط کو مستحکم ہو جائے۔

ایسے گروہی سربراہی اور اختلافات میں سوویت نظام کے قیام کے لئے سوویت یونین کے ادب میں واقعہ کیا گیا
اس کی تعمیل کے لئے نظر و مشورہ میں نہیں تھا۔ جس پر سوویت نے تو مکمل سوویت تسلط کے دو احوال
مشرق پر برتری اور شمال کو رومانیہ کی طرف لگا جاتے ہیں اور انہی دو ایسے ملکوں (رومانیہ اور بلغاریہ) کو
محسوس و محسوس بنا جاتے ہیں۔ جہاں مقامی کیونسٹوں کی حکومت قائم ہوئی۔ یہاں ہم مشر

[illegible]

کینڈیشنوں کی کمیوں کی دکان پر عمل و اسباب و اذیت خوار بنایا گیا ہے تو وہ جو دیکھ کر غماز نہیں
ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے سول اور ملٹری جیورڈ کو کسی میں کھینچ کر پھر سے طریقہ تو سبیل سے
کھنڈی کی بنا کر اسے ختم کیا۔ انہوں نے اپنی حکومت کے اصول و اذلی کاروں کو رشتہ اور دیکھ کر یہاں
اور یہاں پہلے پہلے جو بہت سے خلیفین کے غلام بن چکے ہیں یا انہوں نے پوس کے انہیں غلاموں کی سیکورٹی
پر اس طرح رسائی کے کشیدوں، مسلح افواج کے انہیں قتل کے سبب سے جانوروں کے کلچر اور انہیں
غلاموں کے لیے جو چھان سو تو یہ انہیں نے اپنی فیکٹریوں کے انتظام میں بھی اپنے کئی قتل کئے۔ جو
دراحدہ کونسی کو متفقہ پالیسی کے تحت قومی ملک کے لیے ہی کی گئی تھیں۔ مرزا و قادیانی
نے اس وقت کی ہی — کینڈیشنوں کے گزراؤں میں انہیں جبری طور پر کینڈیشن کے اپنے غلاموں کی
بہت اقتدار اور اختیار کے حاملین اور ان کو بہتر سمجھتے تھے۔ ان سب باتوں کے باوجود کہ انہیں
چھان سویت فوجوں کی امداد و اعانت حاصل نہ ہو تو انہیں اپنی ہماری کیسیاں نصیب نہ ہو
تو نہ کہ وہ یہ جانیں کہ انہوں نے سے جانور ملک میں انہوں کو ہی خاص غلامی حمایت حاصل نہ تھی۔

سنة ٩٤٠ - ٩٤١ هـ

پانچ ملکوں میں جس تہذیب سے آدھاری کے بعد کہنی ڈاؤنگ انتشار اور فتنہ کی کیفیت یہی اس وقت میں
سوویت فوج کے پانچ ملکوں کے سیاسی مشعل نے کیوٹنسن اور ان کے ہم مشعلوں کیوٹنسن اور ان کے
نارکرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا۔ اور کیوٹنسنوں کی پوزیشن استحکام کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔
کیوٹنسن پانیوں کی مالی ملاوٹ لگتی اور انہیں ایسے وسائل و ذرائع دیا کہ گئے جس کی بدولت وہ باہر
جنگل و پھینکی کی کیفیت سے دوچار ملکوں کو غریب کر سکیں۔ اپنی فیصل اور جہاز بنا سکیں۔ جمہوریت کے
عصر وادوں کو صمن اور حوسن اور وصال سے ہوا کرنے کی کوشش لگتی اور جو کثافت کسی طرح مستحکم
نام نہ ہو سکا اسے حمہ فوجوں کے ساتھ ساتھ لڑا کر گئے کے جو کثافت الزامات اور فرض مقاصد کا نشانہ بنا کر
یہست ویا ہو کر دیالی پولیٹیشن انہوں نے فوجی تحریک کے تاقین اور متوسطہ طبقے کے زما کو ہری طرات
کچل دیا۔ رومانیہ میں فردوسی ۱۹۴۷ء میں سوویت وزیر خارجہ اسے والی وشنسکی نے شاہ دیا لیک اور کی
دیکر انہوں نے سوویت حکومت کی رضا و منشا کے مطابق اپنی حکومت میں تبدیلیاں دیکر تھو سوویت
فوجیں کو تادیب کی کہیں۔ چنانچہ رومانیہ میں ایک ایسی غیر نادر حکومت معرض وجود میں آئی جو کچل دیا
کیوٹنسنوں کے کنٹرول میں تھی۔ اس زمانہ میں بغداد میں سوویت فوج کے جوہل نے کسان پانی دیا اور سیرین
یونین) کا پیشہ قبول ترین اور دیر قائمہ کوکھشچیم و متر و کوفانی سے تھاراج کرنے پر مجبور کر دیا۔ ہنگری
میں فردوسی ۱۹۴۷ء سوویت کیوٹنسنوں نے کسان پانی (رسمال غار غر پانی) کے متذایہ سے بیکار کر داس
کو رتار کر دیا اور علاقہ ان کے ریں بھیج دیا۔ تاہم بغلاریہ پولیٹاریہ و ہنگری میں یہ اقدامات کیوٹنسنوں
کی ناکام فتنہ کرنے میں جڑ سے خد وصال دیکر یہ صلہ کی شتاب ہو گئے تھے

چیکوسلوواکیہ کا صدر کیچوڑا زادہ پیٹر بیزو: ہاں، میں سوویت فوج کی کیمپسٹریکشن کو بھی ۱۹۴۵ء کو روس کے روسیائیہاں بہت حد تک پیچھا کر کے لہندہ سوویت فوجیوں سے مل گیا۔ میں ۱۹۴۷ء میں گڑاوا کے ایکشن میں حصہ لے کر سوویت سب سے زیادہ طاقت ور ثابت ہوئے۔ انہوں نے چائینس فیملی کو حاصل کئے تقریباً دو ہجرت کنندگان کا طائرانی سفر کرکے تیار کیا جو کیمونسٹ ریجیمر سے چھوڑ دی گئی تھی۔ فروری ۱۹۶۸ء میں، وہ بھی ملے ہوئے تھے انہوں نے بحران پیدا کر کے حکومت پر قبضہ کرنا اور کیمونسٹ

[illegible]

سوویت طرز کا سیاسی نظام

پبلک کیلے۔ عوامی مہم جویت کا نام دیا گیا کیونکہ ایسی حکومت کو نامتناہی چارج پر قبضہ ہونا ضروری ہے۔
 یہ مہم جوئی ذاتی نقطہ لیکن نام کے اس فرق کے باوجود ان گولڈن کی یہ کورسٹ اپنی ان وقتا کے استعمال
 انکلی میں آزاد کے لئے قیود میں ملت سویت پر بین میں ختمی ڈیو کا بھی کسی ماسٹر پیس بنا آیا تھا۔ وہ
 کی مجلس میں ذاتی نوع سنا سنا سمجھایا جا رہا ہے جو کہ کسی انقلابی دلائل میں سب کی سب مثال اور پارٹی کی باطنی
 سے جو کہ کنٹرول کا ذخیرہ وہ پارٹی غیر تھوڑے جوان اور ادراں میں تمام جمہور پر مامور ہے۔ توجہ اور جو کہ
 کی قیمت کیہ فیشنوں کے انھوں میں کھنچتی تھی پر کسی گتہ میں اور یہ وہ پارٹی کے لئے جو پبلک کے کا ذریعہ
 شہرہ تھے۔ ان کی رسالت سے پوری آبادی کو کوہنہ گولڈن کا لفظ آجاتا تھا۔ بچوں کو اپنے والدین سے
 گفتہ کرتے تھے ان کے ذہن، انھوں کی فکریات کے مطابق وہ ان کے لئے سکول بہترین سیاسی تحریک تھی
 اسے سیاسی فرقوں اور اسلام کے مابین آدھ شہر کو گزرتا وہاں مذہبی رسوم اور دینی فرائض کے انجام
 دینے کی اہمیت اجاگر تھی لیکن انھوں میں سے مذہبی اثرات کو کہیں گزرتا نہ رہا یا باقیات شہر میں کو ذریعہ

سے ہزاروں گنت کے مختلف طریقے اختیار کئے گئے۔ اور ایسے حالات پیدا ہوئے تھے کہ لوگوں کے لئے اپنے
 دھرم کی چیزیں مثلاً برائی چیزوں کے بدلہ دینا یا سزا دینا ناممکن ہوتے تھے کہ وہ دیکھتے تو ہم کے خلاف
 سیاسی سرگرمیوں میں مصروف ہیں کہ وہ سربراہ وقت سے ملے۔ انہیں براہ راست کسی دھرم کی چیز دینے میں
 ملے جنہیں ان کے مذہبی اصولوں سے بجایا جائے۔ پھر تو غرض یہ ہوئے کہ ان کے سامنے ٹھہرے۔

کمزور ہونے سے مرکزی مداخلت منصوبہ بندی کی طرف توجہ حاصل کی بنیاد پر انہوں نے سوویت حکومت کے لیے یہ اصول
تیار کیا۔ یہ مداخلت کو تقویت دے گا۔ شرفیہ ملازمین کا ہوجاواٹھانے کے لئے مزدوروں اور کسانوں کو کمزور کر دیا گیا۔ اگر وہ نہ جانتے
تھے۔ اصولی اجرتوں پر کام کر رہے تھے اور تنظیمیں مداخلتوں کے لئے اجرتوں کی قوت حاصل کر سکتا تھا۔ مزدوروں میں انگریزوں
کی طرح پیداوار کے لئے ذمہ داری تھیں۔ ان کی تنظیم کو تشکیل دینا اس لئے ان میں مل جلنا پڑا۔ اگر وہ نہ جانتے کٹھن کے حقوق
و مفادات کو بے تحاشہ کرنے کے بجائے توجہ کی مفادات کی بنیاد پر بلور دیا۔ ان کے لئے وہ تھیں۔ مزدوروں کی فلاحیت
بہتر دینے کے لئے بڑا کام تھا۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ سوویت حکومت کے پارٹی کے فیصلے پر منحصر تھے
وہی یہ تھے کہ قومی کس وقت سے مزدوروں کو کتنی حد تک چھوڑ دیا جائے۔ کمیونیہ کے بڑا کارہائی بنیاد میں
نہ تھا۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ سوویت حکومت کو اپنی ذاتی آزادی کے لئے جو کام مزدوروں پر ہر روز ہوتی ہے
کس لئے اور دشویر حالات میں بھی جان بوجھ کر کام کریں۔ یہ توڑ پھوٹ نہیں نہیں اٹھاتا تھا۔ اگر شرفیہ میں تینوں بنیادوں
کے فیصلے ہیں۔ ہر روز کسی قسم کا شرفیہ ملکیں کسان بھارت مداخلتوں کے خلاف گئے۔ اپنا مفاد میں
اور کھاتے تھے۔ اگر وہ اپنی اپنی کامیابی کے لئے تھے۔ لہذا یہ ہر جگہ سے کھولنے کے لئے ہر جگہ کی حکومت
انہیں اپنی حق وہ بہت کم ہوتی تھی۔ بعد میں حکومت نے ان چیزوں کو سامنے کے مداخلتوں بہت زیادہ قطع کر کے
کروڑ تھی۔ اگر وہ اس کے بعد کسانوں پر بڑا اور بھی بڑا کر دیا۔ ان کے لئے یہ تھی کہ وہ سوویت حکومت
منزل کے اصول کے لئے طرح طرح کے طریقے آزما رہے تھے۔ ان میں امتیازی ٹیکسوں سے ملے کارستانی طاقت
کا استعمال اور ان کے لئے کسانوں کی کڑی نگرانی تک شامل تھی۔ یہ تاہم یہ تھی کہ ان میں ترقی کی رفتار بڑھ رہی
تھی۔ یہ سب سے تیز اور نمایاں تھی۔ یہ سب سے تیز تھی۔

قوم پرستوں کی تطہیر اور نوآبادیاتی استحصال

ان پانچ ملکوں کے عوام زحمت پر کاروبار
محکوموں کی رحمت بن گئے۔ جو

سوویت اتحاد حکومت کی نقل و حرکتیں، سلطان کے ملکوں پر سوویت یونین کا تسلط بھی قائم ہو گیا۔ سوویت
یونین کی کسی بھی غرض اور معاشی کوٹ حکومت کا شکار ہو گئے۔ ان کے ملکوں کی مالی ادارتیں اور پالیسیاں قانونی
کے لحاظ سے سب سوویت یونین کے زیر اثر آ گئے تھے۔ ان میں سوویت عدالت کا راجہ ہو گیا تھا جس کا وسیع
اختیارات مقرر تھے۔ یہاں وہ ضرورت سمجھتے تو لاکھ لاکھ لوگوں کو مارتے تھے۔ ان مشیروں میں سے کچھ
روسی تھے باقی وہ سوویت شہری تھے جو متعلقہ ملکوں میں پیدا ہوئے تھے۔ مثال کے طور پر ایسے بہادر ہیں جن
میں شامل تھے پانچ سوویتوں کی زندگی کے بیس برس سوویت یونین میں گزار چکے تھے۔ سب سے نمایاں مثال
کالمشٹن زکوسووسکی کی ہے۔ دوسری جگہ نیکولائی کولاروف کا دور سوویت یونین میں تھا۔ اس کے
قال باجیہ لاش تھے۔ ۱۹۱۹ء میں اسے پریستول کی وزارت پر بلا سونپا گیا۔ دورہ پولش کی کورسٹ پارٹی کے
پر لٹ چکا کہ وہ کچھ یوں لائی۔ نیکولائی کولاروف نے ان ملکوں میں سہ ماہی دیا۔ پورا سوویت یونین کی کورسٹ
پارٹی کے نمبروں پر چلتی تھیں۔ ان کی تعلیم بھی تھی۔ کولاروف کا انداز یہ تھا کہ ان کے حلیے سی پی اے۔ ایس۔ یو
کے خلاف کیا غلطی نہ ہو جائے۔ ۱۹۵۰ء کی دہائی کے آخر میں سوویت یونین کا مسلک اپنی انتہا پر تھا۔
سہ ماہی کی بجائے کچھ ایسے ہی تھے۔ جیسا کہ اس کے خلاف ہو گیا۔ جیسا کہ اس کے خلاف ہو گیا۔ جیسا کہ اس کے خلاف ہو گیا۔
تعملاً میں وہ سوویت اور اس کے بعد چھ سوویت۔ وہ ان میں سے کچھ سب کا بھی ذریعہ تھا۔ اسکو
کی جاسوسی پر انہوں کو معافی دی گئی تھی۔ ۱۹۵۸ء میں سوویت اور پورا گولڈ فیلڈ کی سوویتوں کے
دوران جنگ جھڑپا ہوا۔ جس کے بعد کولاروف کا نام نہ لیا گیا۔ کولاروف کی پالیسیوں کو دیکھا۔ اس کے بعد یونین
میں بھی قوم پرست دہریہ زور کی شدت سے کھوٹا خراج ہوئی۔ ایسے تھے جن کو کچھ بھی نہ تھا۔ ان کے سر
اس خوف کا التزام رکھا گیا تھا۔ جیسا کہ اس کے خلاف ہو گیا۔ جیسا کہ اس کے خلاف ہو گیا۔ جیسا کہ اس کے خلاف ہو گیا۔
میں جوشیلا اور نوآبادیاتی یونین کے خلاف ہو گیا۔ جیسا کہ اس کے خلاف ہو گیا۔ جیسا کہ اس کے خلاف ہو گیا۔
اسے بہت سچے سچے سے سکھایا گیا۔ اور کچھ مدت تک نسبتاً گوارا دیا گیا۔ اور اس کے خلاف ہو گیا۔
جو ان شخصیات کے خلاف ہو گئے۔ عدالت، کذب واقعات اور نیم حقائق کا جو مرتبہ تھا۔ ان کے خلاف ہو گیا۔
اس کے بعد یہاں تک کہ ان کے خلاف ہو گیا۔ ان کے خلاف ہو گیا۔ ان کے خلاف ہو گیا۔

کی کسی حد تک حفاظت کی گئی یا اسے بدلتے ہوئے رہا۔ ۱۹۳۹ء۔ ۱۹۵۰ء میں قوم پرستوں کی صفائیاں ہوئیں
یعنی ۱۹۵۰ء۔ ۱۹۶۰ء میں صفائی کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ اور ہنگری میں سب سے زیادہ خونریزی ہوئی۔ صفائی
کی آفت تین ملکوں کے سر پر آئی۔ ان میں یہودی بری تعداد شامل تھے۔ ان پر قیامت کا طوفان پڑا۔ اس سے
قوت ملی اور یہودی دشمن تحریک کی زوریں اٹھنے لگیں تھیں۔ جو کئی برسوں کی زندگی کے آخری سال میں سوویت یونین
میں چلی تھی۔ اس دور کا سب سے نمایاں سرمایہ دار ویکسلاویہ کی کورسٹ پارٹی کے سیکریٹری جنرل سوافسکی
تھا۔ ۱۹۴۹ء۔ ۱۹۵۰ء اور ۱۹۵۰ء کے درمیان میں صفائی ہو چکی۔ اس کا یہودی بری تعداد شامل تھے۔ ان پر قیامت کا طوفان پڑا۔ اس سے
کے نقص سے زیادہ ان کا غائب کر دیا گیا۔

شرقی یورپ میں سوویت یونین کی متنازعہ پانچ نوآبادیات میں جو اقتصادی منصوبہ بڑے کاروائے
گئے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ ہر ملک صنعت کے ہر شعبہ میں زیادہ سے زیادہ نوآبادی اور اصل ایکس اس کے
ساتھ ہی ہر ملک سوویت یونین کا راجہ بن جائے۔ اور اس کا انحصار مکمل طور پر سوویت یونین پر ہو۔
بقیہ صنعتوں کی صفائی خیر۔ ایک ہزار کوئی لائی۔ کئی ایس صنعتیں قائم کی گئیں جن کے لئے حالات اور
فضا سازگار نہیں تھے۔ مثال کے طور پر کئی صنعتوں کے لئے درس کی کتاب تیار کی گئی۔ صنعتی نظام پر تھکا
کرنا تھا۔ اور اس طرح سے ان صنعتوں سے جوید اور اصل ہوئی۔ اور اس قسم کی برائی یا پانی پر لاش تھی۔
ہر ملک کی جی ہوئی چیزوں سے کئی نئے جگہ پر تھی۔ جو تو جوید تھے۔ اور ان ملکوں میں ایسی صنعتیں قائم کی گئیں
جن کے لئے مقامی خدمات یا مقامی صنعتوں کی صفائی یا مقامی خدمات سے فائدہ
اٹھا جاسکتا تھا۔ کئی کوئی ایسی صنعتوں کی صفائی یا مقامی خدمات سے فائدہ
کے لئے کسی صورت میں قابل قبول نہیں تھا۔ وہ اپنے ان نوآبادیاتی ملکوں کو ایک دوسرے کے خلاف کشتیاں
خود مال یا فائدہ مند معاملات سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتے۔ یہی زیادہ نہیں تھا۔ کولاروف اسے غرض
تھا کہ اس طرح ربط و تعلق بن جائے گا۔ یہ ایک ایک دوسرے کے بہت قریب آجائے گا۔ اگر وہ اپنی اقتصاد
میں روایت یا باقی شریک و دہائی سے پرہیز نہ کرے گا۔ توین پر سوویت یونین کی کورسٹ کردار پر چلی ہے
ان کے کاروبار پر انحصار نہیں ہوگا۔ تو وہ کسی وقت بھی سوویت حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے

انگریز سوویت لیڈروں کو بنیادی طور پر سوشلزم کے مفادات سے دلچسپی ہر قی تو یہ دینی جاسکتی ہے کہ وہ حالات کو اپنا رخ اختیار کرنے کی اجازت دیتے اور پیکو سلاوی باشندوں کے اس روایتی امتیاز پر اعتبار کر لیتے کہ روس ان کا بہترین دوست ہے۔ پیکو سلاوی اور باقی یورپ کے نظریاتی نہیں کے کیونٹوٹ اور سوشلسٹوں کا بھی یہ خیال تھا کہ سوویت لیڈ چیکو سلاویہ پر حکمرانی کے لیکن حقیقت یہ تھی کہ سوویت لیڈروں کی اولین ترجیح کچھ اور تھی اور وہ تھی سوویت ایسٹرن اور وسطی ایشیاء میں شہنشاہیت۔ انہیں یہ خطرہ تھا کہ چیکو سلاوی کی سوسائٹ پارٹی ان کے تباہی نہیں رہے گی۔ انہیں نہ یہ بھی محسوس کیا تھا کہ چیکو سلاوی میں حکومت کی جھلک ہے۔ مگر کیونٹوٹ نے سیاسی حقیقتیں قائم ہو رہی ہیں۔ انہیں یہ خطرہ تھا کہ اگر کیونٹوٹوں کے ہاتھوں سے اسل اتحاد ٹکرائے تو حکومت خود اس کی قیادت میں کیونٹوٹوں کے ہاتھوں میں کیونٹوٹ نہ ہو۔ سوویت یونین کے ساتھ اتحاد اور اتحاد کے قائم نہیں رکھے گا۔ غیر پارٹیاں ملی کے نعرے پیٹے ہیں۔ لیڈر شپ کو بھگتے تھے۔ اگرچہ یہ نعرے دیتے ایسے افراد کی حکومت سے لگے کہ عبادت ہے جس کی پشت پر کوئی منظم حکومت نہیں تھی۔ انہیں یہ بھی خطرہ تھا کہ چیکو سلاوی میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے اثرات دوسرے ممالک میں ملوں پائی ہو چکیں گے۔ اس سلسلہ میں پولینڈ اور مشرقی جرمنی کے خوفزدہ کیونٹوٹ سوویت لیڈروں کے ہونا تھے۔ اسی سال نومبر میں ہوا۔ اسل اس میں پکسٹاؤ اور مشرقی جرمنی کے سفارتی تعاون اور اجازت سے چیکو سلاوی سے وفات خامی ختمی اور جرمنی کا اختیار کیا۔ جس سے زیادہ اثرات مل سکیں گے۔ ماسکو کی طرف سے چیکو سلاوی کے لوگ جتنے قوم پرست جتنے جانتے تھے۔ وہ چیک اس کے لفظ کے لئے لوگوں کے منہ پر کھینچ کر آئے تھے۔ کرشنہ میں اتنی ہی زیادہ الجھن ہوئی تھی۔ جولائی ۱۹۶۸ میں سوویت اور پیکو سلاوی کیونٹوٹوں میں پورٹ کے پورٹ ورننگ کے ارکان کا ایک اجلاس مشرقی سلاوی میں ہوا۔ اس کے چند روز بعد پولینڈ مشرقی جرمنی بنگلی۔ بلخاریہ اور سوویت یونین کی کیونٹوٹ پارٹیوں کے لیڈر پر تسلاوا میں جمع ہوئے۔ یہ مذاکرات اگرچہ خامی سے ختم ہو گئے لیکن یہ سلام جتنا کافی کہی گئی کہ پورٹو میاں ہے۔ ہر کیونٹوٹ شاید سوویت لیڈروں کو یہ یقین ہو گیا کہ وہ چیکو سلاوی سے اپنے حصے کا پاس نہیں کیا یا شاید وہ خود ہی اپنے وعدوں پر قائم نہیں رہنا چاہتے تھے۔ مگر مذہبیت نے چیکو سلاویہ پر محکمہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ قومی تباہی یا پہلے ہی مکمل ہو چکی تھیں اور اگست ۱۹۶۸ کو ایک کثیر فوج نے دوسری پولینڈ مشرقی جرمنی بلخاریہ اور ہنگری کے فوجی دستے بھی شامل تھے۔ چند گھنٹوں میں پورٹ ملک پر قبضہ کر لیا۔ وہ چیک حکومت کے مسلح مزاحمت کرنے کا

فیصلہ کر لیا۔ ہر کیونٹوٹ وسیع پیمانے پر ہوائی مزاحمت کرتی تھیں۔ پیکو سلاوی فوج نے ہوائی مزاحمت کی اور ہوائی تحریک کے باعث حکومت کو فوجی سپریمسی پر کیا گئیں۔ سوویت لیڈر اس صورت حال سے متاثر ہوئے بغیر نہ ہو سکے۔ وہ اسل سے اپنے ہاتھوں پر فوجی کا خوفزدہ ہوا۔ لیڈر کے لئے بھی بنیاد پر وہ چیک اور اس کے ذخائر کو زمینیں جلد کے بتائی مگر اصل یہی بات گرتا کہ کیا تھا اور پورے شہنشاہ سلوک سے وہ پکسٹاؤ تھا۔ ہر ہنگری کے دوبارہ زام اور تندرست بنانے کا مرقعہ دینے ہی کی نیت تھی۔ اس کے بعد سوویت حکومت نے روس کی خارجی وزارت اور دباؤ کے ذریعے چیکو سلاویہ کی کیونٹوٹ پارٹی میں پورٹ پارٹی اس کے انتہائی سرگرم ارکان کو نیست و نابود کر دیا۔ ہر ہزاروں چیک باشندوں کو تباہی کر دیا۔ سیکولر افسروں اور اہل کاروں کو ملازمتوں سے الگ کر دیا گیا اور پورے ملک پر ہراس اور وحشت جاری کر دی گئی۔ ۱۹۶۸ کے آخر تک سنسر کی پابندیوں پر ہی سختی سے عمل کر دی گئیں۔ تاہم پچھلے مسخ ہونے لگی بنیاد پر پورے دور کے بہت گہرے پھوٹے ہوئے گئے۔ اور اس کی خوشامیہ روزمرہ اعمال میں گئی تھی

چیکو سلاویہ پر ایک بڑے خطرے کی تہدہ کا موجب بنا۔ سفارتی نے کہا تھا کہ تمام کیمونسٹوں کا اولین فریضہ یہ ہے کہ وہ پیشہ سوویت یونین کی مخالفت کو مقدم سمجھیں۔ برزنیف نے یہ اعلان کیا کہ سوشلزم کو جب کسی خطرہ لاحق ہو تو قوم پرستہ ملکوں کا فریضہ ہے کہ وہ اس سوشلسٹ حکومت کی امداد کریں جسے خطرہ لاحق ہوا ہے اور اس امداد کے لئے کسی مستند یا قابل اعتماد ذریعہ کی تلاش ہے۔ مگر سوشلسٹ ملکوں کا فریضہ حاکمیت ہے۔ انہیں یہ اس کا صاف مطلب ہے کہ سوویت حکومت کسی وقت بھی اپنی فوج یا مشرقی یورپ کے ملکوں کی فوجوں کو کسی ایسے کیونٹوٹ ملک پر چلا کر نہ لاکھڑے کر سکتی ہے جس کی پاسیال سوویت یونین کو پسند نہ ہوں۔ کیونکہ فیصلہ تو ہر حال سوویت یونین ہی کرے گی۔ اس ملک میں سوشلزم کو خطرہ لاحق ہوا ہے۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ وسطی یورپ میں، ۱۹۶۸ تک ایک سوویت ایڈاپٹر معرض وجود میں آئی تھی۔ اس ایڈاپٹر کے خلاف شدید نفرت پائی جاتی ہے۔ اور نفرت کرنے والوں میں تمام محکمہ اوقاف کی کمیٹی

پارلیمینٹ کے ان اراکین بھی شام تھیں جنہیں کہ توہم کو روک دین سے واقعی جہت حق تئیں ۱۹۹۸ء کے حملے کے بعد
جہت کو نفرت میں بدل دیا۔ سوویت یونین ۱۹۹۲ء کے بعد اور مشرقی یورپ میں کسی وقت بھی حملہ بلا درست
پارلیمینٹ حاصل کرنا چاہتے تھے۔ وہ صرف مغربی طاقتوں بلکہ روسی یورپ کے اقوام کی رضامندی سے بھی ایسا کر
سکتے تھے۔ لیکن سوویت ایسٹرن یوکرین اور روسی سامراجی پارلیمینٹ منگولیا میں بھی وہ نہ توہم کے جانا چاہتے
تھے۔ وہ ان علاقوں کی اقوام کے ساتھ صلہ کرنا چاہتے تھے۔ ان کی قومی تھیں کہ وہ اپنے تھے اور ان کو کلزم و تشدد
کاشانا نہ بنا چاہتے۔ تھیں ان کی تاریخ کو صبح کرنا تھیں وہ ثقافت اور ان کی قومیت تباہ کرنے میں
تھیں۔ دسرت مسرت کرتے تھے۔ سوویت پالیسی قدیم کستانیت سے بھی بدتر تھی۔ یہ انگریزوں اور
فرانسیزیوں کے سامراج سے بھی بدتر تھی۔ انگریز اور فرانسیزیوں نے عسکروں کو دوسرے دہے کے مغربی ممالک
کرتے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنے عسکروں کو کوئی تشدد نہیں کیا تھا۔ کسی کرکٹس تھیں ان کی تھی۔ اس کے برعکس
روس کا سامراج مغربوں کے اقوام میں ان کی قومی خودی کی ادنیٰ ترسی میری برداشت نہیں کرتا ہے۔

ایران میں اثر و نفوذ

علومِ قرآن کے مستفصل زیرِ بحثوں پر غور و فکر و محکوم کے بنیادی انسانی حقوق کی پالیسی شری
آویزوں پر پہرہاں، جبر و استبداد و غفلت کی سبھی اقدیات سے پرہیز کرنا چاہئے۔ سوویت یونین ایک استبداد و
سلطنتی طاقت نظر کرتی ہے۔ یہ سوویت میڈیوزم، سرخ سمارٹن یا، شوش سمارٹن اس کی ناک سے نکلتی
کی ایک جدید ارتقائی شکل ہے کہ ایک سفید قوم، روسی قوم، شتالیست اور اشتراکیت (سوشلزم) اور کمیونزم
کے نام پر دوسری اقوام کی جمہوری مشغول اور قومی آزادیوں سے ہمہ تن جھگڑا کر رہا ہے، اور اس کی نافرمانی
اور دباؤ و استبداد کے ذریعہ، چنے چننے و منتخب کفر و فتنی ہے۔ اس کفر و شر کی کتاب، بی بی آر گریٹر سوشلزم
اور کمیونزم ہے اور اسی مؤثر ترین حربے کے ذریعہ دوسری دنیا پر چھاپا جاتا ہے کہ وہ دنیا پر غلبہ کی کوشش کر
رہی ہے۔ اس اگرچہ حقیقت و حقائق اور مستقبل کی غرض کے لئے دنیا کے بعض علاقوں میں اشتراکیت
کی مخالفتوں کو ختم کرنے کے لئے اپنے نظریات اور اصولوں میں ترمیم بھی کر لی ہے جسے قزوین سے بھی گوارا نہیں ہے
اور اس کی سوشلزم پر غلبہ پسند یا کسی اور قومی سوشلزم کا نعرہ بھی قبول کر لیتی ہے۔ اور اسے برگزینی
اور لیسن کے اصولوں کے مطابق قزوین نہیں دیتی۔ ایران میں اگر کسی اسلام یا اسلامی یا کسرو بھی اسی طرح اپنے

کی ایک کڑی تھی۔

[illegible]

اور سرپرستی مشرقی پاکستان پر بھارتی قبضے کے بعد کسانات دہلی کے اس خطے میں کیمرٹن کے سرکاری
پھر تیز ہو گئیں۔ اور انہوں نے حکومت برطانیہ میں اپنی اپنی خواہشات میں شامل ہے کہ وہ پچھوٹے کے
ساتھ ساتھ جنگی کے راستے جو مہنگا بن چکے کے لئے ایک بار پھر ایران پر دوبارہ نشان کرکے
ایک کے برسوں میں کیمرٹن پر دیکھنے کے لئے اپنا شمار کے خلاف نفرت و عداوت انتہا پر پہنچ گئی۔
شاہ کو امریکی مفادات کا نقیب اور اس کا بیٹھ قرار دے دیا گیا جو اسے کسی اس نکلات ایک وسیع اور
مستقیم طرح پیل میں نے بااثر شاہ کو سبکدوش اور دہلی میں رہنے پر مجبور کیا۔

پانچ ستمبر امریکہ ایک سامراجی قوت ہے۔ اور ہر دوسرے سامراجی طرح کستہ حال اس کی نفرت
میں بھی داخل ہے۔ لیکن امریکہ اور ایران کے باہمی تعلقات میں امریکہ نے ایران کا کتنا اہتمام کیا اور ایران کو
امریکہ دوستی میں کیا کچھ دیا؟ یہ ایک تفصیل طلب موضوع ہے۔ میرا یہی ایک ایک جانب کو ترجیح دینے کے لئے
کافی شواہد کی ضرورت ہے۔ تاہم ایک سرسبز مائیں سے سب سے اول اور اہم حقیقت، جبرائیلیات
پر بھارتی سے خور کرنے والے کہ بہت بڑی مشک شاہزادہ اور مل کر تھی ہے وہ غیر لسانی کے خلاف ہے ایران کا
فی الوقت خطرناک عمل وقوع ہے۔ وہ ایک ایسے آڑے کے کہ نہیں پڑا ہے جو برابر اپنی کشتی کا دوا
چھٹا تاجدار ہے اور انہوں نے کھٹے میں کسی غلطی کے قانون کو نافذ نہیں ہے۔ مشرقی دنیا کو اپنا جڑو بنا
باتلہ کے لئے اترتی ہے مشرقی پڑوسیوں کو کرٹیا نہ صرف اس کی جیتی آڑے ہے بلکہ امریکی سرکاری
تلیں کے لئے اس کی ایک ناگزیر ضرورت ہیں ہے۔ ایران افغانستان اور پاکستان اس کے مشرقی سرحد
واقع ملک ہیں جو پیشہ سے اس کی انگوٹھی میں لٹکتی ہیں ہیں۔ یہ خطے نہ صرف اپنے قدرتی فوائد
کی بدولت کپ ہی مطلوب ہیں بلکہ تیل کے بے پناہ ذخائر سے مالا مال شہر اور وسط میں داخل ہونے کے
دوران کے ٹریڈ سے بھی دس کے لئے ہے جاریت کے حامل ہیں۔ ان علاقوں کو پناہ دے دیکھ کر ان کے اپنے
مہل بنانے کے لئے وقت و تنصروں پر مختلف شکوک ہیں۔ دہشت سے کام چور ہے۔ ایران کے سامنے حکمرانوں نے
اپنی سازشوں کے سبب ایک کاغذ امریکہ سے گٹھ جوڑ کا دستہ اختیار کیا تھا انہوں نے ایران کے تعلق میں امریکہ
کی جھڑپ کو استعمال کر کے اس کی استیصال پر ترجیح دی تھی اور آثار و قرائن سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ

سال سے محدود ہیں۔ ایک سال بعد جب روسی فوج کی دہلی پہنچی تو کیمرٹن کے سرپرستی پر گئی۔ البتہ لاہور
ایمرٹن کے دہلی میں اس کیمرٹن کے تعلق دہلی محفوظ رہی۔ روسی فوج کا یہ اختیار دہلی امریکی دہلی کے دیر سے
برائے حال کیا؟ ۱۹۳۱ء کے بعد کیمرٹن کے تعلق کا واقعہ ہے میں اس کو خلاصہ کرنا ایسے علاقے سے درست
بردار ہوئی جہاں کیمرٹن کے حکومت قائم ہو چکی اور جو وہ سال بعد کیمرٹن کے لئے ایک اور موقع پیدا ہوا جب
ڈاکٹر صدق کی انتہا پسند قدم پر سے حکومت نے اقتدار سنبھالا۔ ان کے لئے صدق کی حکومت کو قوی حکایت میں
پہلے کے مسئلے پر مبنی ملکوں سے باہم اور برطانیہ سے باہم خصوصاً برقی طریقہ نکلتے۔ اور آدھریل و تعداد
کی صورت پیدا ہو گئی لیکن ڈاکٹر صدق اور ایرانی کیمرٹن اور دہلی، کو ایک دوسرے پر قہر تھا
تھا۔ لہذا ان میں کوئی مشترک واقعات نہ ہو سکے۔ اگست ۱۹۵۳ء میں ڈاکٹر صدق معزول ہوئے تو کیمرٹن
رشتہ پیشہ ایران کو قتل کرنے کی ناکام کوشش کے بعد ۱۹۵۳ء میں کیمرٹن پر باغیوں کا دھڑا لگتی تھی
لیکن ۱۹۵۳ء کے غضبناک دہلی دوبارہ ابھر کر تھے) ایک بار پھر زیر زمین جہان پر چھوہ گئے۔ اس میں
کے چھٹے عشرے کے آخری برسوں میں مادانہ سوویت پر چڑھنے اور زیر زمین کیمرٹن کی سرگرمیوں میں
ایک بار چڑھ کر آئی۔ اور نہ صرف مشرقی ملکوں کے خلاف تو ہم پرستہ جذبات تیز کرنا اور حکومت ایران کا نشانہ
پانچا فیوں کے خلاف دہلی سے ناکارہ اٹھانے کی کوشش کی گئی۔ بلکہ ایرانی دانشوروں اور فوجی جھگڑا
یقین دہانے میں بھی سعی کی گئی۔ لیکن کے تمام معاصبات و ناکامیوں امریکہ ہے۔ اور اگر ایران غیر جانب دار ہو
جائے تو حالات سدھر سکتے ہیں۔ ایران کے بے بسی میں سوویت پالیسی کا مقصد چین کا ناپ نیہ نہیں، مقصد
فائدہ ہر تھا کہ پہلے ایران کو غریب سے آگے کیا جائے اس کے بعد غیر جانب دار ایران کو سوویت فوج کی ڈاکٹر
بنا دیا جائے کہ سوویت یونین کو کشتی کا راستہ دھوکہ دینے کے سبب اور دہلی کے فیصلے خیریت نہ
رسانی حاصل ہو جائے۔ پھر کیا ۱۹۶۰ء کے بعد کیمرٹن میں جبر اور دوسرے عرب ملکوں میں سوویت
اثر و نفوذ غیر معمولی طور پر بڑھ گیا تو سوویت حکومت کے نزدیک ایران کی زیادہ اہمیت نہ رہی۔ سوویت
میں نے فی الحال پر اپنا دواؤں کم کر دیا۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات درست ہو گئے۔ بلکہ دونوں ملک
دشمنوں سے سرکاری طور پر بغیر کسی کاغذ پر آگے آئے۔ اس وقت سوویت یونین کا خیال تھا کہ عرب ملکوں
پر زیادہ توجہ دی جائے کیمرٹن عرب ملکوں کو سوویت یونین کی قیاد میں بنایا گیا تو پھر چین کو زور کیا جا
سکتا ہے۔ ۱۹۶۱ء میں سوویت یونین کے بھارت اور عراق کے ساتھ جنگی معاہدہ اور پھر سوویت یونین کی

تاریخ صحیح نہیں تھی۔ شاہ کے بعد ایران میں امریکی افواج مشائے کے تھے، انقلابی سرکڑتہ جرحہ کہہ کر یہ اس کا اپنا دخل مسئلہ ہے۔ میں یہ کہہ کر کہنے کی گنجائش نہیں دیکھ کر اور شاہ شہنشاہی میں اس قدر غلو اور تجاوز کر سکتا تو کیا ملک کا پاس و کھلاؤ دیکھا جاتے۔ ذمہ تو یہ کہ اسلامی فتوہ کے بل پر وہاں کوئی سب نہیں رہتا بلکہ کسی شخصہ کو ہم کی نشان دہی بھی نہیں کرتا۔ امریکہ نے ایران کو آخر قومی قوت بنائے نہیں تھا مگر کیا وہ جنوبی ایشیا میں روس کے پیچھے جوئے و فساد و کور و گھنے کی غرض سے ایران کو زیادہ سے زیادہ متنبہ نہ کیے جاتا تھا جس امریکہ سے قطع تعلیق کرنے کے بعد روس کو ایران میں ور آنے کے کافی مواقع مل جاتے تھے نہ جاتے۔ انقلابی حکومت سے اس شکل کا کوئی نامادی یا روحانی تعلق حاصل کرنا سب سے غلو کرے اس حقیقی معنوں میں اسلام کا گوارا دینے اور دوسرے حیثیات کی محاکم کے استحکام و تقویت کا زیور ثابت ہو۔

روس اور افغانستان

۱۹۱۹ء میں شاہی نے کبدخاکہ

یہیں یہ فرض کرنا چاہئے کہ ترکستان کی مغربی حیثیت نے ترکستان کو ایک ایسے
پُرک کی شکل دے رکھی ہے جو سو سو شہت روس کو مشرق کے نظام سے جڑا ہے
لہذا ترکستان میں سوویت نظام کا قیام اور استقرار مشرق کے اندر انقلابات کو
پزیر رکھنے کے سلسلے میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ عزت اس بات کے کہ مشرق کے
اندو سوویت نظام کا قلعہ تعمیر کیا جائے اور قازان، ادوقا، سمیرتا اور شتند کے
اندو سویتوں کو لائٹ اور نسبی کیا جائے۔ مشرق کی ممکنہ مادی اقوام کے سامنے
آکرادی کی طرح روس کو دشمن ہے۔

حکومتوں کی اس حیثیت اور اہمیت کے پیش نظر دوسرے اس کو مائل کرنے کے لئے یہاں شروع کیا گیا۔

۲۳۹ - ۲۳۸

یہاں میں جوئے کا رستہ بہت جلد ہی مسدود ہو گیا۔ نام نہاد ترقی کے شیعرائی اس روس کو زخمی کرنا کہ بہت جلد ہی ملک بدر ہو گیا۔ چنانچہ اس کے بعد جبب اللہ شہزادی کو سقہ کال کے تحت پرکھا گیا ہوا انداز پر ان خدشہ کے خلاف افغانستان کی مشرقی سرحدوں سے غوثی اور وزیری قبائل کی حمایت و بعد ازاں کال اور کچھ سوتے حکومت لینے میں کامیاب ہو گیا۔ ان حالات کے بعد روس کو کئی سالوں کا افغانستان کے خدشے میں جڑے رہنا پڑا۔ ان حالات کی غرض یہ تھا کہ اندازاً نصف سو سالوں کے بعد روس کی افغانستان کے خدشے میں جڑے حکومت کا کاسہ سیر گیا۔ بالمشابہہ دو ایک ڈیڑھ سو سالوں کی کشتی کے ساتھ تھکا ہوا روس کی وادرس سیاست کے دائرہ میں کچھنے کی ضرورت سے عادی تھا۔ وہ خود کو بہت کم گناہاں کے سرکاران دولت روسی ٹیڈس کو بڑی طرح شک کا محسوس کرتے۔ کئی بار فی معادرت اور اس کے ضمن میں روسی اہل کاروں کی افغانستان میں آڈرٹس ہو گئی۔ اقتصادیات اور کسٹومی کے لئے روسی عاملین و افسرین کی خدمات ملنا کی گئیں۔ اور افغان نو جوانوں کو روس کے جڑے جڑے شہر بولسویا بھیجا جانے لگا۔ جلد ہی اس کا نتیجہ اور ان فلاحی لگاؤ اور پھر سیاسی اختلاف کی صورت میں روس کا بولسویا اور ان کا تعلیمی اداروں اور کاتیبین پر پڑنے والے غلبہ روسی اتحاد و ہریت سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے اور یہی متاثرین و دوسرے نو جوانوں میں بھی سوشلزم کے دینی اثرات کا منتقل کرنے کا ذریعہ بنے۔ بولسوی فلاحی جمہوریت اور اعلیٰ ترقی کے نام پر کئی سیاسی جماعتیں وجود میں آئیں۔ اور ملک کو لالہ و غرض میں ایک ریفرم ہوئے۔ ولادیمیر اور سوسیالی فلاحیاب ہو گیا۔

خلق پرچم شہزادہ ویر۔ افغان ملت، مسلمات اور تحریک اسلامی اس دور کی سرگرم ملی سیاسی جماعتیں تھیں۔ اول انکار و فوجی پارتیوں کا تعلق روس سے تھا۔ خلق اور ویر سید و نوجوان۔ دوسری رائے کے نام سے موسوم تھی اور انگلستان کا ایک ماہنامہ شائع ہوا کہ تھا۔ سرور و وائر کے غیر شاہی دور میں وزیر اعظم بن گئے۔ اور اس نے پہلا جمہوریت اور خلق کے نام سے اقتدار کیا۔

[illegible]

جماعت کے سرکاری ارکان میں محسوب ہوتے تھے۔ کچھ مدت کے بعد باوق شیعہ اور سنی ائمہ کا تعلق دوبارہ خلق میں چلے گئے تھے جن میں اندلی غور بھی کافی اختلافات موجود تھے۔ یہی وہ تھی جو مختلف طبقوں کے حامی تھے اگرچہ اس سے بڑھتے جاتے تھے۔ مثلاً درخون گروپ، ترکائی گروپ، امین گروپ وغیرہ کچھ عرصے کے بعد خلق اور پھر میں دوبارہ اتحاد ہو گیا۔ اور وہوں نے وزارت خطیہ سبب کوشش ہونے کے بعد سردار دائود کی رہبر ہوئی۔ چنانچہ انہی کی حمایت و اعانت سے وہ افغانستان کا حکمت عامل گشتیں کا سیلاب ہو گیا۔

شمالی جمہوریہ میں نظریاتی اعتبار سے کیونکر اس کا تعلق مین سے جتا جاتا ہے۔ ظاہر شاہ کے دور حکومت میں یہ گروہ اگر کم بختی کی سرکردگی میں کام کر رہا تھا، زیر مودی کی ادارت میں شمالی جمہوریہ کے ماتھے ان کا ایک رسالہ نکلتا تھا۔ اس پارٹی کا ایک نہایت سرگرم رکن خٹابہ لندے تھا۔ یہ جانتے ہیں یا انگریزی و ہسٹری میں بہت گئی۔ موصوفہ داؤد کی آمد کے بعد وہ تقریباً تقریباً ختم ہو گئی۔ انھوں نے وقت، قدری قوم پرستوں کی کام تھی۔ اس کا قلم غلام محمد غزنی تھا۔ جو نسل و نژاد مخالف تھا۔ یہاں پر خٹابہ لندے کی جڑیں میں تحصیل کر رہا تھا۔ یہ لوگ افغانستان کے نہایت حامی بلکہ خلق سے طلبہ گار تھے۔ پاکستان میں خٹابہ لندے کی پارٹی اور افغانستان کی اس جماعت کے نفوذات و مقامات یہ کافی متضاد ثابت ہوئی تھی۔ باقی تاریخ میں رٹینگ، یوسف میرا تھی۔ اور قدرت شاہ نے اگر وہ اس کے اہم کار تھے۔ یوسف میرا تھیں نے یہ مشہور سیکھو کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی جس میں اسلام کے مقابلے میں قوم پرستی کی بڑی اور دولت مند کہنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اسلام میں بالکل نسل اور نژاد کی تضاد کی بنیادیں کھینچنے ہیں اگر اسلام فی الواقعہ لوگوں کو اکٹھا اور مجتمع کر سکتا تو یہاں افغانستان اور پاکستان ایک جوتے تھے۔

سادات محمد بشیر سید زوال کی سیاسی جماعت تھی۔ یہ شخص ظاہر شاہی دور میں ایک دادر وزیر مقرر ہوئی۔ یہ کچھ کا تھا۔ ظاہر شاہ کے آخری وزیر مقرر ہوئے تھے۔ ان کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اسی گھڑی میں کہ داؤد کی انقلاب آگئی۔ نا ادر و نشان اور زیر مادیات کی ادارت میں اس جماعت کا ایک مختصر اور اخبار بھی مسما دات ہی کے نام سے شائع ہوا تھا۔ پارٹی اور اخبار میں کی گئی ان کی طرف توجہ دے رکھتے تھے۔

دولت اپنے دور حکومت کے ابتدائی نصف میں، بشیر کو گرفتار کیا، اور کچھ عرصہ بعد اعلان کیا کہ اس نے پاپی میں خودکشی کی ہے۔ اس جماعت کے باقی ارکان مارگ بھی دولتی حکومت کے محسوب رہے اور اور اس اسٹریٹ سے یہ جماعت ختم ہو گئی۔ شمالی اسلامی اقتدار و ریاست کے غیر تاریخیاب اسلامی گشتیں، تاکہ کے تحت کام نہیں کر رہا تھا۔ ملک کے علاوہ دیندار طبقہ لادنی اثرات کا مقابلہ کرنے کے لئے دستاناوتنا جمع ہونے اور غیر منظم انداز سے عوام مناس کی رہنمائی کرتے۔ "گہنیز" مسراج الدین کی ادارت میں "کھن" تھا۔ دادر صفت روزنامہ تھا جو شمالی اسلامی انداز کی شہادت میں کو نشان رہت۔ یہی رسالہ ترکیز اسلامی کا قدرتی ترجمان اور پیشانی ان کی حیثیت رکھتا تھا۔ مولوی عبداللہ اب احمدی، خانوان مولوی محمد یونس خاتون اس جریڈ سے کچھ وقت کے دوران وقت گزارتے تھے۔ مقامی کمیونسٹ گہنیز کے سرگزار تھے۔ کوئی مضامین اور پیشانی تھے چنانچہ ان کی سازش سے یہ غیر شاہی الدین کو ۱۹۷۴ء کی ایک رات میں شہید کر دیا گیا۔ چونکہ انہوں کی خدش اور خوف و رنج تھی سواہی کے سلسلے میں ظاہر شاہ حکومت کوئی شہید چاہتا تھا۔ ان کی یہی وجہ کہ ترکیز اسلامی کے متعلقین ظاہر شاہ کو اس میں خدش ہوئے تھے۔ یہیں شہید الدین کی شہادت کے بعد گہنیز مولوی عبداللہ اور عبداللہ شیل کی کوشش سے بدستور جاری رہا۔ ان کے سرور دادر نے اس پر پابندی لگا دی۔

اس کے علاوہ دادران اور ترقی افغان بھی افغانستان کے ساتھ پہچانے جڑت تھے۔ اول، مکر عبدالحق دادر کی ادارت میں نکلتا تھا۔ عبدالحق ظاہر شاہی دور میں فاسوی کے الزام میں کیونکر متنبہ ہوئے ہیں۔ یہ شخص روس کے انقلاب میں امریکہ کی طرف، اُن بنایا جاتا ہے۔ ثانی، الدکر ویدالیزیم یونان کی سرپرستی اور بشیر جروسی کی ادارت میں شائع ہوتا تھا۔ عبدالحق یونان داؤد کی دور حکومت میں وزیر اطلاعات مقرر ہوئے اور کمیونسٹ انقلاب کے بعد میں مل گئے۔ چونکہ داؤد کی انقلابی خلق اور پھر کی شہ پر کامیاب ہو سکا تھا۔ اس نے اس کا حق ناک ادا کرنے کے لئے داؤد نے اپنے دور حکومت میں اولا ان کی بہت بڑی تعداد کو قتل کیا۔ بالخصوص یہ سب کے کئی زما شہدا بشیر، فیصل محمد ویدالیزیم، اچھے عہدے تھے۔ قتل کئے۔ خلق افغانستان یونان، ان کی رہبر دادر کی جبر و قتل کے شمارہ ۲۶۱ دوشنبہ ۲۲ مئی ۱۳۵۵ء

سردار آزاد و رفیق و جہم گدرد و بر جان نژاد و رنگ نہاد و سر سوسکا جلمہ بکایں تے و دیان ایشکالہ
پیارا گئے تہا جہم ہاک کے چپے چپے میں آتا وہ سلاطین قوتوں کو ان کے غفلت کھا کر نہنے کو تھکے بغیر
وادی جلد سے دار واد کے دور حکومت کے آخری ایام تک سلاطین کو جہم کو ترکہ کھنڈہ و محافل رام نہیلے طرار
کوئی سو بھی کہ چند شاہی ملکات کے دور و درگاہ کی ہی دل گئے اور وہی پیرسوں کی کائنات
تے لاف کھینچ دیا۔ غلام کی فرست نژاد و رنگ گھر کا کاروبار تہا برداشت نہ کر سکے
تے لاف کھینچ دیا۔ غلام کی فرست نژاد و رنگ گھر کا کاروبار تہا برداشت نہ کر سکے

[illegible]

ایک انتہائی خون ریز انقلاب کے ذریعے افغانستان میں اسلام کی غرنا را اور قیام کیا جانے لگا۔
 بنے اور پورے ملک میں علماء اور علماء دین کے حکام کی سرپرستی کے تحت ایک نئی حکومت
 اب افغانستان میں سرکار کے قیام کے لئے ایک نئی حکومت کے قیام کے لئے ایک نئی حکومت
 حکومت نے اس وقت کے مسائل میں بڑی گہری مشورگی اور پھر ایک نئی حکومت کے قیام کے لئے
 مسلمان آبادی کی حکومت کے خلاف ایک نئی حکومت کے قیام کے لئے ایک نئی حکومت
 کی قیام کے لئے ایک نئی حکومت کے قیام کے لئے ایک نئی حکومت کے قیام کے لئے ایک نئی حکومت
 کا قیام کے لئے ایک نئی حکومت کے قیام کے لئے ایک نئی حکومت کے قیام کے لئے ایک نئی حکومت
 کے لئے ایک نئی حکومت کے قیام کے لئے ایک نئی حکومت کے قیام کے لئے ایک نئی حکومت
 دیکھیں اور حکومت کے خلاف ایک نئی حکومت کے قیام کے لئے ایک نئی حکومت کے قیام کے لئے ایک نئی حکومت

[illegible]

خلاف اس کے کہ وہ جہاں سازیمیشال اناجہارا، ودرنگ لین کیر
ہرست علی پستانوں میں کا لیل چل پھی اور حکومت کو ان کے منقہ پر قرار کھنے کے لئے سخت قسم کے
تلاش کو کرنے پڑے۔

روسی حکومت کا ہر شاہ کو کچھ انصاف کے منہ پر پاکستان سے تعلق نہ ہے اس لیے اس کی مدد کرنا دشمنی کی کارکردگی ہے لیکن وہ خود اسلامی ملک سے کسی طرح بھی تعلق کے لئے آمادہ نہ ہوا جس سے یہ باتیں ہو کر دوسرے سرکار و ادارہ کو آگے لانے کی کامیاب کوشش کی جیسا کہ چھ جولائی ۱۹۶۴ء میں ظہر شاہ کا تختہ الٹ دیا گیا اور سرکار و ادارہ کے حکمرانوں کی کیشیت سے افغانستان کے تخت پر بیٹھ گئے۔ اس نے چند ہی عرصے میں مغربی تقریریں پاکستان اور دنیا کا وہ واحد ملک قرار دیا جس سے افغانستان کا تنازعہ ہے جس میں ملوث سرکار و ادارہ کی وزارت عظمیٰ نے دوسرے پاکستان کے خلاف کامیابی پر پوری جھنجھٹا کر دیا تھا۔ ان کے پیروں پر افغانستان کا صدر بن جاتے ہیں بعد پاکستان کے خلاف عمل سرور ٹیڈنگ کی پسند نظموں کو ان کے ارکان پھر سے کابل میں جمع ہونا ضروری ہے۔

۱۹۴۳ء میں اس کے دورے روس کا دورہ شائع ہوا ہے جس میں اُس نے شروشیون سے ملاقات کی۔
مفتیہ کا بیان ہے کہ

’کامریڈ خروشیون مجھے کہنے لگے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ پاکستان کے بہت بڑے شاعر ہیں۔
آپ کو شاعرِ سلام کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ یہ دیکھنے کے بعد حکومت پاکستان نے آپ کو منتخب کر کے
بھیجا ہے۔ میں میرا شمار اب مجھ سے کیا تو فی کی بارگاہی ہے۔ فرمائے گئے۔ پاکستان کا تعلق سارے اسلامی
عالم سے ہے۔ اور یہ اور بات کہ میں نے اس کے زمانہ انقلاب قرون وسطیٰ کی سازش میں مصروف ہیں۔ آپ شاعر ہیں اس
لئے آپ کو پکارتے کہ زیادہ تر انقلابیوں کے ساتھ دوستی قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اس لئے انقلابی شاعری
ہم کا۔ اور ساتھ ہی اس کا شمار ایران اور ترکی پر بھی کرے گا اور ان سب کا اثر آپ پر پاکستان اور ایران پر
بھی پڑے گا۔ آپ کو ان لوگوں کو رنڈوستان سے اپنے جگہ کرنے میں شمول کر دیتے ہیں۔‘

میں نے کہا۔ جناب مجھ کو پاکستان نہیں، ہندوستان ہی کرنا ہے۔ ہم کبھی یہی سنا تو ایشین قونسل اور
چلے جیں۔ کہنے لگے۔ ٹھیک ہے بلکہ اس میں چاہتا ہے کہ آپ کی دل کی بات ہے اور وہ اس طرح کہ
ہم نے جناب جہاں سے نکلتے ہیں وہیں پہنچا دیں گے۔ اگرچہ افغانستان میں داخل ہوتا
ہے اور پھر پنجاب اور سندھ سے ہوتا ہے اس میں جانتا ہے کہ یہاں کے سارے اساطیر
پاکستان کو افغانستان کے حملے کو پتا چاہتے تھے اس کا نام کوئی افغانستان کو دے گا یا
افغانستان یا کچھ اور۔ اس طرح آپ لوگ تو ہی ہوجائیں گے۔

میں نے پوچھا۔ اور باقی
جواب دیا۔ ہمارے کہ سپر کا پتا چاہتے۔ وہاں سوویت ہائے ہائیں گے۔ اور پچھلے کے ہیں
سوویت زمانہ کے اختتام کو غور کریں گے۔ بنائے جائیں گے۔ سندھ کو شہری سے ملا جائے
باقی کا کشمیر۔ تو وہ ہمارے کوئی ہی پکا ہے۔

میں نے پوچھا۔
کہہ دیا اس سلسلے میں جو کیا جاتا ہے۔
کہنے لگے۔

آپ کے ایشیائی آپ کو ایک دیکھ سکتے ہیں آپ ان ایشیائی سربراہی کی بارگاہی پاکستان

اس کا نتیجہ۔ ہمارا کچھ مجھ پر دم کی ایک طاقت بن کر ابھرا۔ اور یونان و ترکی مغربی دنیا کی نظام میں شریک
ہو کر کھڑے ہوئے۔ مثلاً ہندوستان میں سٹھنے پر موجود ہو گیا۔ اور اس کے پانچ سو سالوں سے ترکی
کے بعض علاقوں پر اپنا سابقہ دھڑکی اور فوجی آؤں کے لئے جگہ کا مطالبہ بھی واپس لے لیا۔

سنان کے پانچ سو سالوں کا اپنے پیش رو کے مقابلے میں زیادہ مشکل صورت حال کا سامنا تھا ان کے
مغرب میں۔ ’نیٹو‘ (دعا دہ شامی اقلیتوں) کی دیکھو اور اقلیتی جتنی جو عربوں کی جانب ان کی قریب میں
ہم تمام جتنی۔ جنوب میں صابہ بغداد کی جہاں۔ سٹھوں کی تنظیم میں جو عربوں کی جہاں۔ نیٹو کو جتنی تنظیم میں
مقابل تھا۔ لہذا سوویت ملکوں نے اگرچہ اس کے مقابلے میں اپنی پوری تواناؤں کو اس میں محفوظ سے
شریک کرنے کے لئے۔ ’اور اس پیکٹ‘ کا اہتمام کر دیا تھا۔ لیکن وہ نیٹو کی طرف اٹھا تھا کہ کچھ
کی بڑت نہیں کر سکتے تھے۔ بہر حال وہ سٹھوں کی غیر ’نیٹو‘ کے لئے سیاسی اندلیات کرنے کی
پڑائیں میں تھے۔ پاکستان سٹھوں کا دوسرا تھا۔ جس کے دو حصوں۔ ہندوستان اور افغانستان۔

کے پیدا کردہ مسائل نے گھیر رکھا تھا۔ غرضیہ اور ملگن نے پاکستان کو سٹھوں سے لگنے پر مجبور کرنے
کے لئے اس سال کو استعمال کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ ان دونوں میں سال ۱۹۶۰ء اپنے دورہ بھارت
کے دوران اپنی تقریر میں نہ صرف کثیر کے تناظر پر پاکستان کی مخالفت کی بلکہ برصغیر کی تقسیم کو بھی ’وفاقی
نہ‘ کے معنی کو تقریر میں طاقتور طریقہ کی چال قرار دیا۔ غرضیہ نے تو اپنی سرنگری کی تقریر میں
مسات اہدیا کر کے بلقان اور وہ پاکستان کی اس سے مخالفت کر کے یہی پاکستان صابہ ہندوستان میں شامل
ہے۔ پاکستان نے ان تقاریر کے خلاف احتجاج کیا لیکن اس کے باوجود یہ دونوں سوویت لیڈروں سے
’فال‘ چنے تو انہوں نے ایک غصائی میں تقریر کرتے ہوئے پختونستان کی حمایت کی۔ اس شاندار
پرفہمان وزیرِ دفاع سرور اور داؤد خان بھی موجود تھے۔ چرچوں میں اقتدار پر توجہ دینے کو گئے۔

پاکستان کو توڑنے اور دیکھنے کے لئے دوسرے کیا یہی مرے اختیار تھے۔ میں اس کا ایک ملک سا
ان کو پاکستان شہر شہر مفید جان کر اس کی نگاہ سے جوتے ہو کر اکتوبر ۱۹۶۵ء میں ایشیائی شہرین راکٹر
نہایت شہر شہر کی طرف سے اس کا دورہ کرنے کے بعد اُس نے کیا سیدہ و اجیت کے شہر اور پھر

جسے انگریزوں نے روس کے خلاف کھینچ کر لیا ہے۔ انگریزوں اور امریکیوں کو شک ہے
 دینے میں ہماری مدد کرے اور خود اعلانِ سختی سے مل کر اپنی طاقت میں اضافہ کرے۔
 آپ کی جو چیزیں آپ جیسے لاکھ روپیہ لکھو یا جسے لاکھ روپیہ ملے اور دوسرے جوان لاکھ روپیہ
 کے لئے متعین کئے جائیں گے ان کی طرف آپ کی طرف سے ہمیں ملے گا۔ آپ دوسری جانب
 مغربی دنیا کو لاکھ روپیہ کی پیشکش کیے بغیر اسے ہندوستان پر حاوی نہ رہیں وہ
 دوسری چیزوں کے لئے حتیٰ جو آپ کو ملے گا یا جیتے تھے۔ ہم تو آپ کی موت نہ چاہتے ہیں
 میں یہ کہتا ہوں کہ اس ملک اور اس علاقہ کو جیتنا نہ چاہیے۔ ہمارے ہر فرد کو ان کے کام کا انتظام خود کرنا چاہیے۔
 فرمایا۔ سب آپ کریں گے سیر کریں اور ہمارے اس منصوبے پر بھی غور فرمائیے۔

سید اے کے اس لیے اقبال اس سے متفق نہ تھا۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان کے اندرونی انتشار و فتنہ شام اور
 عراق کی عدم استحکام پیدا کرنے کے لئے روس کی طرف سے جو منصوبہ ہے۔ پاکستان کی حکومتیں استعمال کرنے کی فکر میں
 ہیں تو اس کے خلاف کارروائی میں جیسے ہوتے ان کا تعداد بڑھا سکیں گے۔ اس لئے اس منصوبے کو استعمال کیا جا چکا اور کیا جا
 رہا ہو گا جو ملک و ملت کو شرمناک و مایوس بنائے گا۔ پاکستان کا حال دیکھتے ہیں۔

۱۹۶۰ کی پاکستانی دوستی کے بعد سوویت یونین میں سرچنے کے اس دوستی کا عملی ایشیائی اسلام کو اہم
 ناگوار ساز ہو سکتا ہے۔ اور ان کی قوم کو ہر سرحد پر دشمن بن جائے تو اس سے اس کے پیچھے سوویت
 بیڑوں نے بھارت کے ساتھ قریب سے دوستانہ روابط برقرار رکھنے کیلئے پاکستان کو دوسری بھارت
 کی تفریق سے دیکھتے رہے۔ ان کے نزدیک پاکستان برہمنوں کی ستھاریت کی اختراع اور امریکہ کی نوکری کی تعداد میں
 اور بھارت کے ایجنٹوں کی تعداد میں اضافہ نہ تھا۔ اس لئے وہ اپنی کشمیری ۱۹۶۵ میں برہمنوں کی سرحد کی صورت
 اختیار کر گئی اور اس سرحد کی بنیادیں پاکستان میں غائب دار اور سوویت یونین کا روپیہ جیسے
 بنیادیں لگا دیں اور ستمبر ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں سوویت حکومت نے بھارت کو مدد کر کے اس کو کامیاب
 بنایا۔ تو ان کے نزدیک اب روس کی پاس پیسی کی طرح بھارت کے زیادہ موافق نہیں تھی۔ پہلے سوویت
 نے بھارت کے بہت قریب تھے وہ اسلامی کونسل میں اس کے کثیر پیر پانچ حق تسلیم (دیونہ) استعمال کیے بھارت

کے موقع کو تقویت پہنچاتے تھے۔ اب ان کی نظر دہلی پاکستان اور بھارت کیسے ملتی تھیں یہ صورت
 حال زیادہ دیر بھاری نہ رہی کہ مسز انڈیا کا جیسی وزیرِ اعظم بننے کے لیے جو صوبہ بھارت کی طرف سے بنایا گیا
 میں سوویت یونین کی جڑی فساداتی سے تعجب، آشکار اور غیر منصفیت کا اظہار کرنے لگے تھے اس کے ساتھ
 ہی ساتھ امریکہ اور اس کے یورپی پیروں نے پانچ دہائیوں میں اضافہ ہونے لگا۔ بھارت کو سوویت یونین سے جو
 اقتصادی اور اخلاقی حق و مار پیچ کے لئے والی لڑاکا مشترکہ شریعت نہیں تھی۔ لیکن جدید بین الاقوامی اسلحہ کی ہمسائیگی
 میں روس غیر مستحق تھا۔ مسز انڈیا کا بھارت نے روس کو لاکھ روپیہ کی پارٹی کی داخلی حمایت حاصل کرنے کی طرف
 سے اپنی اپنی فوجی طاقت بڑھانے کے لئے روس سے زیادہ اسلحہ کی اس پر سوویت یونین سے
 محبت کی چٹکیں بڑھانی شروع کیں۔ اور ان سب کی توہین کو شہر بنایا جنہیں اس کو بڑے پسند نہیں کرتے تھے
 اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سوویت یونین بھارت پر بھرپور دباؤ ہو گئے۔ جس طرح کرنی اور دوسرے روسی بھارت نے
 پاکستان کے داخلی سیاسی مسائل کے بارے میں ایسے بیانات دئے جو کچھ کھلا فسادات کی ذیلی می آتے ہیں۔
 یہ بیانات بھارت کو مطمئن کرنے کے لئے تھے۔ انہوں نے بھارت کو ہر قسم کی فوجی اور اداریہ اگست ۱۹۶۱ء میں
 بھارت اور روس کے درمیان ایک فوجی معاہدہ بھی جو اور روس کی ان ہر باتوں اور لڑائیوں کی وجہ سے
 بھارت کو پاکستان کے پاس جسے میں تعجب و سازش کا حال پھیلانے اور پھر عربانِ بھارت کے ذریعے
 مشرق پاکستان پر قبضہ کرنے کی فساداتی پاکستان نے اپنی سرحدوں پر حملے کے عمل کے طور پر مغربی سرحدوں پر
 پیش قدمی شروع کی تو روس نے افغانستان کے راستے اور اپنی کارروائیوں کے ذریعے ہندوستان میں پیش قدمی
 کی۔ اس طرح بھارت کی دشمنی اور روس سے بھارت کی تباہی کا بھی خطرہ پیدا ہو گیا۔

سوویت یونین کے وسیع منصوبوں میں پاکستان کو نمایاں پیشیت کیوں حاصل ہے؟ اس کی ایک نہ
 تواریخ پر مشتمل بیان کی جا چکی ہے کہ اسلام کی بنیاد پر مغربی اور روسی اسلحہ والا پاکستان کسی وقت بھی داخلی
 ایشیائی مسلمانوں کی کھتر کیلئے اندویش کے لئے باعثِ تقویت بن سکتا ہے۔ اس کی پہلی اور اہم وجوہ
 حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ دوسری جنگِ عالمیہ کے بعد سوویت یونین کے مغربی آہٹے نے باسفورس اور بحیرہ روم کے مسائل کے
 ساتھ ساتھ بحیرہ روم سے قائم کرنا چاہتے تھے۔ ان کی یہ خواہش ان تماموں نے پوری نہ کی لیکن مغربی اور امریکی
 کی اندیش کے قائل وہ اسلحہ دہیں اپنے بحری اندوہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اب بحیرہ روم میں امریکہ
 نے نیا سارنگ

کے مقابلے میں سوویت یونین کے ہاں ان کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ دوسرے غفلتوں میں سوویت یونین مشرق قریب (بالواسطہ مشرق وسطیٰ) میں ڈال کر رہا ہے۔ اور پھر وہ ملک حاکم کی حیثیت حاصل کر لی ہے اب وہ مشرق وسطیٰ میں پہلے مشرق وسطیٰ پر اپنی قیود پڑا رہا ہے۔ پاکستان اس واسطے میں مائل ہلاک میں سرگرم ترین ملک ہے۔ بین الاقوامی دہائی کو رام کے مقصدوں تک پہنچانا چاہتا ہے۔

۲۔ سوویت یونین نے افغانستان کو طبعیت بنانے کے بعد غلطی کے راستے پر ہر شاہک رسائی فیسز پاکستان کے مشرق وسطیٰ سے ملنے شامل مغربی علاقوں (جو کئی سرکاری کے ذریعے بھیجے گئے) اور پھر ہندو شہاب ہیں، میں بالاکوشی ملانے کی سہائی تیز کر دی ہے۔ پاکستان کا ڈھونگ بڑا افغانستان نے ۱۹۴۳ء سے رہا ہوا ہے وہی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

۳۔ پاکستان نے چین کے ساتھ قدیم شاہراہ پر اور مشرق و دارہ کو کھولنے کی غرض سے وہ قرقم میں ہر سرزمین قابل استقلال حرکت کی تعمیر کی جو شمالی پاکستان کو مغربی چین سے ملائی ہے اس طرح چین کو بحر ہند، چین، فارس، بحر عرب اور مشرق وسطیٰ کے ملکوں تک رسائی کی سہولت حاصل ہو گئی۔ اس پر سوویت یونین فضا و بحریہ میں گریہ اڑا اپنے لئے کسی نوعیت کی سہولت یا ملاحہ کرنے کا چاہتا ہے۔ چنانچہ شمالی حدود میں عراق کی آخری اہم میں سوویت یونین نے پاکستان کو یہ تجویز پیش کی کہ تاشقند و مرقند (سوویت یونین) سے تدارک افغانستان (اس کے موجودہ سرحد کو چین کے راستے پر عرب کی کسی بند گاہ تک توسیع و تیشہ کی اجازت دی جائے) پاکستان کے ملکوں کے سال پر گوارہ، اپنی دہائی و امانہ اور سوسائیتی یا بین الاقوامی بندہ کو اپنی ہی نہیں ترقی دہائی سے نکالے۔ یہ گوارہ سوویت یونین کے لئے ہے۔ سوویت یونین کو گوارہ یا بین الاقوامی بندہ کو تیار کرنا چاہتے تھے۔ یہ دونوں بندہ کا چین بھیجے گئے تھے کہ قریب ترین ہونے کی وجہ سے فوجی اعتبار سے غیر معمولی اہمیت کی حامل ہیں اور چینی فوجوں کی کسی کو جرح کی صورت میں فوجی کاروائی ثابت ہو سکتی ہیں۔ پاکستان نے یہ تجویز مسترد کر دی۔ اس سے سوویت یونین مزید فضا ہو گیا اور پاکستان کے وزیرین و دانشوروں نے بھارت اور افغانستان کی اچھے سے ملنے زیادہ سرگرم کرانے لگا۔ سیاسی سرپرستی کا نتیجہ ہوا کہ بھارت، تخریب و سازش اور دہائیں جارحیت کے ذریعے بھیجے مشرق پاکستان پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

مشرق پاکستان پر بھارتی قبضہ کے بعد سوویت افغانستان بھارتی تسلیم کرنے پر مستعد اور سرگرمی ملینی کی پسند منکر ہمارا شرع کیا ہے اور دیگر عرب و ہندوستان اور پختونستان کی تھیل کی سہائی

تیز تر کر دی گئی ہے۔ بلوچی اور پشتون کی ساس پرچہ اور اگر دار و خور و فنار ملکوتی کا قیام و اصل اس سوویت منصوبے کا حصہ ہے جس میں سوویت ملکوں نے برصغیر کی پانچ سانی فوجوں میں تقسیم کی تھی لیکن بھارت سے گٹھ جوڑ کے بعد وہ صرف پختونستان اور بلوچستان میں پاکستان کرنے لگی ہیں۔

دوسرا افغانستان اور بھارت دونوں کو پاکستان کی بند بٹ پر اس کے بارے میں سرگرمی کر رہا ہے کہ دونوں ملکوں میں وہ لوگ اقتدار اختیار کر سکیں جو پاکستان کی دشمنی میں انتہائی ستند اعظم و روشن رکھتے ہیں۔ افغانستان میں داؤد کو اس نے نسبت ڈال دیا گیا کہ وہ اس کے اس مقصد کے روٹ اور راہ و خاں نہیں رہے تھے۔ نیز بھارت میں موزی ڈیسی کی قبل از وقت معرو کی اصل وجہ بھی یہ خیال کی جارہی ہے کہ وہ پاکستان کے بارے میں دہائی منصوبوں کی تائید و حمایت کے لئے تیار ہے۔ تھے اپنی ننگا کی فوجی حکومت دہائی کے اشارے سے اپنی تمام داخلی مشکلات کے لئے پاکستان کو ضرور ہر گھر لڑی ہے۔ اور مختلف میلوں بہانوں سے ان کی پیچھے ہوتے ہوئے سامراج کے لئے کوئی نہ کوئی وجہ ہجرت پیدا کرنے کی سرگرمی کر رہا ہے۔ اس خطے میں نے متعدد بار پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی ہے اور نہ صرف یہ بلکہ پاکستان کی علاقوں کو مبادی کا نشانہ بھی بنایا ہوا ہے۔ گذشتہ فوجوں کو اس نے پاکستان کے ایک سفارتی اہل کار متعین کو اہل کوئی دن گیس میں رکھا اور اس سے پاکستان کے فوجی افغانستان میں سیاسی پناہ لینے کا اعلان کرانے کی ناکام کوشش کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستان غیر معمولی محنت اور حزم و احتیاط کو اپنے لئے ہے۔ خدا معلوم کہ وہ سنگین ہونی ایرانی جنگ کا بھرپور ملے گی جو خوں کفر کو جلانے کا ڈھیر بنا دے۔

خدا یا ہمیں اپنی مضامین کی توفیق دے کہ اپنی
پے پناہ فوجوں کا حقیقی بنا دے !!!



(کنزہ محمدیہ اور ناصر مہتمم افغانی)